

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ سُورَةُ تَوْبَةِ آيَتِ ۲۸

رضا حاتی مدرب

کامل

جس میں بریلویوں کے گمراہ کن عقائد کی نقاب کشائی کی گئی

ترجمان السنّت

عَلَامَةُ سَعِيدِ أَحْمَدِ قَادِرِي

www.ownislam.com

ناشر:

راشدین اکیڈمی
اورنگی ٹاؤن سیکٹر نمبر ۱۱
جامع مسجد باب الاسلام کراچی

جملہ حقوق بحق الحسین اکیڈمی کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: رضا خانی مذہب

نام مصنف: علامہ سعید احمد قادری حنفی دیوبندی (سابقہ بریلوی)

ناشر: الحسین اکیڈمی کراچی

اشاعت: اول

قیمت

کتاب حاصل کرنے کیلئے درج ذیل اداروں سے رابطہ کریں۔

- ۱ احسنی کتب خانہ مدرسہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی۔
- ۲ مکتبہ علی و معاویہ سعید آباد کراچی
- ۳ اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵
- ۴ بیت الکتاب گلشن اقبال نمبر ۲ کراچی
- ۵ قاری عبدالحلیم تاجران اسلامی کتب خانہ مدینہ مسجد فیڈرل بی ایریا نمبر ۱۰ کراچی
- ۶ مکتبہ عمر فاروق مقابل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی
- ۷ کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
- ۸ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۱	دریہ بلوی شجرہ	
۱۲	بمقدمہ	۱
۱۴	عرض مصنف	۲
۱۴	اظہار تشکر	۳
۱۸	ایک اول : تو، حسینؑ حیاتِ نبیؐ	۴
۱۹	رضبا خانی مذہب میں خدا کی شادی	۵
۲۲	خدا کو چھوڑو، پیر کو پکڑو	۶
۲۳	پیر بڑا خدا چھوٹا	۷
۲۴	پیر کا خدا سے کشتی	۸
۲۶	خدا بھی پیر کا وظیفہ پڑھتا ہے	۹
۲۶	خدا نبی کا منشی ہے؟	۱۰
۲۹	خدا بے اختیار ہے؟	۱۱
۳۱	اللہ کو پیکارنا شیطان کی دوسو سہ ہے	۱۲
۳۳	خدا بشریت کے پردے میں	۱۳
۳۴	احمد رضا خدا	۱۴
۳۵	یہ بندہ کینہہ شاگرد ہے خدا کا	۱۵
۳۶	خدا جھوٹ بولتا ہے	۱۶
۳۷	رضبا خانی توحید	۱۷
۳۹	خدا کا عورتوں کے ساتھ جوار کرنا اور معقول بننا ممکن ہے	۱۸

نمبر شمار	باب دوم: توحید نبیاری علیہم السلام	صفحہ
۱۹	نبی کو انسان کہنے والا کافر ہے ؟	۴۴
۲۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والے کافر ؟	۴۶
۲۱	نورانی کو دیکھنے والے صحابی ؟	۴۷
۲۲	شرم تم کو مسکن نہیں آتی	۵۰
۲۳	عیسیٰ مسیح فیل ہو گئے ؟	۵۵
۲۴	نبی سے زیادہ پیر کا حسن	۵۷
۲۵	نبی پیر کا سوالی ہے	۵۸
۲۶	پیر نبی سے بلند ہے ؟	۵۹
۲۷	پیر کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری	۶۲
۲۸	شکاری نبی ؟	۶۴
۲۹	جماع کے وقت نبی کی حاضری	۶۶
۳۰	قبروں میں شب باشی	۷۰
۳۱	رفیق خانی سلام	۷۲
۳۲	بریلویوں کے گلے	۷۴
۳۳	بریلویوں کے درود	۷۷
۳۴	فرمان نبویؐ سے تصادم	۹۰
۳۵	باطل دوریت	۹۱
۳۶	احمد رضا ساقی کوثر ؟	۹۲
۳۷	شیطان، رسولؐ ہم مرتبہ ؟	۹۳
۳۸	شیطان کی وسعت	۹۴

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۹۵	سرکارِ دو جہاں کی توہین	۳۹
۹۶	احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو احمد رضا کا انتظار ہے؟	۴۰
۹۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی احمد رضا امام	۴۱
۹۹	نبی شاکر دہ پیر استاذ	۴۲
۱۰۰	نبی پیر کے مرید بن گئے	۴۳
۱۰۲	نبی خالق یا مخلوق؟	۴۴
	باب سوم: توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	
۱۱۰	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل	۴۵
۱۱۲	صحابی رسولؐ پر کفر کا فتوے	۴۶
۱۱۷	مسلمانوں کی مال اور بریلویوں کا باپ	۴۷
۱۱۹	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ایک الزام	۴۸
	باب چہارم: توہین اولیاء کرام	
۱۲۲	کینوں کا اصل مرغ	۴۹
۱۲۳	زوجہ کے ساتھ شیطانی نور	۵۰
۱۲۵	پیر کی گدھی ہے مصروفیت	۵۱
۱۲۷	رضا خانی پیرِ قبر میں	۵۲
۱۲۹	اکھاڑے سے روحانی طاقت	۵۳
۱۳۲	پاخانہ کھانے سے ولایت مل گئی	۵۴
۱۳۳	گدھا بھی غیب جانتا ہے	۵۵
۱۳۵	بڑکیوں کا چرٹھاوا	۵۶

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۱۳۷	ہیرا اور سرید کی بیوی	۵۷
۱۳۹	بریلوی ولی کی پہچان	۵۸
"	بریلوی عارف کی پہچان	۵۹
۱۴۱	پیر کے وسیع اختیارات	۶۰
۱۴۲	ایک دوسرے کا چاٹنا	۶۱
"	دُہنوں کا دُہا	۶۲
۱۴۸	حضرت غوث کے سمندر	۶۳
۱۴۹	جو چاہو سو مانگو	۶۴

باب پنجم: رضا خانی قسب کے فقہی مسائل

۱۵۲	ون۔ نو۔ تھری	۶۵
۱۵۲	جھوٹ کا نام قرآن	۶۶
۱۵۲	گتے کا گوشت اور پاخانہ پاک ہے	۶۷
۱۵۷	نماز میں احتلام	۶۸
۱۶۰	حقہ کے پانی سے وضو	۶۹
۱۶۲	آلاتِ غسل چھونے کا ثواب	۷۰
۱۶۳	ستر ہزار چھو بارے	۷۱
۱۶۴	ساکس کی شلووار	۷۲
۱۶۵	کفر کا فتویٰ	۷۳
۱۶۸	بریلوی بندر	۷۴

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۶۹	سند اور گدھے سے نکاح	۷۵
۱۷۲	اٹلے بالنس بریلج	۷۶
۱۷۳	رضا خانبودا کا نکاح خواں	۷۷
۱۷۵	عورت کے پیٹ سے استماع	۷۸
۱۷۶	دیوالی کی مٹھائی	۷۹
	باب ششم	
۱۸۰	رژدیوں کا مال ہضم	۸۰
۱۸۶	رژدیوں سے تعلقات	۸۱
۱۸۷	اعلیٰ حضرت بریلوی کا فتویٰ	۸۲
	باب ہفتم	
۱۹۰	احمد رضا بریلوی کی آخری وصیت	۸۳
۱۹۳	وصیت یا پیٹ پوجا	۸۴
۱۹۷	ایصال ثواب کا انوکھا تصور	۸۵
۱۹۹	مفتی یا یہودی	۸۶
۲۰۲	باب ہشتم مولوی احمد رضا خاں بریلوی حقیقت کے آئینہ میں	
۲۰۵	احمد رضا خاں بریلوی عذاب میں	۸۷
۲۰۶	ہزار کتوں کی طرح ایک کتا؟	۸۸
۲۰۷	احمد رضا مجرم و ناکارہ ہے۔	۸۹
۲۰۸	بریلویوں کا احمد رضا بدکار ہے۔	۹۰

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۲۰۸	بدی کو احمد رضا سے شرم	۹۱
۲۰۹	احمد رضا نے گھر کا نہ گھاٹ کا نہ مصطفیٰؐ کے در کا۔	۹۲
"	احمد رضا نمک۔	۹۳
"	احمد رضا خوار گنہگار	۹۴
"	احمد رضا بد چور مجرم۔	۹۵
۲۱۰	احمد رضا کو وزارت کا شوق۔	۹۶
"	احمد رضا کے بچپن کا تقوئے۔	۹۷
۲۱۲	احمد رضا بریلوی کے جوانی کا تقوئے۔	۹۸
۲۱۳	رسالت کا پھر آغاز ہو گا؟	۹۹
۲۱۴	احمد رضا بریلوی کا ختم نبوت سے انکار۔	۱۰۰
۲۱۶	احمد رضا رافضی تھا۔	۱۰۱
۲۱۷	موازنہ۔	۱۰۲
	باب نہم	
۲۲۰	رضا خانی محمد یار گڑھی والے کی خرافات	۱۰۳
۲۲۲	رضا خانی دین پر منحصر تبصرہ	۱۰۴
	باب دہم	
۲۲۶	بریلوی بیت المال	۱۰۵



اسکا

بخاری دواں جامع المعقولات والنقول

حضرت مولانا محمد رفیع کشمیری صاحب تظلل العالی

سابق استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند و حال
شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس، ممبئی

کے نام منسوب کرتا ہوں

جن کے قیمتی مشوروں اور دعاؤں نے

مجھے یہ کتاب لکھنے کا حوصلہ

دیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ (القرآن الحکیم)

رضا خانی مذہب

جس میں بریلویوں کے گمراہ کن عقائد کی نقاب کشائی کی گئی ہے

جلد اول

تألیف

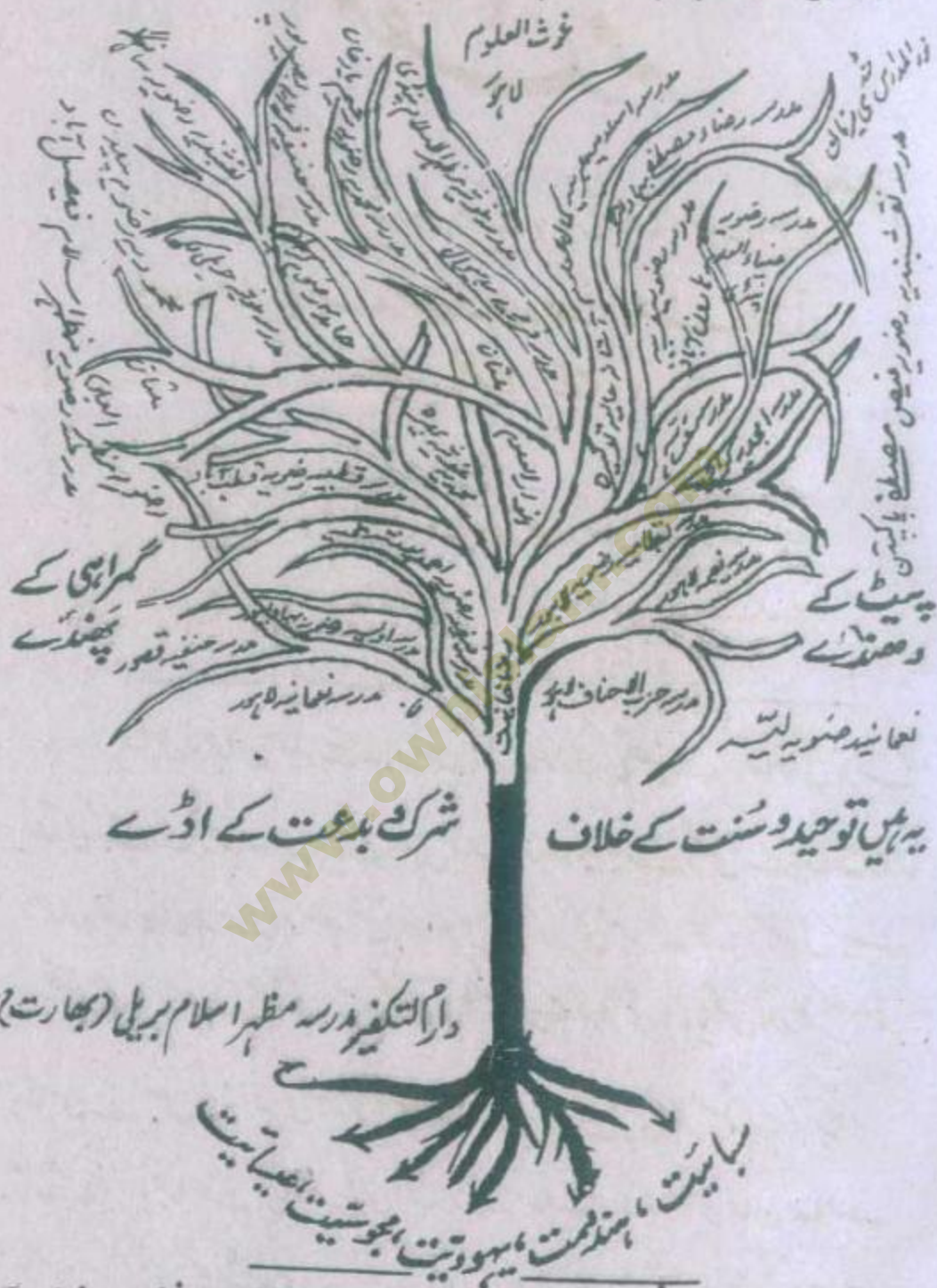
ترجمان اہل سنت علامہ سعید احمد قادری حنفی دیوبندی سابقہ بریلوی

ناشر

الحسنین اکیڈمی کراچی

رضا خانی مذہب کا شجرہ خبیثہ

وَمِثْلُ عِلْمَةِ خَبِيثَةٍ كَتَجَرِدِ خَبِيثَةٍ - القرآن الكريم



مقدمہ

از منظر اسلام، قاطع شرک و بدعت، فاتح رضا خانیت وکیل صحابہ
 پاسبان علماء دیوبند حضرت علامہ عبدالرؤف فاروقی
 (خطیب اعظم کامونکہ)

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ مَا بَعْدَ
 مَا عُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ،
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

ذیل نوجوان حضرت علامہ سعید احمد قادری کی تصنیف "رضا خان مذہب"
 نقاب کی کتب کے ذخیرے میں ایک قابل توجہ اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جناب مولوی
 احمد رضا خاں بریلوی برصغیر میں مسلمانوں کی تکفیری مہم کے مجدد اعظم کی حیثیت
 رکھتے ہیں۔ یہ معاملہ ابھی تک کسی محقق کا منتظر ہے کہ فرنگی بابا یا کس اور غیر مسلم
 ایجنسی نے انہیں اس تکفیری مہم پر مامور کیا تاہم یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ برصغیر
 میں جس فرد یا جماعت نے انگریزی اقتدار کے خلاف جہاد کیا وہی خان صاحب
 موصوفہ کی تکفیر کا نشانہ بنی۔ اس کے علاوہ خان صاحب امت مسلمہ میں چند
 ایسے مسائل کے موجب بنے جن کا قرآن و سنت، آثار صحابہ اور تعییمات ائمہ
 مجتہدین میں کہیں نام و نشان نہیں ملتا۔ بلکہ انہوں نے ایسے اختلافات کا بیج بویا۔

جو پہلی بارہ صدیوں میں کسی دشمن اسلام کو بھی نہ سوجھا تھا۔ اس طرح اُس غیر مسلم
 ایجنسی کی مادی اور پروپیگنڈہ قوت کے سہارے اسلام اور عشق رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم کے مقدس نام پر ایک ایسا طبقہ معرض وجود میں آیا جس نے خالص
 موصوف کے افکار و نظریات کو کتاب و سنت اور آثارِ صحابہ پر مقدم سمجھا اور
 انہی کی وصیت کے مطابق ان کے دین و مذہب کو جو ان کی کتب سے ظاہر تھا
 عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض سمجھا۔ چنانچہ اس طبقے نے ایسی
 حمایتیں کیں کہ اُن سے اسلام کے مسلمہ عقائد و نظریات پر اختلاف شروع ہو گیا۔ نیز
 یہ طبقہ حق تعالیٰ کی ذاتِ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ گرامی و صحابہ کرام رضی
 اللہ عنہم۔ اہلبیت المؤمنین و اولیاء امت اور بزرگانِ دین کی توہین کا ترک بھی ہوا۔
 لیکن اپنے دل اور چہرے کی سیاہی کے چھپنے و دوسروں پر خصوصاً علمائے اہل سنت و
 جماعت (علمائے دیوبند) پر اڑانے کی ناپاک کوشش شروع کر دی۔ مولانا علامہ
 سعید احمد قادری نے اپنی اس تصنیف میں یہ ثابت کر نیکی کوشش کی ہے کہ
 ”رضا خانی نظریات و عقائد اسلام کے بنیادی عقائد کے سراسر خلاف ہیں اور
 یہ طبقہ توہینِ انبیاء و اولیاء کا جو الزام اپنے سیاسی مخالفین پر لگاتا ہے دراصل وہ ان
 الزامات کا خود مجرم ہے۔“

حضرت علامہ صاحب کی یہ کتاب اس سلسلے میں پہلی کتاب نہیں بلکہ بقول
 ان کے یہ ردِ عمل ہے تحصیلِ چشتیاں ضلع بہاولنگر کے ایک رضا خانی مولوی غلام مہر علی
 بریلوی صاحب کی انتہائی بددیوانستی پر مبنی کتاب ”دیوبندی مذہب“ کا۔
 جہاں تک مولوی غلام مہر علی صاحب کا تعلق ہے وہ ایک مشکوک النسب انسان
 ہیں اور ان کی خاندانی زندگی ایک مذہبی پیشوا کی تو کجا ایک عام مسلمان بلکہ

انسان کی زندگی سے بھی انتہا، گرمی ہوئی ہے اور انہیں مسلمانوں میں قطعاً کوئی وقار حاصل نہیں بلکہ ہماری قوم کی بدقسمتی ہے کہ اس طرح کے گھٹیا لوگ اس کی مذہبی قیادت کی مسند پر براجمان ہیں۔ ان کے عشق رسالت کا یہ عالم ہے کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں جیل جانے کا اتفاق ہوا تو باقاعدہ معافی نامہ داخل کر کے رہائی حاصل کی اور اس معافی نامہ کا ثبوت بھی ہمارے قادری صاحب کے پاس موجود ہے۔ میرے خیال میں غلام مہر علی صاحب اس قابل نہ تھے کہ ان کی کسی اس طرح کی تصنیفی حماقت و بددیانتی کو کوئی اہمیت دی جاتی لیکن علامہ قادری جو خود تحصیل چشتیاں سے ہی تعلق رکھتے ہیں "قصہ زمین بر سر زمین" چکا دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کمال احتیاط اور دیانت داری کے ساتھ رضا خانی مذہب کی کتب سے یہ حوالے تلاش کئے ہیں اور یہ تمام کتب ان کے پاس موجود بھی ہیں۔ قارئین اس کے مطالعہ سے یہ فیصلہ کرنے میں بڑی آسانی محسوس کریں گے۔ کہ اس رضا خانی مذہب کے پیروکاروں کی سیاسی اور مذہبی وفاداریاں کس غیر مسلم طاقت کے ساتھ ہیں اور کیا یہ لوگ توحید و رسالت، ناموس صحابہ و اہلبیت کو منین اور مقام اولیاء دین کی توہین کے نتیجہ میں امت مسلمہ کے افراد کھلانے کے شائق ہیں یا نہیں؟ —

بہر حال اس کتاب کو جارجانہ کتاب سمجھنے کی بجائے رد عمل سمجھا جائے اور رد عمل کبھی کبھی شدید بھی ہو جاتا ہے۔ پھر بھی اس میں مورد الزام اس فریق کو سمجھنا چاہیے جو اس شدید رد عمل کا باعث بنا ہے — اس مذہب کی کتب کا

میں نے خود بھی وسیع مطالعہ کیا ہے اور اس سلسلے میں میری اپنی رائے یہ ہے کہ اس طبقے کے مذہبی پیشوا اصل مجرم ہیں جو کسی غیر مسلم سازش کے اداکار ہیں اور امت مسلمہ میں تفریق و گمراہی کے موجب ہیں۔ جہاں تک عموم کا تعلق ہے تو وہ محض

”اسلام کے نادان درست ہیں اور بس! اگر انہیں ان مولویوں کا اصلی بھیاںک دپ
 نظر آجائے تو عوام خود ہی ان کا دماغ درست کر دیں۔ مولانا قادری کی یہ
 تصنیف اس سلسلے میں بھی معاون ثابت ہوگی۔
 اللہ تعالیٰ اس کی پیروی کی توفیق بخشیر۔

عبدالرؤف فاروقی

خطیب مرکزی جامع مسجد کا مونکے
 گوجرانوالہ



عرض مصنف

قارئین محترم! رضا خانی ملاں غلام مہر علی ستودا اللہ وجہہ نے اپنی کتاب
 ”دیوبندی مذہب میں انتہائی خیانت سے کام لیتے ہوئے عبارات میں تحریف اور قطع
 و برید سے کام لیا ہے اور بعض غیر دیوبندی لوگوں کے عقائد کو بھی علمائے دیوبند کی
 طرف منسوب کر دیا ہے۔ اس طرح کی کتابیں انتہائی فساد کا باعث بنتی ہیں لیکن
 ہم نے اپنے جذبات کو پوری طرح کنٹرول میں رکھتے ہوئے تحریری طور پر ہی اس کا
 جواب دینا مناسب سمجھا ہے۔ اس طرح ہم نے رضا خانی مذہب کا مکروہ چہرہ
 عوام کے سامنے بے نقاب کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ لوگ ان سے پوری طرح واقف
 ہو جائیں۔

میں نے انتہائی دیانت کے ساتھ حوالہ جات درج کئے ہیں اور میں یہ اعلان
 کرتا ہوں کہ کوئی شخص اگر ان حوالوں کو غلط ثابت کر دے تو میں فی حوالہ مبلغ دو ہزار
 روپے انعام دینے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ

نہ خجراٹھے گانہ تلموار ان سے

یہ بازو میرے آنکھوں سے ہوئے ہیں

احقر:

سعید احمد قادری عفی عنہ



اظہار شکر

میں شکر گزار ہوں عالم اجل، فاضل
بے بدل، خطیب اہلسنت، فخر القراء
حضرت علامہ گلزار احمد طیب
مدرس جامعہ فضلیہ لاہور کا کہ انہوں نے
مالی طور پر میرے ساتھ تعاون کیا۔ اور یہ
کتاب درحقیقت اپنی کے مخلصانہ تعاون کے
نتیجہ میں آپ کے سامنے ہے۔

طبع دوم کا اہتمام

فاضل جلیل حضرت مولانا حافظ غلام صدیق فاروقی
وام فیضہ فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور
نے کیا۔

یکم محرم الحرام ۱۴۰۲ھ



توہینِ خدا تعالیٰ

جل جلالہ

رضا خانی مذہب میں خدا کی شادی

یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مریم طیبہ و طاہرہ سلام اللہ علیہا اللہ تعالیٰ
کی بیوی ہیں اور ان کے صاحبزادے حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔
قرآن مجید نے ان کے عقیدہ کو اس طرح ذکر کیا۔

وَقَالَتِ الْتَصَوَّى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ۔

اور یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ حضرت عزیر علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔ جیسا
کہ قرآن کی شہادت ہے۔ وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ۔
اور اسی طرح مشرکین نے کہ عقیدہ تھا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔
أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا۔

مگر یہی کاتعین ان سے منقول نہیں۔ بریلویوں نے اس شکل کو بھی حل کر
دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے العیاذ باللہ بیویوں کا تعین بھی کر دیا۔ چنانچہ
احمد رضا خاں بریلوی کہتے ہیں۔

حضرت موسیٰ سہاگ مشہور بزرگ گزروے ہیں۔۔۔۔۔ میں ان کی زیارت
سے کثرت ہوا ہوں۔ زنانہ وضع رکھتے تھے۔ ایک بار شدید فحط پڑا۔ بادشاہ
قاضی داکا بر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کے لیے گئے۔ آپ انکار فرماتے رہے۔
کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں۔ جب لوگوں کی التجا و زاری حد سے گزری تو ایک
بجھڑاٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی طرف منٹاٹھا
کر فرمایا۔ ”میں نے بھیجے یا اپنا سہاگ واپس لیجئے۔“ سہاگن بیوی کا یہ کہنا تھا کہ کھائیں

بہار کی طرح اُمیدیں اور جل تھل ہو گیا۔

(ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی جلد ۲ ص ۹۴ مدینہ منورہ کراچی)

اس قسم کے بے احتیاط لوگوں کے متعلق ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَتَقُولُونَ مَا قَوْلَاهُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝

احمد رضا خاں بریلوی کتنی شرمناک بات کہہ گئے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے

لیے اس زمانہ صفت بزرگ کو خدا کی بیوی ثابت کر دیا۔ اعلا حضرت بریلوی کے دل

میں اگر ذرا برابر بھی خدا کا خوف اور قرآن کریم پر ایمان کی معمولی رمتی بھی ہوتی تو اس

بزرگ کو اللہ کی بیوی اور سہاگنی مرگز نہ بناتے اور اس بزرگ کے اس جملہ اپنا سہاگ

واپس لیجئے پزیر کر لیتے یا کوئی اچھی سی تاویل کرتے۔ جس سے بزرگ مذکور کا مطلب

بھی اسلامی ہو جاتا۔ اور خدا تعالیٰ کی امانت سے بھی بچ جاتے مگر کیا کہا؟ اے بھی

ملاحظہ فرمایا لیجئے۔ فرماتے ہیں کہ:-

حضرت موسیٰ سہاگ ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے۔

ادھر سے قاضی شہر جامع مسجد کو جاتے تھے۔ انہیں دیکھ کر اہر بالمعروف کیا کہ یہ

وضع مردوں کو حرام ہے۔ مردانہ لباس پہنیے اور نماز کو چلیے۔ اس پر انکار و

مقابلہ نہ کیا۔ چوڑیاں زیر اور زنانہ لباس اتارا اور مسجد کو ساتھ ہو لئے خطبہ سنا

جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریم کہی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت

بدلی۔ فرمایا اللہ اکبر میرا خائفہ حتی لا یسوت ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے

بیوہ کئے دیتے ہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ سرے پاؤں تک وہی سُرخ لباس تھا اور وہی

چوڑیاں۔ (ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی جلد ۲ صفحہ ۹۴)

مجھے بجائے تاویل و تردید کرنے کے اٹھا خدا تعالیٰ کی بیوی ہونے پر ایک جھوٹا قصہ بیان کر دیا۔ آخر اس من گھڑت اور جھوٹی کہانی سے اعظم حضرت بریلوی کا مطلب یہی کیا ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ احمد رضا خاں بریلوی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بھی بیویاں ہیں اور اس قصہ کو قرآنی آیت سمجھ کر بیان کر رہے ہیں۔ تاکہ ان کے مدعا کی دلیل بن جائے۔ اس کے علاوہ اور مطلب بھی کیا ہو سکتا ہے۔

یہ کہ ہے کسی اللہ والے نے۔

_____ رب رے عقل کھتے _____

مطلب یہ ہے کہ جس شخص سے خدا تعالیٰ ناراض ہو جائے تو اس سے عقل چھین لیتا ہے۔

بریلوی مذہب سے تو بہ ہزار بار توبہ



خدا کو چھوڑو !

پیر کو پکڑو

بریلوی مذہب کے مولوی احمد یار خان گجراتی اپنی مایہ ناز تفسیر جلال الحق میں لکھتے ہیں

۱۔ پیر کا مرید کے پاس حاضر و ناظر ہونا۔

۲۔ مرید کا تصویح میں رہنا۔

۳۔ پیر کا حاجت روا ہونا۔

۴۔ مرید خدا کو پھوڑ کر اپنے پیر سے مانگے۔

۵۔ پیر مرید کو اتار کرتا ہے۔

۶۔ پیر مرید کا دل جاری کر دیتا ہے۔

(تفسیر جلال الحق ص ۱۵۷)

لیجئے اب تو خدا سے بھی چھٹی ہوئی جو کچھ لینا ہو بس پیر کی چوکھٹ سے مل جائیں گے۔ العیاذ باللہ

بریلوی مذہب کی تفصیلات سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کو خداوند کریم کی ذات سے پڑ ہے۔ اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ لوگ دراصل خدا تعالیٰ کے وجود ہی سے لوگوں سے انکار کر دینے پر تے ہوئے ہیں اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ جب مرید اپنے پیر کو ان چھ باتوں پر قادر مطلق سمجھے گا تو خدا کے پاس جانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

پیر بڑا، خدا چھوٹا

ابوالحسن خرقانی نے فرمایا کہ

میں اپنے رب سے دو سال چھوٹا ہوں ،

فائدہ فرید یہ صدقہ ہے

یہ عقیدہ کفریہ ہے کیونکہ باری تعالیٰ کو حادث ماننا لازم آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حادث سے پاک ہے، باری تعالیٰ قدیم سے ہے اور ہمیشہ رہیں گے۔ اس کو قرآن نے واضح کیا اور فرمایا ہوا لآِ قُلْ وَالْاٰخِرُ وَالْاَوَّلُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ اِنَّمَا یَزِیْرُ عَقِیْدَہ کسی بد مذہب کا بھی نہیں ہے۔ پرانے فلاسفہ بھی ذات باری کے قدیم کے قائل ہیں حتیٰ کہ ان فلاسفہ نے توصفات کا بھی انکار کر دیا کہ اس میں شبہ حادث لازم آتا ہے بہر حال اگر بالفرض والمحال اللہ تعالیٰ ابوالحسن خرقانی سے دو سال بڑے ہیں۔

تو بتایا جائے کہ ابوالحسن خرقانی کے والد سے کتنے سال چھوٹے ہیں۔ نیز اس سے یہ لازم آئے گا کہ ابوالحسن خرقانی سے پہلے آدم علیہ السلام اور اس سے پہلے جتنی مخلوق پیدا ہوئی ہے اس کا خالق کوئی اور ہے، اللہ تعالیٰ نہیں ہیں۔ نیز یہ بھی سوچنے والی بات ہے۔ آخر جب باری تعالیٰ کو ابوالحسن خرقانی سے دو سال بڑا مانا جائے تو باری تعالیٰ کی عمر معلوم ہو گئی کہ کتنی ہے۔ اب میں رضا خانی اُمت سے پوچھتا ہوں کہ تمہارے خدا کی اب کتنی عمر ہے، لآِ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

یہ بھی کوئی عقیدہ ہے کہ جو مرضی آئے کہہ دیا۔ نہ دیکھا کہ اس میں کسی کی توہین ہے یا تعظیم اور نہ دیکھا کہ اس سے ایمان باقی رہتا ہے یا چلا جاتا ہے۔ ہاں حُج فطرتی بد مذہب ہو اس کو ایمان سے کیا تعلق،

حضرات: ایمان بہت بڑی نعمت ہے، ان خسرا فات کے ساتھ اس کو تباہ نہ کریں اور اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن نہ بنائیں۔ آئیے دین سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ دین وہ ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے لے کر آئے اور پھر پاک دہند میں اہلسنت وجماعت علماء دیوبند نے سمجھا اور سکھایا جو ان خسرا فات سے متبرا اور منزہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ سچے علماء کا دامن ہمیشہ کے لیے پکڑ رکھیں، تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اور ہمیں جنت نصیب ہو۔

پیر کی خدا سے کشتی

”حضرت ابوالحسن خرقانی نے فرمایا کہ صبح سویرے اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کشتی کی اور میں پچھاڑ دیا۔“ (فوائد فریدیہ ص ۱۷۷) اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کفریہ عقیدہ ہے۔ کیونکہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے لیس کمشلہ شیء اللہ تعالیٰ کے مثل کوئی چیز نہیں۔ کشتی کے لیے میدان ضروری ہے آخر جب بڑے پہلوان کشتی کرتے ہیں تو تماشے میں ضروری ہیں۔ قابل دریافت بات یہ ہے کہ یہ کشتی اتفاقاً ہو گئی یا پہلے سے ایک دوسرے کو چیلنج دیا ہوا تھا۔ ساتھ ساتھ اگر پہلے سے چیلنج تھا تو پھر یہ چیلنج اللہ تعالیٰ نے دیا تھا یا کہ پیر صاحب نے؟ نیز کشتی کے میدان میں ثابت بھی ہوا کرتا ہے کہ اس کشتی میں ثالثی کرنے کی۔ کیا پیر صاحب اولاً نیچے آگئے یا پہلے زور آزمائی کرتے رہے بعد

میں نیچے آگئے۔ ساتھ کی عبارت اس پر دال ہے کہ میں خدا سے دو سال چھوٹا ہوں چوتھہ دو سال کا کوئی فرق شمار نہیں کیا جانا۔ عرف میں ہمن ہی گنا جاتا ہے تو ہر روز آزمائی ہوئی ہو گئی کرنا اور جتنے والے کو لوگ کندھوں پر اٹھاتے اور انعام و اکرام سے نوازتے ہیں۔ یہاں کیا انعام نصیب ہوا۔ اور کس دیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہ نظریہ ایسا غلط نظریہ ہے کہ یہود و نصاریٰ بھی اگر دیکھیں تو شرمائیں گے کہ ہم نے صرف اتنا کیا ہے انبیاء کو صرف خدا کا بیٹا تسلیم کیا ہے تو ہمارے حق میں قرآن نے کہا قالت الیہو دعنی میں ابن اللہ و قالت النصری المسیح ابن اللہ ذلک قولہم با فواہلہم الخ اور فرمایا لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثہ الخ بیٹا ماننا اس نظریہ سے کم درجہ کا کفر ہے، کیونکہ بیٹا کبھی باپ سے کشتی نہیں کرتا کشتی ہمیشہ ہمہ سوں میں ہوا کرتی ہے مگر آج تک کسی مشرک نے نہیں مانا ماسوائے رضا خانی امت کے۔ مشرکین مگر بھی ہمہ نہیں مانا کرتے تھے، وہ شرک کرتے تھے لیکن اتنا قبیح شرک نہیں ہوا کرتا تھا جیسا کہ انہوں نے کیا ہے طواف کرتے وقت تلبیہ میں لا شریک لک کے بعد الا شریکاتہ لک و عالم کہتے تھے کہ وہ شریک تیرے شریک ہیں جن کا تو مالک ہے۔ اور جو کچھ ان کے ملک میں ہے ان کا بھی تو مالک ہے۔ لیکن یہاں تو حد ہو گئی کہ مقبلہ میں اگر کشتی شروع ہو گئی پھر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حق تعالیٰ نے یہ صاحب کو پچھاڑ دیا اور اگر مقابلہ برعکس ہوتا تو دنیا تباہ ہو جاتی۔ توحید توحید کرنے والے تو دنیا میں منہ دکھانے کے نہ ہوتے۔ ہاں ہاں یہ احمد رضا کا کوئی بیٹا ولی خدا ہو گا جس نے خدا تعالیٰ سے کشتی کی ہے۔ اہلسنت والجماعت علماء دیوبند ایسے خدا سے بری ہیں۔ جو کشتی کرتے پھریں۔ ہمارا خدا تو وہ خدا ہے جو ہر عیب سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ سب جہنم کی توفیق دے

خدا بھی پیر کا وظیفہ پڑھتا ہے

(نقل کفر کفر نہ باشد)

ملک شُخُل ہیں اس کی شب میں
وہ تیرا ذکر و شغل ہے یا غوث؟

(حدائق بخشش ج ۲ ص ۷۷)

یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ غوثِ اعظم کے ذکر میں لگے رہتے ہیں۔ یہ کتاب کا کفر ہے۔ تمام امت محمدیہ کا عقیدہ ہے کہ جملہ کائنات خداوندِ کریم کا ذکر کرتی ہے۔ اور اس کے ذکر سے دلوں کو جلا ملتی ہے۔ وہ کیوں کسی کا وظیفہ پڑھے۔ مگر ایک اعلیٰ حضرت بریلوی صاحب ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ یہ تصور غلط ہے۔ بلکہ ہر بات فرسودہ ہو گئی ہے پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت سے اپنی اضر دی زندگی کے تحفظ کے سامان فراہم کرتے تھے۔ مگر اب قانون بدل گیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ شیخ عبد القادر جیلانی کی عبادت کر کے اپنی خدائی کے پجانے کا حیلہ ڈھونڈتے ہیں۔ العیاذ باللہ

خدا نبی کا مُنشی ہے

بریلوی مذہب میں خدا تعالیٰ حضور کے ماتحت ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے جائیں اور خدا تعالیٰ آپ کا منشی بن کر قسم دان لیئے ساتھ ساتھ تعمیل حکم کرتا جائے۔ والعیاذ باللہ

اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں :

نعمتیں بانٹنا جس سمت وہ نشان گیر
ساتھ ہی فحشی رحمت کا تسلیم ان گیر
(حدائق بخشش، ص ۲۰۷)

احمد رضا خان بریلوی نے حدیث اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يَعْطِيٰ
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بانٹنے والے ہیں اور اللہ
تعالیٰ دینے والے ہیں، فرماتے ہیں کہ حضور نعمتیں بانٹتے ہیں مگر یہ نہیں کہتے
کہ دینے والا خدا تعالیٰ ہے بلکہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کا فحشی لگا ہوا ہے۔ معاذ اللہ۔

محدثین نے اس حدیث کو باب العلم میں روایت کرتے ہیں پس اس
مراد ان علی فیوض و برکات کی تقسیم ہے جن کے پھیلا نے اور بانٹنے کے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔

علماء اہلسنت میں سے کسی نے اس حدیث سے کن فیکون کے اختیارات
اور رزق دینا، اولاد دینا، شفا دینا اور زندگی دینا وغیرہ کی نعمتیں مراد
نہیں لیں۔ علی فیوض و برکات جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صواب کرام میں تقسیم
فرمائے ان میں سے ہر ایک کو اتنا ہی بلا جتنا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقدر فرمایا
اور وہی ان کا دینے والا تھا۔ آفتاب کا نور ہر جگہ برابر پھیلتا ہے۔ لیکن ہر جگہ
اور ہر چیز اپنی فطرت اور ظرف کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتی ہے، حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علی فیوض و برکات کو لا و عملاً عام پھیلا۔ لیکن ہر
ایک نے اسے اپنے اپنے فہم اور استعداد کے مطابق حاصل کیا۔ پس دینے

واللہ ہی ہے۔ جو ہمیں واسعتعداد عطا فرماتا ہے۔ اور فیض پالنے کے
 فیصلے کرتا ہے، بریلوی مذہب میں مارنا، زندہ کرنا، رزق دینا، اولاد دینا
 اور شرف دینا وغیرہ سب خدائی قدرتیں اور کن فیکون کے سب اختیارات
 بے طائے الہی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بلکہ ان سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
 کو بھی حاصل ہیں۔

احد سے احمد اور احمد سے تھکو
 کن اور سب کن ممکن حاصل ہے یا غوث
 (حدائق بخشش ج ۲ ص ۹۷)

اعلیٰ حضرت بریلوی حدیث انا انا قاسم کا وہ معنی مراد نہیں لیتے جو علماء
 اہلسنت کا عقیدہ ہے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ ہر نعمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرماتے
 ہیں اور خدائی طاقت انکو دی گئی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے
 نائب مطلق ہیں۔ زمین و آسمان اور دونوں جہان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
 تصرف جاری ہے۔ ہر نعمت آپ کے ہاتھ سے ملتی ہے



خُدا بے اختیار!

العیاذ باللہ

حامی بدعت ماجھی سنت اعلیٰ حضرت بریلوی ایک جگہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بے بسی بیان کرتے ہوئے ایک خالص جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے یوں لکھتے ہیں

”رَبِّ عَزَّوَجَلَّ نے (غزوہ احزاب میں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنی چاہی اور شمالی ہوا کو حکم دیا کہ جا میرے حبیب کی مدد فرما اور کافروں کو نیست و نابود کر دے ہوانے انکار کر دیا۔ اور کہا اَلْخُدَّائِلُ لَا يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ رِيْسِيَا رَاتٍ كُوْبَاہُنَّہِیْسِ نَکَلَتِیْسِ، فَاَعْقَمَہَا اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے اس کو بانجھ کر دیا) اسی وجہ سے شمالی ہوا سے کبھی پانی نہیں برستا“

(طوفان احمد رضا خان ۴۷ ص ۹۳)

یہ بھی احمد رضا خان بریلوی سے کاجھوٹ ہے۔

۱۔ اس روایت کا کتب حدیث میں کہیں تذکرہ نہیں۔

۲۔ شمالی ہوا کو بانجھ کہنا اور اس سے بارش کا نہ ہونا یہ بھی لغو اور باطل ہے میرا اپنا تجربہ ہے کہ شمالی ہواؤں سے بھی بارشس ہوتی ہے۔ یہ جھوٹ اعلیٰ حضرت بریلوی نے اس لئے بولا تاکہ اپنی اُمت کو خدا کی بے بسی دکھا سکیں اور لوگوں کو باور کرا سکیں کہ خداوند کریم تو اب لغو بالڈرٹیا ٹرمنٹ کی مدت گزار رہے ہیں ان کے اختیار میں تو کچھ ہے نہیں اسی لئے تو ہوانے اپنے حکم سے انکار کر دیا۔ خدا تعالیٰ کے متعلق جب احمد رضا خاں اور اسکے

متبعین کوئی بات کرتے ہیں تو وہاں بے اختیاری کی بو آتی ہے لیکن جب دلیوں اور بیوں کا بیان آتا ہے تو ماشاء اللہ موت و حیات ریت کے ذرات درخنوں کے پتے، بارش کی بوندیں اور انقلابات عالم وغیرہ کے اختیارات بڑے، دلیری اور ڈھٹائی سے تغویض کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں تو اپنے بریلوی مذہب میں غفر مالبا۔ اب ذرا اولیاء کرام کے بارے میں گوہر فسانی ملاحظہ فرمائیے۔ اور اس کے بعد آپ خود فیصلہ کریں کہ خدا کون ہے اور ولی کون :

کن اولیاء اللہ کی شان ہے اولیاء اللہ جس چیز کے لیے رکھتے ہیں وہ فوراً پیدا ہو جاتی ہے۔ اولیاء غیب دان ہیں۔ اور مشکل کے وقت تشریف لاکر دستگیری فرماتے ہیں۔ اور ہر جگہ موجود ہوتے ہیں

الجنة لابل السنۃ ص ۵۰۴

دیکھا اولیاء اللہ کے اختیارات کس وسعت بے ایمانی سے دیئے جا رہے ہیں۔ اور ایک عبارت اللہ تعالیٰ کے اختیارات کے بارے میں بھی دیکھ چکے ہیں۔ میں نے اس عبارت کو استشہاد کے لیے پیش کیا ہے کہ بریلویوں کے نزدیک اولیاء اللہ کے اختیارات اللہ تعالیٰ کے اختیارات سے بڑھ چکے ہوئے ہیں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو تھوڑا سا تبصرہ عرض کر دوں۔

اس عبارت میں یہ دو جملے پھر سے پڑھیں۔

۱۔ مشکل کے وقت تشریف لاکر دستگیری فرماتے ہیں۔

۲۔ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں،

اگر پہلا جملہ صحیح ہے تو دوسرا غلط اور اگر دوسرا صحیح ہے تو پہلا غلط ہو ہر جگہ موجود ہو اس کا تشریف لانا کیسے ممکن؟ اور جو تشریف لائے اس

کا ہر جگہ ہونا چہ معنی دارد؟

اس عبارت کو پڑھتے جائیے اور ملت رضا خانیہ کے عقل کا نام کرتے جائیے۔

اللہ

گو پیکارنا شیطان و سوسریہ

العیاذ باللہ

ایک مرتبہ حضرت سیدی جنید بغدادی وجہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کے مثل چلنے لگے بعد کو ایک شخص آیا اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اس وقت موجود نہیں تھی، جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا، عرض کی میں کس طرح آؤں، فرمایا یا جنید یا جنید کہتا چلا آ، اس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا جب نیچ دریا میں پہنچا شیطان لعین نے دل میں دوسوہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید یا جنید کہلاتے ہیں، میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں۔ اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا۔ پکارا حضرت میں چلا، فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید جب کہا دریا سے پار ہوا۔“
د مغنولات احمد رضا خان بریلوی ج ۱ ص ۱۱۷

احمد رضا خان بریلوی نے اپنے ملفوظات میں اس بھوٹی اور من گھڑت کہانی کا سہارا لیتے ہوئے اولیاء کرام کو مصیبت کے وقت پکارنے اور ندائے فیرائد کا جواز نکالا ہے یہ بھی اعلیٰ حضرت بریلوی کا جھوٹ ہے۔ اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے لعنة الله على الكاذبين

پھر دلیسری اور جہالت ملاحظہ فرمائیے کہ خدا تعالیٰ کو پکارنے پر شیطان لعین کا وسوسہ کہہ رہے ہیں۔ یہ ہے بریلوی مذہب کی تعلیم یہ لوگ اسی لئے غیبروں کو پکارنے اور ان سے مصیبت کے وقت امداد مانگتے ہیں کیوں کہ خدا تعالیٰ سے مانگنے اور اسے مصیبت کے وقت پکارنے کو شیطان لعین کے وساوس اور دھوکوں سے ایک وسوسہ اور دھوکہ تصور کرتے ہیں۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی

مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

علاوہ ازیں قرآن نے مشرکین کے بھری سفر کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا

اِذَا نَادَوْا فِي الْفُلِّ دَعْوًا لِلْمُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

جب مشرک لوگ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں

لیکن آج کا بہ محمد اور زبدیق اپنے آپ کو غیبت رسول کہتا ہے اور حضور علیہ السلام

کے پروگرام کو محض چند باطل نظریات کے مقابلہ میں رد کر دیتا ہے، کیس

حضور علیہ السلام نے ۱۳ سال تک میں سختی کے ساتھ اس لئے گزارے تھے

کہ میری امت یا جنید یا جنید پکارتی ہوئی دریا سے پار ہوا کرے اور آپ کی

مدنی زندگی اور مشکلات کہ اپنے گھر کئی کئی ماہ آگ نہ جلی، بھوکے پیٹ جنگیں

کیں اور مسئلہ توحید واضح کیا کہ بعد والے لوگ اگر صرف بدعات اور خرافات

کی وجہ سے میرے پروگرام کو رد کر دے گی؟ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں
ان خرافات سے محفوظ رکھے اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

یہ بندگی خدائی وہ بندگی گدائی

یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ

خدا بشریت کے پردے میں؟

اللہ و محمد میں جو ہے فرق تو اتنا

دال پر وہ نشینی ہے یہاں پر وہ دری ہے

ہفت اقطاب ص ۱۵

بریلوی امت کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام خدا کے نور ہیں مگر اتنے جو

بشریت کے پردے میں زمین پر اتر آئے۔

اعلیٰ حضرت بریلوی حضور علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نوری باری حجاب میں ہے

حدائق بخشش ج ۱ ص ۱۷۷

بشریت کے پردے میں آپ باری تعالیٰ کا نور ہیں۔ پردہ اٹھا دیں تو واضح

ہو جائیگا کہ آپ خود خدا ہیں۔

شکل بشر میں نور الہی اگر نہ ہو

کیا اس قدر خیرہ پاؤں کی ہے

حدائق بخشش ج ۱ ص ۱۷۷

یہ خدا کا اپنا نور ہے جو بشر کی شکل میں ظاہر ہوا اور نہ اس خمیرے کی

کیا قدر تھی جو پانی اور مٹی سے تیار ہوا۔

احمد رضا خاں

یہ دُعا ہے یہ دُعا ہے یہ دُعا
تیرا اور سب کا خدا احمد رضا
نعمۃ الروح ص ۲۳

گویا رضا خانی اُمت کا خدا احمد رضا ہے۔ جب کہ مسلمانوں کا خدا ایک ہے۔ اور وہ زمین و آسمان اور ساری کائنات کا خالق و مالک ہے اس کے علاوہ کسی پیغمبر کو بھی الوہیت اور خدائی کی کُرسی پر نہیں بٹھایا جاسکتا۔ چہ جائیکہ انگریزوں کے ٹاؤٹ اور یہودیوں کے روحانی فرزند احمد کو سب کا خدا بنا دیا جائے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ رضا خانی اُمت کے نزدیک شرافت، دین مذہب عقیدہ اور ایمان نام کی کوئی چیز موجود نہیں اس لیے وہ اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں اور پھر بھی اپنے آپ کو اسلام کے ٹھیکیدار سمجھتے ہیں۔



یہ بندہ کمینہ شاگرد ہے خدا کا؟

مولانا بریلوی تلمیذِ رحمن تھے انہوں نے کسی سے شرفِ تلمذ حاصل نہیں کیا۔ حیاتِ احمد رضا خان بریلوی ص ۱۵۲

مذکورہ عبارت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ احمد رضا خان بریلوی کا کوئی اُستاد نہیں اور انہوں نے کسی سے تعلیم حاصل نہیں کی، حالانکہ حیاتِ احمد رضا خان ص ۹۲ پر بایں الفاظ مرزوم ہے مولانا بریلوی نے اپنے والد ماجد اور دوسرے اساتذہ سے تحصیلِ علوم کی ابتدائی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے مولانا بریلوی کہتے ہیں میرے اُستاد جن سے میں ابتدائی کتب پڑھتا تھا۔ جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا۔ جب سبق سننے تو حرف بحرف لفظ بلفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجب کرتے ایک دن مجھ سے فرمانے لگے احمد میاں یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جن،

اس کے علاوہ موقوفاتِ احمد رضا خان جلد اول میں بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے ابتدائی تعلیم مرزا غلام قادر سے حاصل کی۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت بریلوی کا شاگرد ہونا ثابت ہو رہا ہے اور رضا خانی اعلیٰ حضرت بریلوی کو خدا کو شاگرد ثابت کر رہے ہیں۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی بھی خدا کا شاگرد نہیں ہوتا۔ تلمیذِ رحمن ہونا صرف اور صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان ہے۔

اور جو نام و نہاد اُمتی دعوہ کرے وہ محمد اور زبیدی ہے۔
 یہ سچ ہے کہ جس کھوپڑی سے عقل بستر بوری اٹھا کر رخصت ہو جائے وہ کھوپڑی
 شیطان کا مسکن ہوتی ہے۔ چنانچہ کوہِ مہرِ خود فیصلہ کریں حیات احمد رضا کا
 مصنف جھوٹا ہے یا خود اعلیٰ حضرت بریلوی بھوٹے ہیں۔
 لعنت اللہ علی الکاذبین



خدا جھوٹ پھیلاتا ہے

نقل کفر کفر نہ باشد

اللہ نے خبر دی کہ فلاں بات ہوگی یا نہ ہوگی اب اس کا خلا
 ممکن ہے یا محال ممکن تو ہے نہیں اور محال بالذات ہو نہیں
 سکتا کہ نفس ذات میں امکان ہے۔ ملفوظات احمد رضا ج ۲

ملفوظات احمد رضا خان ج ۲ ص ۲۲

ربا قدرت کا بیان، اللہ کریم نے ارشاد فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ
 دُشُرک کی بخشش ہرگز نہ ہوگی، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا خداوند کریم کو بخشنے
 کی طاقت ہے یا کہ نہیں؟ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت بریلوی کا حقیقہ بھی
 ملاحظہ فرمائیں۔

”الوہیت ہی وہ کمال ہے کہ زیرِ قدرت ربانی نہیں باقی تمام کمال
 قدرت الہی ہیں اور اللہ تعالیٰ اکرم الاکرم میں ہر جواد سے بڑھکر جواد، نہ

یہ عقیدہ کہ خدا اس کے تختے پر قادر ہے گودہ نہ تختے کا خبر خداوندی کے خلاف نہیں کیونکہ یہ عدم وقوع کی خبر تھی عدم قدرت کی نہیں مگر دشمنانِ اسلام رضا خانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خبر خداوندی کے الٹ ہونے میں نفس ذات میں امکان ہے۔

رضا خانی توحید

ایک رضا خانی پیروکار نے بہارِ مٹانی کی تعریف کرتے ہوئے یوں لکھے ہیں:-

نسید با صفا ہستی محمد مصطفیٰ ہستی
چھا گویم چھا ہستی خدا ہستی خدا ہستی (دورانِ محمدی) ۹۱
اہل اسلام کا تعلق عقیدہ ہے کہ ازل سے لے کر اب تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ کسی مال نے جنا ہے اور نہ ہی بادی تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ نہ نبی علیہ السلام جیسا کوئی حسن و جمال میں برابر ہے۔ اور نہ کمال و مرتبہ میں۔ جب شعر اول میری نظر سے گذرا۔ آؤ تو میرا ذہن اس طرف گیا کہ یہ شعر کسی مخالفِ دینی کا ہو گا۔ اتنا شک دل کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا کہ کسی کو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جیسا مانے۔ پھر معلوم ہوا کہ رضا خانی فرقہ کے مولوی صاحب کا یہ شعر ہے تو بہت افسوس ہوا کہ کیا ایسا عقیدہ رکھنے والا بھی مسلمان ہو سکتا ہے کہ یہ کہے (محمد مصطفیٰ ہستی) قابلِ دریافت بات یہ ہے کہ فرید با صفا کو شکل صورت میں اور حسن و جمال میں آپ جیسا سمجھتے ہیں یا شان و مرتبہ میں۔ قارئین کرام یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو محبِ رسول کہتے ہیں۔ اور دین کے ٹھیکیدار بنتے ہیں۔ اور اپنی جماعت کے علاوہ بقیہ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ کیا یہی محبت ہے کہ ہر ایرے غیرے

نہو خیرے کو محمد مصطفیٰ ہستی کہتے ہیں۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

آئیے اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ سنیں کہ ساری دنیا کے ابدال قطب ولی بزرگ۔ پیر۔ مولوی صوفی جمع ہو جائیں تو ایک صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ تمام مخلوق بغیر انبیاء کرام کے جمع ہو جائے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ تمام مخلوق بمع ابوبکر صدیقؓ کے جمع ہو جائے تو ایک نبی کے برابر نہیں ہو سکتے۔ تمام مخلوق انبیاء کرام کے جمع ہو جائیں تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ اور ہر مسلمان کو ایسا عقیدہ رکھنا چاہیے۔ دوسرے شعریں تو غضب ہی کر دیا کہ (خدا ہستی خدا ہستی) نقل کفر کفر نباشد۔

سمجھ نہیں آئی یہ کسی آٹومیٹک مشین رکھتے ہیں کہ ایک بٹن دبانے سے محمد مصطفیٰ بنارہتے ہیں اور اسی ہی وقت میں خدا بنا دیتے ہیں۔ یہ مذہب ہے یا کوئی تائید ہے جس کو دیکھ کر منہ دھبی شرعاً جائیں کہ جس حد کہ یہ پہنچ گئے ہیں۔

حضرات! میں اولیاء اللہ کا منکر نہیں ہوں۔ اولیاء اللہ کو اپنی آنکھوں میں جگہ دینے کو تیار ہوں۔ ولی وہ جو خدا اور رسول کا راستہ بتائے۔ یہ نہ ہو کہ کبھی خدا بن بیٹھے اور کبھی محمد مصطفیٰ بن بیٹھے۔ میرے نزدیک مذکورہ بالا شعر کہنے والا کوئی آدم نما ابلیس ہے یا اپنے وقت کے ملحدوں میں سے ایک ملحد اور زندقہ ہے۔ نیز انتہائی درجہ کابلے دین و بدکار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے شیطانوں کے پنجے سے بچنے کی توفیق دے اور دین حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

خدا کا عورتوں کے ساتھ جماع کرنا۔ لواطت
کرنا اور مفعول بننا ممکن ہے۔ (نقل کفر کفر نباشد)

حاجی شریک و بدعت، حاجی توحید و سنت مولوی احمد رضا خاں بریلوی
تو اللہ وجہ اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے یہ عقیدہ قاطع شرک و بدعت حاجی
توحید و سنت امام المجاہدین حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ کی طرف منسوب کیا۔
حالانکہ اپنے عقیدہ کے اظہار کا محض ایک دریعہ تھا۔ ایک محمد اور زندقہ مولوی
احمد رضا خاں بریلوی کے فتاویٰ رضویہ کی ناپاک عبارت ملاحظہ فرمائیں۔
”ایسے کو خدا کہتا ہے جسے مکان، زمان، جہت، ماہیت، ترکیب عقلی سے پاک
کہنا بدعت حقیقہ کے قبیل سے ہے اور صریح کفر و کفر کے ساتھ گھسنے کے قابل ہے۔
اس کا بچا ہونا کچھ ضرور نہیں۔ جھوٹا بھی ہو سکتا ہے۔ ایسے کو کہ جس کی بات پر اقباء
نہیں۔ نہ اس کی کتاب قابل استناد، نہ اس کا دین لائق اعتماد، ایسے کو کہ جس
میں ہر عیب و نقص کی گنجائش ہے جو اپنی شینخت (ڈرائی اور پیڑی) بنی رکھنے
کو قصداً عیبی بننے سے بچتا ہے چاہے تو ہر گندگی میں آلودہ ہو جائے۔ ایسے کو
جس کا علم حاصل کئے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کا علم اس کے اختیار میں ہے چاہے
تو جاہل رہے۔ ایسے کو جس کا بہکنا، بھون، سونا، اذگھنا، خائل ہونا، ظالم ہونا
حتیٰ کہ مرجا یا سب کچھ ممکن ہے۔ کھانا، پینا، پوشیا کرنا، پاخانہ پھرنا، ناچنا،
تھرکنا، نٹ کی طرح کلاکھینا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت (لوٹڈے بازی)
جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا، حتیٰ کہ محنت کی طرح خود مفعول بننا کوئی

خجانت کوئی فصاحت (رسوائی) اس کی شان کے خلاف نہیں، وہ کھانے کا نہ
 اور بھرنے کا پیٹ اور مردی اور زنی کی علامتیں د یعنی اکثر ناسل اور شرم گاہ
 بالفعل رکھتا ہے۔ محمد صمد کے معنی بے نیاز کے بھی ہوتے ہیں نہیں جو خدا
 کلکل دکھو کھلا ہے سبوح و قدوس نہیں غنشی شکل دکھرا اور بیچرا ہے یا کم ہے
 کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا ہے اور یہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو جلا بھی سکتا ہے۔
 ڈوب بھی سکتا ہے۔ زہر کھا کر یا اپنا گلا گھونٹ کر، بندوں مار کر خود کشی بھی کر سکتا
 ہے۔ اس کے مال باپ جو رو (بیوی) بیاب ممکن ہیں بلکہ مال باپ ہی سے
 پیدا ہوا ہے۔ رب کی طرح پھیلتا اور شعل ہے، برہما کی طرح چو کھلے۔ ایسے
 کو جس کا کلام فنا ہو سکتا ہے جو بندوں کے خلاف کے باعث جھوٹ سے بچتا
 ہے کہ کہیں مجھے جھوٹا نہ سمجھ لیں۔ بندوں سے چہرہ اچھا کر، پیٹ بھر کر جھوٹ
 بک سکتا ہے۔

الطایب النبوی فی الفتاویٰ الرضویہ ج ۱ ص ۹۱
 مطبوعہ سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈیکوٹ، فیصل آباد :

ہر شریف اور باحیا انسان اس گندی اور غلط عبارت کو دیکھ کر اندازہ لگا
 سکتا ہے کہ کیا دنیا کی کوئی عقیذہ گالی ایسی رہ جاتی ہے جو عجم شیطان۔ خبیث
 دوراں، احمق زماں، بنام زمانہ عبد اللہ ابن سلیم ہودی کی اولاد مولوی احمد رضا
 خاں بریلوی نے رب ذوالجلال کو نہ دی ہو۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)
 اور ملاحظہ کیجئے کہ شرم دھیا کو بالائے طاق رکھ کر کس دیدہ دہنی کا ثبوت
 اعلیٰ حضرت بریلوی نے دیا ہے اور اس گندی اور ناپاک عبارت کے حاشیہ پر قاطع
 شرک و بدعت حامی توحید و سنت حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی کتاب یک روزی وغیرہ کے جھوٹے حوالے دیے ہیں اور بعض دیگر حضرات کی بعض کتابوں کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ مگر ان مذکورہ بالا ناپاک اور خبیث باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی ان بزرگوں کی کسی ایک کتاب میں موجود نہیں ہے۔ یہ سب کچھ آدم زنا ابلیس رسولؐ زمانہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی صاحب کی طبیعت اور پیٹ کی پیداوار ہے اور خالق و مخلوق کے شرم و حیلے سے بے پروا ہو کر انہوں نے یہ سب گندی باتیں لکھی ہیں۔ پروردگار کی بلند ذات پاک کو (معاذ اللہ) گالیاں خود دی ہیں اور دوسروں پر یہ تھوپنے کی ناکام اور بیجا سعی کی ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں حالانکہ وہ بزرگ خود بھی اور ان کی کتابیں بھی ان ناپاک عقائد و نظریات سے قطعاً سراسر اور یقیناً منزہ ہیں۔ اس سے خود اندازہ لگائیں کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے کس حد تک خدا خونی، دیانت، شرافت، صداقت اور افتاد کی صلاحیت موجود ہے کہ خواہ مخواہ بجز دوسروں کے ذمہ از خود گندے عقائد و نظریات تھوپتے ہیں اور پھر فتویٰ صادر کرتے ہیں گویا کہ مستفتی بھی خود ہیں اور مفتی بھی خود ہیں۔ جب پروردگار کا یہ عالم ہو تو ان کے ماننے والوں میں دیانت، صداقت اور خدا خونی کہاں سے اُٹنے لگی۔

مکمل ہے۔ وزیرے جنیں شہر یارے جنیں

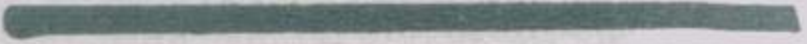
ہم گواہی دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان سب باتوں سے پاک ہے اور اس قسم کا کفریہ عقیدہ کوئی شخص قصور میں بھی نہیں لاسکتا۔ لیکن اس قسم کی نجس عبارت لکھنا، اور عقیدہ رکھنا یہ احمد رضا خاں بریلوی کو ہی منسوب حاصل ہے اور ایسے ملعون شخص کے متعلق رضا خانی امت جلد از جلد فتویٰ صادر فرمائے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان ہے یا کافر۔

نوٹ: فتاویٰ رضویہ کی درج شدہ عبارت کی تفصیل بندہ ناچیز کی کتاب اہل سنت و اہل بدعت کی پہچان میں ملاحظہ فرمائیں۔

اسلام کے خلاف، خدا کے حریف ہیں
 یہ لوگ یادگار و صایا شریف ہیں
 اسلام ان کے دشمن الحاد کا شکار
 مذہب کے اعتبار سے عفو ضعیف ہیں
 فطرت کے اعتبار سے دشنام و انگن
 پیشہ کی رو سے تاجردین حنیف ہیں
 اقصائے چین سے تابہ سوادِ طرابلس
 برطانیہ کی فصلِ ریح و خریف ہیں
 اربابِ دُوں نہاد کی تصویر خانہ ساز
 یارانِ بد زبان کے سیاسی حلیف ہیں
 دوسو برس سے شرک نوازی میں بے مثال
 طُوق کے پیچ و خم کی بنا پر شریف ہیں
 مفتی نہیں، قیہہ نہیں، پیشوا نہیں
 یہ خانزادگانِ بریلی شریف ہیں

(مولانا ظفر علی خان)





توین اب

علیہم السلام



نبی کو انسان کہنے والا کافر ہے؟

احمد رضا بریلوی کی تفسیر کنز الایمان کا اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔
 قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کرام کو بشر کہنے والوں کو کافر
 فرمایا گیا، کنز الایمان مع تفسیر نعیم الدین ص ۵۷ نمبر ۱۳۱۔

یہ کتاب بڑا بہتان اور صریح الزام ہے اللہ کے کلام پر اور دراصل یہ الزام
 خود ذات خداوندی پر ہے کہ خود اپنے کلام میں اپنی تمام مخلوقات میں انسان
 کو صاحب شرف و فضیلت فرمایا اور پھر خود ہی اپنے انبیاء کے برگزیدہ مگر
 کو اشرف المخلوقات کی فہرست سے خارج فرمادیا۔ ہذا بہتان عظیم
 اور سلسلہ بشریت انبیاء آیات قطعہ سے ثابت ہے۔ قرآن پاک نے بیشمار
 مقامات پر یہ بیان فرمایا۔

نصوص قطعہ اس پر دال ہیں، قل انما انابش مشككنا الخ اور حضرت ابراہیم
 علیہ السلام کی دعا و بنا و اجبت فیہم رسولاً من انفسہم الخ
 اور قرآن کریم میں ہے لقد من اللہ علی المؤمنین اذ اجبت فیہم رسولاً
 من انفسہم الخ نیز فرمایا اهل کنت الا بشر رسولاً محمداً اور احوال
 مبارکہ تقریباً درجہ تو اتر تک پہنچی ہوئی ہیں، جن میں اپنے اپنے آپ کو بشر کہا ہے
 اور صحابہ کرام بھی اس بات کے قائل ہیں کہ آپ بشر ہیں۔ مثلاً جب مشرکین نے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ نہ سنی اور مازنا شروع کر دیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آکر فرمایا اتقتلون رجلاً ان يقول دلی اللہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب پوچھا کہ آپ جب گھر میں ہوتے تو کیا حالت ہو کرتی تھی تو فرمایا کان لبس من البشو آپ بشروں میں سے بشر تھے اپنا کپڑا آپ سی لیا کرتے تھے اور بکری کا دودھ خود نکال لیا کرتے تھے، بعد کے علماء میں سے بھی کوئی بشریت کا منکر نہیں ہے بلکہ علماء عقائد نے نبی کی جو تعریف کی ہے اسکی معلوم ہوتا ہے کہ نبی ہوتا ہی انسان ہے۔ مثلاً شرح عقائد نسفی میں ہے۔ البنی هو انسان بعث اللہ تعالیٰ الی الخلق تبلیغ الاحکام اور یہی تعریف خیالی نے کی ہے اور یہی تعریف علامہ عبد الغفور مدامی نے کی اور یہی تعریف باقی کتب میں موجود ہے کسی صاحب فن نے رسول و نبی کی تعریف نور سے نہیں کی بلکہ تمام اس بات پر متفق ہیں کہ نبی اور رسول دونوں انسان ہو کرتے ہیں۔ ہاں نبی اور رسول میں فرق نکھتے ہیں کہ نبی عام ہے اور رسول خاص ہے۔ ہر حال کا رخانہ تکفیر رضا فانی امت سے پہلے کوئی ایسا انسان نہیں گزرا جس نے بشریت کا انکار کیا ہو۔ یہ مختصر دلائل بطور نمونہ ذکر کیے ہیں۔ ورنہ بشریت البنی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں بہت کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ اور لکھی جاسکتی ہیں۔

مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات نے آپ فرمادیا ہے میں تمہاری مثل ایک انسان ہوں
 تمہارے رب بھیج ایک رسول جو انہیں میں سے ہو گئے بے شک اللہ نے احسان
 فرمایا ایمان والوں پر کہ بھیجا ایک رسول کو جو انہیں میں سے ہے نہ ہوں میں ایک انسان رسول

حضور ﷺ کو دیکھنے والے کافر؟

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ علیہ وسلم کے نور کو دیکھنے سے تمام ایمان والے کافر ہو گئے کسی کو اس کی خبر نہیں

فوائد فریدیہ ص ۷۸

اس عبارت کو دیکھنے والے پہلے میرا خیال یہ تھا کہ اصل بدعت کا بغض صرف اہلسنت وجماعت علماء دیوبند سے ہے جب میری نظر سے یہ عبارت گزری تو میرے پاؤں سے زمین نکل گئی اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا کہ خدا معاف کرے کہ یہ زدن لوگوں پر پڑ رہی ہے، ظاہر بات ہے کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ایمان والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نور سے مراد ضرور نور ہوتا اور رسالت ہو سکتا ہے، افسوس صد افسوس کہ صحابہ کرام کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا بہت بڑی بدعتی ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس قسم کے گمراہوں سے بچائے۔

نیز یہ کہنا کہ اس کی خبر بھی کسی کو نہ ہوئی۔ خیر اس زمانے میں تو کسی کو پتہ نہ چلا اب چودہ سال گزرنے بعد بریلویوں کو کیسے خبر ہو گئی کہ سب کے سب کافر ہو گئے۔

یہ سچ ہے دروغ گور حافظہ نبی اللہ

میرے گمان میں دراصل یہ لوگ شیعوں کی طرح دین کے دشمن ہیں۔ جیسا کہ شیعہ صحابہ کرام جو کہ دین محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے شاہد اول ہیں کو مرتد و کافر کہتے ہیں۔ یہ بھی ان کی طرح دین کے دشمن ہیں۔ صحابہ کرام کے متعلق ایسا غلط عقیدہ رکھتے ہیں ایسا غلط عقیدہ رکھنے والا میرے نزدیک بے دین اور بد مذہب ہے بلکہ بریلوی مذہب والے شیعوں سے بھی بڑھ گئے ہیں کیونکہ وہ پھر بھی کچھ صحابہ

کو سمان سمجھتے ہیں۔ لیکن میرا مخی طلب کے کیا کہنے ایک کو بھی باقی نہ رکھا۔
اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صحابہ کرام کے ساتھ دلی محبت پیدا فرمائے اور رضا خانیت کی
تمام سازشوں سے امت مسلمہ کو بچائے آمین۔

نورانی کو دیکھنے والے صحابی؟

جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ شاہ احمد نورانی فیصل آباد تشریف لائے اور
اپنے والد ماجد شاہ عبدالعلیم صدیقی کی یاد میں منعقدہ ایک جلسہ سے خطاب کیا تو اس جلسہ
میں فرقہ وارانہ تعصبات کو ابھارنے کا خاص اہتمام کیا گیا جیسا کہ انجٹ الکائنات بریلوی
ملاؤں کا طریقہ ہے۔ اس مقصد کے لیے اسٹیج سیکرٹری نے پروفیسر سعید احمد کو دعوت
دی کہ وہ ایک قرارداد پیش کریں مگر موصوف نے قرارداد پیش کرنے کی بجائے ایک
طویل تقریر کر ڈالی جس میں اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کے خلاف زبان درازی کی گئی،
اور اہل حق کے خلاف زہر اگلا گیا جب پروفیسر سعید کی زبان علماء دیوبند کو گالی گلوچ دینے
سے بند ہوئی تو اسٹیج سیکرٹری نے شاہ احمد نورانی کو دعوت خطاب دیتے ہوئے ایسے
الفاظ کہے کہ جس سے شاہ احمد نورانی کی تعریف کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
توبین کر بیٹھا۔ اصل الفاظ ملاحظہ فرمائیں،

”شاہ احمد نورانی اپنے عظیم باپ کے عظیم فرزند ہیں اور میں یہ کہنے میں باک
محسوس نہیں کرتا کہ شاہ احمد نورانی صدیقی کا نورانی چہرہ دیکھنا موجودہ دور
میں حضور پر نور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کرنے کے برابر ہے“

(اسلامی جمہوریہ ۳ اکتوبر ۱۹۷۸ء لاہور)

میرے سستی سستی بھائیو! اسٹیج سیکرٹری نے نورانی صاحب کے حق میں وہ الفاظ کہے

ہیں جن سے واضح طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی کا ثبوت ملتا ہے، کیوں کہ مذہب اسلام کا اصول ہے کہ جو شخص ایمان کی حالت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے تو وہ صحابی کہلاتا ہے، تو جب نورانی صاحب کی زیارت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے برابر ہے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اور جلسہ گاہ میں بیٹھے والے بھی مسلمان تھے، گویا یہ سب صحابی ہوئے؟ کف ہے ایسے بدعتی ملعون پر کہ جس نے اپنی زبان سے ایسے الفاظ نکلے ہیں۔ اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ ایسے ناپاک الفاظ نکلنے والی زبان منہ میں رہتے کے قابل نہیں، ایسی گستاخ زبان کو منہ سے نکال کر گندگی کے ڈھیر پر پھینکنا چاہیے تھا کیونکہ کوئی مسلمان بھی ایسی ناپاک جسارت نہیں کر سکتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی یہ بریلویوں کا ہی طرہ امتیاز ہے۔ تمام مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور عیساکہ ارشاد نبوی ہے انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحديث) اور جس شخص نے یہ کہا کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی ہے، وہ کافر ہے۔ جیسا کہ تفسیر جلالین میں تصریح ہے، اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں کی

زیارت کرنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے برابر ہے اور جس کے متعلق ایسی بات کہی جائے وہ زندہ ہو، موجود ہو، اس کے منہ پر یہ توہین آمیز جملہ کوئی عقل سے ماری عقیدہ مند کہے اور وہ گونگا شیطان بن کر اس کو نہ ٹوکے تو وہ کون ہوگا؟ عقل و دانش اور دین و مذہب کا فتویٰ تو بڑا واضح ہے کہ نبی علیہ السلام تو کچھ کسی غیر صحابی کو صحابی کے برابر سمجھنا بھی صریح گستاخی ہے ادنیٰ بلکہ کافرانہ طرز عمل ہے، لیکن اس اس موقع پر ہم ان متدعیان سنیت اصدعویہ لان حشقی رسالت سے سوال کریں گے کہ وہ ایسے شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

یہ بات جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ نورانی میاں کے متعلق اُن کے ایک غالمی
 عقیدہ مند نے فیصل آباد کے ایک جلسہ میں برسرِ منبر ان کی موجودگی میں کہی، نورانی صاحب
 مطہن و مسرور گری پر بیٹھے رہے، اس گستاخ و بے ادب کو نہ ٹوکا نہ بعد میں اپنی
 تقریر میں تردید کی، نہ اب تک ان کی طرف سے ایسی تردید سامنے آئی ہے۔
 دنیا بھر کے علماء و صلحاء، محدثین و مفتیین اور مجاہدین و اربابِ حق پر
 گستاخی رسول کا طعن دھرنے والے اس سوال کا جواب دیں ورنہ صبحِ قیامت
 ذلت و خواری کے سوا پتلے کچھ نہ پڑے گا۔

شانِ رسالت کو باز پچھڑا اطفال بنانے والوں کا۔ یومِ حساب قریب

ہے ہے

کے خبر تھی کہ لے کے چراغِ مصطفویٰ
 جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی، بُو لہجے
 (اقبالؔ)



شرم تم کو مگر نہیں آتی

حضرات! رضا خانیوں کے عشق رسولؐ کا اندازہ لگائیں کہ شام احمد نورانی اور مولوی احمد رضا خان بریلوی وغیرہ کی فضیلت ظاہر کرنے کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کیسا توہین آمیز من گھڑت واقعہ بیان کیا ہے۔

انمولوی محمد دیونس صاحب متعلم جامعہ حنفیہ، رضویہ، سراج العلوم گوجرانوالہ

بتاریخ ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ مطابق ۶ رجون بروز بدھ دوپہر کے وقت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی کی تقریر سننے اور استقبال کرنے کے سلسلے میں دوسرے حضرات کے ساتھ میں بھی ریلوے اسٹیشن پر گیا اور وہاں کے پراسن ماحول میں پیپلز پارٹی کے ہنگامہ اور اور فائرنگ و پتھراؤ کا میرے دل میں گہرا اثر ہوا، اس وقت سے رات کو سونے سے پہلے ایک طبیعت سخت پریشان رہی، مولانا شاہ احمد نورانی کا چہرہ بار بار میری نظروں میں گھومتا اور میرے دل کو زیادہ بے چین کرتا رہا۔ انہی خیالات میں محو ہو کر سو گیا، تقریباً سحری کا وقت ہو گا کہ میں نے یہ خواب دیکھا۔

خواب میں ایک باغ میں کھڑا ہوں، باغ کچھ ایسا عجیب و غریب ہے کہ ظاہر میں کبھی دیکھنے میں نہیں آیا، باغ میں بے انتہا مخلوق جمع ہے، درختوں میں بیشمار پھل ہی پھل نظر آ رہے ہیں اور بہت نزدیک نزدیک مگر کسی کو توڑنے کی مجال نہیں، باغ کے اجتماع میں علماء میں سے مجھے حضرت مولانا محمد عمر صاحب اچھروی، مولانا محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی، مولانا محمد شریف صاحب نوری قصوری، مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب اور ان سب کے درمیان حضرت مولانا شاہ احمد نورانی کھڑے نظر آئے۔

نزول تخت

اچانک ایک منور درختان تخت آسمانوں سے اس باغ میں اترتا ہوا نظر آیا، تخت پر ایک نورانی بزرگ تشریف فرما ہیں اور اُن کی دونوں جانب چار اور حضرات بھی ہیں، مجمع نے تخت آما دیکھ کر یا مَحَمَّدُ یا مَحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وسلم) پکارنا شروع کر دیا، میں نے ایک قریب کھڑے صاحب سے پوچھا یہ کون شخصیتیں ہیں تو اُس نے بتایا نادان تجھے معلوم نہیں کہ غریبوں کے والی، یتیموں کے آما دمولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور یہ دوسرے چار حضرات حضور کے چاروں یار و خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم ہیں، جب میں نے ایک گروہ بزرگان کی بابت استفسار کیا تو اس نے بتایا کہ یہ اولیاء اللہ اقطاب و ابدال حضرات کا اجتماع ہے اور درمیان میں حضرت غوث الاعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تشریف فرما ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کے بعد اس باغ میں ہر جانب ایسا نورانی نور نظر آنے لگا جس کے بیان کرنے سے میں عاجز ہوں، میں نے اس نور میں ایسے پرندے بھی دیکھے جو زمین و آسمان کے درمیان بغیر سہارا کے موجود ہیں اور حرکت بھی نہیں کر رہے، جملہ حاضرین بھی کھڑے ہیں کوئی بھی بیٹھا ہوا نہیں۔

استقبال قدم بوسی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری پر مولانا نورانی اور دیگر علماء کرام استقبال اور قدم بوسی کے لیے بڑھتے نظر آئے اس دوران نورانی میاں کا عمامہ سر سے گر گیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اٹھا کر دوبارہ ان کے سر پر رکھ دیا اور اپنے دست مبارک سے اُن کو شاباش دی۔ اور علماء سے فرمایا مجاہد و کھڑے ہو جاؤ، پھر مجمع کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ میری کائنات کے مجاہد ہیں جن کے متعلق میں نے فرمایا کہ وہ انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہیں۔ پھر آپ کے ارشاد پر حضرت نورانی صاحب نے اس اجتماع میں تقریر فرمائی۔ دوران تقریر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ”ٹھیک ہے، ٹھیک ہے“ کے جملے بھی ارشاد

فرمائے، نورانی صاحب نے اپنی تقریر میں ایک جملہ یہ بھی کہا، اے میرے آقا کیا آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت ملی ہے اور کیا کوئی اور بھی نبی بن سکتا ہے؟ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فہامی واقعہ نے ارشاد فرمایا:-

”نہیں جو میرے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر اور جھوٹا ہے یا“

نورانی صاحب نے عرض کیا ہم اسی لیے ایسے لوگوں کی علیحدگی و اقلیت قرار دینے کی جدوجہد کر رہے ہیں، نورانی صاحب نے آخر میں کہا کہ یہ میرے وہ آقا ہیں کہ جب مدینہ منورہ جلوہ گر ہوئے تو اہل مدینہ نے اس طرح غیر مقدم کیا کہ

طلع البدر علینا من ثنیات الوداعی

وجب الشکر علینا ما دعی اللہ داعی

مجدد مائتہ حاضرہ | ان کی تقریر کے بعد حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نحیف سے بدن مگر بڑی پیاری سی شکل کے ایک بزرگ کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا، یہ اسجد رضا خاں بریلوی ہیں جو چودہویں صدی میں میری امت کے مجدد ہیں اور انہوں نے ہماری شان میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے ایک عربی نعت شریف پڑھی۔

بعد ازیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے یہ نعت شریف سنائی۔

گشاؤ اشک بر سائے مدینہ یاد آئی ہے

سماں ساون کا دکھلاؤ مدینہ یاد آئی ہے

اس کے بعد حضرت نورانی صاحب نے سلام پڑھایا اور چند اشعار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے پڑھے، بعد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشارہ فرمانے

پر مولانا شاہ احمد نورانی نے سرکار کے وسیلہ سے دعا کی اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
جہنم فرماتے رہے، اس کے بعد وہ نورانی تخت اور نظارہ میری آنکھوں سے اوجھل
ہو گیا۔ (کتابچہ شاہ احمد نورانی ص ۱۵ تا ص ۱۵۲) مطبوعہ گوجرانوالہ۔

قارئین کرام! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا
تقریر کرنا تو درکنار آپ کی موجودگی میں اونچی آواز سے بولتے بھی نہیں تھے بلکہ ایک دوسرے
کے ساتھ پست آواز سے بات چیت کرتے تھے اور رب ذوالجلال کا حکم یہ ہے کہ بغیر دو
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سنانے بلند آواز سے نہ بولو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا
لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ
لَا تَشْعُرُونَ (سورة الحجرات پ ۲۶)

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں بغیر نبی کی آواز سے مت بلند کیا کرو اور
اور نہ اُن سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے
ہو کبھی تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور تم کو خبر بھی نہ ہوگی۔

رضا خانیوں نے اپنے نام نہاد مجدد اور مکروہ چہرے والی سرکارِ نورانی کو ممتاز کرنے
کے لیے یہ حرکت کی اور افسانوی خواب گھڑانا کہ لوگوں کو باور کرا سکیں کہ ہمارے ملاؤں کی
شان بہت اونچی ہے اور ان دشمنانِ اسلام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے میں
قبولِ حشر کا کوئی نقشہ سامنے نہیں رکھا اور نہ کوئی عام مسلمان بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں
ایسا ناپاک واقعہ تحریر نہیں کر سکتا۔ بات دراصل یہ ہے کہ جب رضا خانیوں نے کوئی بات کی
تو ان کی ہر بات سے گستاخی کی بُہی آئی۔

طرفہ تماشہ دیکھئے کہ رضا خانی لکھتے ہیں کہ نورانی میاں کے سر سے عمامہ گر گیا تو حضور
نبی کریم نے اٹھا کر نورانی کے سر پر رکھ دیا، اس میں سراسر بغیر علیہ السلام کی سخت توہین ہے اور

اس کے ساتھ یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نورانی تقریر کرتے رہے اور نبی علیہ السلام ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، کے الفاظ سے تصدیق فرماتے رہے، یہ بہت بڑی گستاخی ہے کہ کوئی نام نہاد امتی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں تقریر کرے یہ بہت بڑی بدنیتی کی بات ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے عظیم المرتبت صحابی آپ کی موجودگی میں مصلیٰ پر جانے کی آپ کے فرمانے کے باوجود جرأت نہ کریں اور یہاں تقریریں ہوں؟
 شرم..... شرم..... ع

خداے چہرہ دستان سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

اس کے ساتھ ہی رضا غانیوں سے سوال ہے کہ حضور علیہ السلام کے متعلق تمہارا خود ساختہ عقیدہ حاضر و ناظر کہاں گیا؟ جب پی، پی، پی ویلن پارٹی والے نورانی صاحب کو پتھر مار رہے تھے اس وقت حضور کہاں تھے اور آپ نے نورانی میاں کا دفاع کیوں نہ کیا؟ علاوہ ازیں اس من گھڑت خواب کے مقابل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں: - من سب الانبیاء قُتِلَ۔۔۔ الخ (الحديث) جو شخص انبیاء کرام کی توہین کرے اُسے قتل کیا جائے۔

خدا تعالیٰ ایسی ناپاک جسارت سے ہر مسلمان کو بچائے، آمین ثم آمین۔



عیسیٰ مسیح فیل ہو گئے؟

سوال: مسیح علیہ السلام لوگوں کی ہدایت کے لیے اتریں گے، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آئیں گے پس افضل کون؟

جواب: دوبارہ وہی بھیجا جاتا ہے جو پہلی دفعہ ناکامیاب رہے، امتحان میں دوبارہ وہی لوگ بلائے جاتے ہیں جو فیل ہوں۔ حضرت مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب رہے اور یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے۔ اس لیے ان کا دوبارہ آنا تلافی مافات ہے۔

قارئین کرام: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمانوں پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں آپ کا واپس تشریف لانا ایک قطعی اور یقینی مسئلہ ہے۔ عند اللہ اس کی ہزاروں مصلحتیں اور حکمتیں ہیں جن کا علم اللہ رب العزت کے سوا کسی کو نہیں مگر اس سب کچھ کے باوجود مذہب اسلام اس قسم کی سنگین گستاخی کی قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ کوئی بریلوی ملا اللہ رب العزت کے برگزیدہ نبی کو ناکامیاب اور بزدل یا فیل قرار دینے لگے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

کوئی نبی نہ تو اپنی نبوت میں ناکام ہوتا ہے نہ ہی فریضہ رسالت کی ادائیگی

میں کسی طرح کی کوتاہی کرتا ہے۔ اور نہ ہی کسی دنیوی طاقت، گروہ یا جماعت سے ڈر کر تبیلغ دین کو سرانجام دینے سے کسی لمحے رکتا ہے۔ کیوں کہ اس طرح تو حق تعالیٰ کے علم، انتخاب یا قدرت پر اعتراض لازم آتا ہے کہ وہ کیسا خدا ہے جس نے فریضہ رسالت جیسے اہم منصب کے لیے ان لوگوں کا انتخاب کیا جو اتنے نااہل، کم ہمت اور معاذ اللہ بزدل تھے جو اپنا کام بخیر و خوبی سرانجام نہ دے سکے اور فیل ہو گئے۔

پھر یہ کتنی ستم ظریفی کی بات ہے کہ احمد رضا خاں صاحب اپنے آپ کو تو بڑا کامیاب اور انگریز کی طرف سے سپرد کیے گئے اپنے فریضہ تکفیر میں بڑے سرخرو و سمجھتے ہیں لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اس طرح کی گھٹیا زبان استعمال کرتے ہوئے انہیں ذرہ برابر بھی شرم و حیا محسوس نہیں ہوتی پھر ذرا یہ نکتہ بھی قابلِ غور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے نزدیک تو قابلِ احترام اور فریضہ تبیلغ کی ادائیگی میں ان کی ماعی بھی قابلِ تعریف ہیں۔ البتہ یہودیوں کے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی مرتبہ و مقام نہیں بلکہ یہودی تو آپ کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں تو رومحید صفا کا روحانی علمی اور نظریاتی سلسلہ نسب کہیں یہودیوں سے تو ملتا ہے یہی کہ انہوں نے انسی بڑی جسارت کا مظاہرہ کر لیا اور نہ کوئی مسلمان تو اس قسم کی بات سوچ بھی نہیں سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گلاں میں ہے۔

مَنْ سَبَّ الْأَنْبِيَاءَ قَتَلَهُ وَمَنْ سَبَّ الصَّحَابَةَ جُلِدَ - الحديث

جو شخص انبیاء کی توہین کرے اسے قتل کیا جائے اور جو صحابہ کرام کی توہین کرے اسے دُرے مارے جائے۔

نوٹ:- درج شدہ عبارت جامع الفتاویٰ المعروف انوار شریعت کے بارے میں بندہ ناچیز کی کتاب اہل سنت و اہل بدعت کی پہچان کا مطالعہ فرمائیں۔

نبی سے زیادہ پیر کا حسن

روئے یوسف سے فزول تر حسن روئے شاہ ہے
پشت آئینہ نہ ہو انباز روئے آئینہ
حدائق بخشش ج ۲ ص ۴۳

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حضرت یوسف علیہ السلام سے بھی زیادہ حسین ہیں
آئینہ کی پشت آئینہ کے چہرے کی کیے مہر ہو سکتی ہے۔

یہاں پراعلیٰ حضرت بریلوی نے آئینہ کی پشت کو حضرت یوسف علیہ السلام
کا چہرہ قرار دیا ہے۔ اور آئینہ کے چہرہ کو حضرت عبدالقادر جیلانی کا چہرہ کہا ہے
اسلامی عقائد کے مطابق یہ بات بڑی واضح ہے کہ کوئی ولی اپنی تمام تر ولایت
اور فضیلت کے باوجود کسی درجہ اور کسی پہلو کے اعتبار سے کسی نبی سے افضل
تو کجا کسی نبی کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔ حضرت یوسف علیہ السلام جلیل القدر نبی ہیں
اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ ایک ولی اور اُمتی؛ حضرت شیخ کی ولایت
فضیلت اور مرتبہ و مقام بہت بلند ہے لیکن آپ کو کسی نبی کے برابر قرار دینا یہ بہت
بڑا ظلم ہے چر جائیکہ اُن کے حسن کو حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن سے فزول
تر (بہت زیادہ) قرار دیا جائے۔ ولی کی تعریف کرتے ہوئے نبی کی توہین کا پہلو
اختیار کرنا یہ رضا خانی فلسفے میں تو کوئی مستحسن فعل ہو سکتا ہے۔ لیکن اسلام

اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

چونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے فَلَمَّا دَانِيْنَهٗ اَكْبَرُ مِنْهُ وَقَطَعْنَ اَيْدِيَهُنَّ
اس آیت میں اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام کے حُسن و جمال کی تعریف فرما رہے
ہیں کہ مصر کی عورتوں نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو ان کے حسن و جمال
پر ایسی مست ہوئیں کہ انہوں نے پھلوں کو کاٹنے کی بجائے پھریوں سے اپنے ہی
ہاتھوں کو کاٹنا شروع کر دیا اور اس کے برعکس اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں کہ
حضرت شیخ عبد القادر جیلانی حضرت یوسف علیہ السلام سے زیادہ حسین و جمیل
تھے۔ (اہل قاریین کو نام خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ توہین انبیاء علیہم السلام اور
گستاخی رُسل کا مرتکب کون ہو رہا ہے؟)

حسن یوسفؑ سے کیسے مصر میں انگشت زناں
سرکھاتے ہیں تیرے نام پر مردانِ عرب

بچے پیر کا سوالی ہے؟

بریلویوں کے مجدد صاحب شیخ عبد القادر جیلانی کی مدح
سوالیٰ کو تے ہوئے یوں ہذیان کے مرتکب ہوتے ہیں۔

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا عورت
وہ کچھ بھی ہوا تیرا سائل ہے یا عورت
حدائقِ بخشش ۷۶ ص ۷

اس شعر میں پہلے آپ دو لفظوں کا مفہوم ذہن نشیں فرمائیں۔ اس کے بعد مراد شاعر کا تعین خود بخود ہو جائے گا۔ پہلے لفظ ہے مساک کہ جو صوفیائے کرام کی اصطلاح میں زاہد و عابد اور مجاہد و ریاضت کرنے والے پر پولا جاتا ہے اور مراد اس سے اولیاء کرام ہوتے ہیں۔ اسی لئے طریق ولایت کو سلوک اور سے اپنانے والوں کو اہل سلوک کہتے ہیں۔

دوسرا لفظ واصل: پہنچا ہوا یا پہنچنے والا مگر صوفیائے کرام کی اصطلاح میں ان لوگوں کو واصل کہتے ہیں۔ جو خداوند کریم کی قربتوں تک پہنچ چکے ہوں یعنی انبیاء کرام۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مساک سے اولیاء کرام اور واصل سے انبیاء عظام مراد ہوتے ہیں۔ اب اعلیٰ حضرت بریلوی کے شعر کا ترجمہ کیجئے جو یوں ہو گا کہ اے غوث انبیاء کرام ہوں یا اولیاء کرام وہ سب کے سب آپ کے در کے سوالی اور بھکاری ہیں۔ اب آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ کیا اس ایک ہی شعر میں بریلویوں کی فرضی محبت کا بھرم ختم نہیں ہو جاتا؟

پیر نی سے بلند ہے؟

بریلوی مذہب کے بانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی مدح و منقبت میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ آپ کو آسمان معرفت کا چاند بنا کر لقیہ تمام مخلوق کو بشمول فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ضیا پاشیوں سے فیض یافتہ یقین کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

ہم توئی قطب جنوب و ہم توئی قطب شمال
نے غلط کر دم محیط عالم عسراں توئی

حدائق بخشش ۲۲ ص ۸۱

یعنی اے شیخ عبد القادر جیلانی آپ شمال و جنوب کے قطب ہیں اور
اگلے مصرعہ میں کہتے ہیں کہ نہیں۔ میں نے آپ کو صرف شمال و جنوب کے قطب
کہہ کر غلط حرکت کی ہے بلکہ آپ تو معرفت و خدا شناسی کی تمام دنیا کو گھیرے
ہوئے ہیں۔

ناظرین اگر آپ تھوڑی سی غور و فکر فرمائیں گے تو آپ پر واضح ہو جائے
گا کہ اس شعر میں خطی اعلیٰ حضرت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کا ارتکاب
کیا ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ کے سوا کچھ ہے وہ دنیا ہے اور اسی دنیا میں نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں۔ اور اعلیٰ حضرت بریلوی نے حضرت شیخ
عبد القادر جیلانیؒ کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ آپ تمام دنیا کو معرفت و
خدا شناسی میں گھیرے ہوئے ہیں۔ یعنی تمام دنیا سے معرفت میں بڑھے ہوئے
ہیں۔ تو گویا حامی بدعت ماحیٰ سنت اعلیٰ حضرت بریلوی نے حضور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے بھی شیخ عبد القادر جیلانیؒ کو معرفت و خدا شناسی میں بڑھا ہوا کہا ہے
جو سخت کفر ہے نیز اس شعر کے آخری مصرعہ میں اعلیٰ حضرت بریلوی کی جلی بساط بھی
واضح ہو گئی کیوں کہ نے غلط کر دم، خود غلط ہے، بلکہ اس جگہ غلط گنہگار ہے
تھا۔ اس شعر میں آپ نے دیکھ لیا کہ بریلویوں کے خطی ملا علی حضرت بریلوی شیخ
عبد القادر جیلانیؒ کی تعریف کرتے ہوئے اتنے آگے نکل گئے کہ خود سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہوئے اور ایک مقام پر رضا خانی امت کا مولوی اہلسنت

والجماعت علماء دیوبند کی تردید میں اپنی اندھی قلم اس طرح چلاتے ہیں کہ جنہیں ان کے پیروں میں معرفت میں نبی علیہ السلام سے بھی فائق مانتے ہیں وہ انہیں کو بے دین قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ فطرتی مشرک احمد یار خاں گجراتی لکھتے ہیں کہ:-
خدا تعالیٰ کی صفات واجب ہیں نہ کہ ممکن۔ لہذا خدا کے لئے ممکن
کہنا بے دینی ہے۔ جاء الحق صد ۹۹

ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بغیر باپ کے پیدا فرمادیں اور ہو سکتا ہے کہ باپ کے ہوتے ہوئے بھی کسی کو بیٹا نہ دیں اور ہو سکتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ایک گنہگار کو بغیر عذاب دیے جنت میں داخل فرمادیں۔ رضا خانی امت کے مولوی فطرتی مشرک احمد یار خاں کہتے ہیں کہ ایسے تمام جملے بے دینی پر مبنی ہیں اور شیخ عبد القادر جیلانی فطرتی مشرک احمد یار خاں کے فتوے کے برعکس یوں فرماتے ہیں کہ

”اگر وہ چاہتا ہے تو اس کو ترک کر دیتا ہے اور ایسا کرنا اس کی قدرت میں ہے اور ممکنات و موجودات سب چیزوں پر اپنی عام قدرت سے اختیار رکھتا ہے۔“ غنیۃ الطالبین صد ۱۲۵

تو رضا خانی امت کے مولوی فطرتی مشرک احمد یار خاں کے فتوے سے شیخ جیلانی عیاذ باللہ بے دین ٹھہرے اب آپ ہی بتائیں کہ ان لوگوں کو یا گل احمد کہوں یا کافر؟

بیچارہ اعلیٰ حضرت بریلوی مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نا آشنا !
تمام زندگی مختلف امراض میں مبتلا رہے اور اہل حق کے خلاف سازشوں کی جگر بند یوں میں الجھنے کے سبب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رعیتوں کو لغو مطالعہ نہ کر سکا اور شیخ عبد القادر جیلانی ”کو عالم معرفت کے اوج و ارتقا تک یوں پہنچا دیتا

ہے جس سے نبی علیہ السلام کی واضح امانت کا یقین ہو جاتا ہے اگر وہ اس نبی اور معرفت و خدا شناسی کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کو بنظر عینی دیکھ پاتا تو اسے یہ کہنا پڑتا کہ آپ کی ذات کو زیر بحث لانا ہی فضول ہے۔ آپ کی ذات جہاں جہاں سے گذر گئی وہ مقامات بھی معرفت خداوندی کے شاہکار بن گئے۔ آپ جس پانی سے اپنے موئے مبارک دھولیں وہ زبانِ حال سے یوں کہنے پر مجبور ہے

برق ہر موج میں ہے زلف ہی کا مزاج

جب سے وہ دریا پہ آکر بال اپنے دھو گیا
اور سورج کے سجاری جو اس کی شعاعوں اور کرنوں کو دیکھ کر اس کے گردیدہ ہو چکے ہیں۔ اگر ایک نظر ہمارے آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لے
پھر آفتاب کو دیکھیں نہ آفتاب پرست
برق جو یار کے رخسار آتشیں کو تکس

پیر کے پاس حضور کی مہری

اعلیٰ حضرت بریلوی اپنی مایہ ناز کتاب میں لکھتے ہیں۔

ولی کیا مرسل آیتیں خود حضور آیتیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث حدائق بخشش
خواباں چو گل بو عطر عبدالقادر
اعیان رسل بو عطر عبدالقادر
حدائق بخشش ج ۲ ص ۲۷

دلی کا ایک مقام ہے یہاں تو پیغمبر بھی بلکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آئے غوث پاک آپ کی وعظ کی مجلس میں حاضری دیتے ہیں۔

اس شعر میں تو احمد رضا بریلوی نے حد ہی کر دی۔ تمام دنیا کا مرکز حضرت عبدالقادر جیلانی کو قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ تمام دنیا کا مرکز تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات ہے۔ احمد رضا خان بریلوی دراصل نبی علیہ السلام کی ختم نبوت کے قائل نہ تھے۔ اس شعر میں اسی اجراء نبوت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ بندہ خدا کو ذرا بھی شرم و حیا نہ آئی، اتنی بڑی دلیری بغیر دلیل کے کیے کی جا سکتی ہے۔ مسئلہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا ہے کسی اور کے بارے میں کہتے تو ہم گرفت بھی نہ کرتے کجا فحشائے کائنات کی رفعت اور کجا شیخ عبدالقادر جیلانی۔ گرد و روں شیخ عبدالقادر جیلانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک کے تسے پر قربان کہے جا سکتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی تو آپ کے غلاموں کے غلاموں کے غلام تھے۔ ان کی محفل و وعظ کو عظمت دینے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کا ذرا برابر بھی خیال نہ کیا۔



شکاری نجس؟

بریلوی مذہب کے مشہور مولوی احمد یار بکراتی اپنی مایہ ناز تفسیر جارا الحق میں لکھتے ہیں۔

”قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ“ اے محبوب فرمادو کہ تم جیسا بشر ہو، نیز اس آیت میں کفار سے خطاب ہے، چونکہ ہر چیز اپنی غیر جنس سے نفرت کرتی ہے لہذا فرمایا گیا کہ اے کفار تم مجھ سے گھراؤ نہیں میں تمہاری جنس سے ہوں یعنی بشر ہوں۔ شکاری جانوروں کی سی آواز نکال کر شکار کرتا ہے، تفسیر جارا الحق ص ۱۵۶

یہ بات کہ جنس غیر جنس سے نفرت کرتی ہے۔ اس لئے آپ نے اپنے آپکو بشر کہا ہے۔ مشرکین مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جنس سے مانتے تھے جگہ صرف مسدود توحید میں تھا۔ وہ بھی آپ کی طرح اس بات کے قائل تھے کہ بشر بنی نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے قرآن نے ان کی بات کو نقل کرتے ہوئے فرمایا:-
وَقَالُوا لَا تَنْزِلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ كَافِلٍ مِنَ الْقَبِيلَتَيْنِ عِظِيمِ

اگر قرآن بشر پر نازل ہوتا کسی اور سنگ اور طائف کے امیر آدمی پر نازل ہوتا تو غریب تیرے اوپر قرآن کیسے نازل ہو گیا۔ باقی رہی یہ بات کہ شکاری کے ساتھ تشبیہ دینا اولاً تو میرے نزدیک یہ کفریہ انفاطی ہیں۔ ایسی غلط تشبیہ کوئی محب رسول نہیں دے سکتا۔ ہاں منافق ذلیل سے توقع ہو سکتی ہے، مگر صحیح العقیدہ مسلمان ایسے

قیح الفاظ نبی علیہ السلام کی شان میں استعمال کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا سیرت کی کتابوں میں صحابی رسول حضرت خبیثؓ کے متعلق لکھا ہے کہ جب حضرت خبیث رضی اللہ عنہ کو مشرکین مکہ سولی پر چڑھانے لگے تو کسی نے کہا دیا کہ آج تیرا جی چاہتا ہو گا کہ کاش کہ میری جگہ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے تو حضرت خبیثؓ نے آنکھیں سرخ کر کے شوخ الفاظ کے ساتھ فرمایا کہ اسے بد بخت کیا کہہ رہے ہو حضرت خبیثؓ نے کہا کہ میری لاکھوں دفعہ جان نکلے تو مجھے اس میں کوئی تکلیف نہیں لیکن اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کانٹا بھی لگے تو مجھے وہ بھی برداشت نہیں ہو سکتا،

ثانیاً بالفرض والمحال کسی دُور دراز کی تاویل و تاویل کرنے کی تفسیر جائز ہو، لیکن پھر بھی تشبیہ غلط ہے، کیونکہ کوئی شکاری شکار کرنے سے پہلے شکار کو مطلع نہیں کرتا بلکہ دھوکہ دے کر شکار کرتا ہے العیاذ باللہ تمام عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو دھوکہ دیتے رہے۔ ؟

بوسیلوی مذهب والوں سے چند سوالات

- ۱۔ انبیاء کے ماسوی کسی اور نوری نے بھی اپنے آپ کو کبھی بشر کہا ہے یا نہیں ؟
- ۲۔ انبیاء کی پیدائش ہوتی ہے تو یہ کیا کسی اور نوری کے ماں باپ ہیں یا نہیں ؟
- ۳۔ کوئی نوری جنت میں مخدوم ہو کر رہے گا یا نہیں ؟
- ۴۔ آج تک کسی نوری کی موت آئی ہے کہ نہیں ؟
- ۵۔ نوزت ام انبیاء ہیں یا صرف حضور علیہ السلام ہیں ؟
- ۶۔ آدم علیہ السلام نوری مخلوق ہیں یا بشر ؟
- ۷۔ حضور علیہ السلام کے والد حضرت عبداللہ اور والدہ حضرت آمنہ نوز ہیں یا بشر ؟
- ۸۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نوز تھی یا بشر ؟

۹۔ آپ کی ازواج مطہرات نور تعیں یا بشر؟

۱۰۔ کیا آج تک کسی نوری کی شادی ہوئی ہے یا نہیں؟

۱۱۔ کیا نوری نیند کیا کرتے ہیں؟

۱۲۔ کیا نوری مخلوق کھایا پیا کرتی ہے؟

۱۳۔ جس وقت آدم علیہ السلام کو نوریوں نے سجدہ کیا تو اس وقت آپ کا شمار ساجدین میں ہوا یا سجدین میں ہوا؟

پڑا دل جلوں سے فلک کو کام نہیں
جلا کے راکھ نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

نوٹ: کتاب جہار الحق بیرون بدعت روڈ اندرون شرک روڈ
دیعنی نوری کتب خانہ بازار علی جویری، سے بھی دستیاب ہے۔

جماع کے وقت نبی کی عاضی

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم زوجین کے جفت ہمتی
ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں“

مقیاس حنفیت ص ۲۸۲

بریلوی مذہب کے مشہور مولوی محمد امجد علی پوری اپنی مایہ ناز تصنیف ”مقیاس حنفیت“
میں یوں لکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میاں بیوی کے جماع کے وقت موجود
ہوتے ہیں اور سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ حضور علیہ السلام کے حاضر و

ناظر ہونے کی کھلی دلیل ہے، محمدؐ پھر دی بریلوی نے مسلم شریف کی ایک حدیث کو نہایت غلط معنی پہنانے کی کوشش کی ہے اور اپنی جہالت کا کھلم کھلا ثبوت دیا ہے۔ فطرتی مشرک مکفر اعظم محمدؐ پھر دی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے یہ واضح کر دیا ہے کہ جہالت اور ضلالت و بدعت کا نام بریلوی مذہب ہے اور فطرتی مشرک مذکور یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ زوجین کے خلوت کے وقت بھی حضور علیہ السلام حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔

اس عقل کے اندھے نے اس قدر دلیری کی کہ حدیث شریف کا مفہوم تبدیل کرنے میں کوئی خوف خدا محسوس نہیں کیا اور نہ ہی دنیائے کسی خطہ میں اہلسنت و الجماعت کے کسی عالم نے یہ شرح بیان کی ہے۔

حدیث شریف کی شرح میں خیانت کرنا یہ بریلوی مذہب کے ملاؤں کا طیرہ ہے۔ حدیث شریف کی یہ شرح جس میں سید و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کے ایک صحابی جو سفر سے واپس آئے ان کا بچہ فوت ہو چکا تھا۔ سوائے بیوی کے کسی اور کو علم نہیں تھا۔ نیک بخت بیوی نے بچہ پر کڑا ڈال دیا۔ صحابی کے پوچھنے پر جواب دیا کہ بچہ کو سکول ہے۔ رات کا وقت تھا۔ کھانا کھانے کے بعد بچہ بریلوی کے پاس جانے کی رغبت ہوئی۔ اور پھر سو گئے۔ اور صبح کی نماز پڑھ کر جب گھر واپس آئے تو بیوی نے اطلاع دی کہ بیٹا اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو چکا ہے تو بیٹے کی موت کا افسوس ہوا۔ صبح جب خدمت اقدس میں حاضری ہوئی تو قول رضا خانیؒ محمدؐ پھر دی کے حضرت الامامؒ کو حضور علیہ السلام نے اعتراف الملیدۃ فرمایا حقیقت یہ ہے کہ ان الفاظ کا حاضر و ناظر کے ساتھ قطعاً تعلق نہیں۔

اس حدیث سے بریلوی ملائیں۔

بیوی کے پاس رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا ثابت

کھرتا ہے۔ میں اس مسئلے کے فیصلے کو ناظرین کی رائے پر چھوڑتا ہوں کہ آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو یا تعظیم۔ اور اگر رضا خانی امت اس مسئلہ کو خدا تعالیٰ کی ذات پر قیاس کریں تو آپ جواب میں اتنا فرمادیں کہ یہ عجیب منطق ہے کہ تمہارا جی چاہے تو حضور کے مقام سے شیخ عبد القادر جیلانی کا مقام بڑھا دو کبھی احمد رضا خان بریلوی کو ساقی کو ترکہ دو اور جب کہیں پھنس جاؤ تو خدا پر قیاس کرنے لگ جاؤ۔

خدا تعالیٰ پر قیاس کرنے کا معنی تو یہ ہو گا کہ پھر تم نبی کریم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرح مانتے ہو،

درحقیقت بریلوی مذہب میں نبی علیہ السلام کو اولیاءِ اکرام حشری کہہ کر کنہیا کا فران سب کو حاضر و ناظر مانتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت بریلوی کی یہی تعلیم ہے کہ خدا تعالیٰ کا حاضر و ناظر ماننے والے کو کافر مرتد اور بے دین کہو۔ بریلوی کتب میں یہ عبارت موجود ہے کہ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر ماننا بے دینی ہے اور خدا تعالیٰ کو ہر جگہ موجود ماننا کفر ہے علاوہ ازیں امام فقہ و حافظ، محدث، مفسر، محقق، فاضل، مناظر اور زاہد

علی بن ابی بکرؓ (المتوفی ۵۳ھ) صاحب ہدایہ اپنی کتاب التجنیس ص ۲۹۷ میں اور علامہ، حدیم النظیر، فرید الدہر، مجتہد فی المسائل طاہر بن احمد (المتوفی ۵۴۲ھ)

خلاصۃ الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۵۲ میں اور فقیہ وقت جامع علوم امام عبد الرحیم (المتوفی ۵۶۱ھ) فصولِ عماریہ ص ۶۲ میں اور امام محمد بن محمد الخوارزمی المشہور

بالزازی (المتوفی ۸۲۷ھ) فتاویٰ بہار ص ۳۲۵ میں اور المحدث الکامل اور فقیہ وقت علامہ بدر الدین عینی (المتوفی ۸۵۵ھ) عمدۃ القاری جلد ۱۱ ص ۵۲

میں اور محقق کابل حافظ ابن الہمام محمد بن عبد الواحد (المتوفی ۸۶۱ھ) مسائر

مع النامہ ۲۷ ص ۸۸ میں اور فقیہہ ومحدث علی بن سلطان (المتوفی ۱۰۳۲ھ) المعروف ببلال علی قاری الحنفی شرح فقہ اکبر ص ۱۸۵ میں اور علامہ ابن عابدین الحنفی (المتوفی ۱۲۵۲ھ) شامی ۲۷ ص ۲۰۶ اور اسطرح دیگر معتبر اور مستند حضرات فقہاء احناف ۲۷ اس کی تصریح کرتے ہیں کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ حضور علیہ السلام کو علم غیب حاصل تھا یا آپ حاضر و ناظر ہیں تو وہ قطعاً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

حضرات! آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ حضرات فقہاء احناف کے نزدیک یہ مسئلہ اتنا واضح اور بے غبار ہے کہ وہ بغیر کسی خوف اور لومۃ لائم کے ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں۔ جو حضور علیہ السلام کو ہر جگہ حاضر و ناظر اور عالم الغیب تسلیم کرتا ہے۔

تمام ذمہ دار اور محقق علماء احناف جو فیصدی اس پر متفق ہیں اور یہی اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے اب رضا خانی امت ہی سینہ پر ہاتھ رکھ کر اور ٹھنڈے دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر اور دل میں قبر اور آخرت کا خوف رکھ کر انصاف سے بتائے کہ حنفی کون ہے ؟

علماء دیوبند یا پرہیزی ؟

اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کو دہائی کہنے والو ذرا غور تو کرو !

شینے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے

دیوار آہنی پر حماقت تو دیکھیے ! !

مندرجہ بالا احوالہ مقیاس حنفیت کی تفصیل بندہ ناچیز کی کتاب "اہل سنت و اہل بدعت کی پہچان میں تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں۔

قبروں میں شب بستی !

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبورِ مطہرہ میں ازواجِ
مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب
بستی فرماتے ہیں۔ ملفوظات احمد رضا خان بریلوی ص ۳۲

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی تو یہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں
واخرج البیهقی فی کتاب حیوۃ الانبیاء عن النسائی عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الانبیاء احياء فی قبورهم یصلون
(رواہ البیهقی)

ترجمہ : اور کہا بیهقی نے حیاتِ انبیاء میں روایت ہے حضرت انس سے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء پر اپنی قبروں میں زندہ ہیں
اپنی تسبیح میں نماز پڑھتے ہیں۔

وذكر عینی البخاری لان الانبیاء علیہم السلام احياء
عند ربهم یرزقون فلا مانع ان تحجوا فی هذا الحال
كما ثبت فی صحیح مسلم من حدیث النسائی انہ علیہ
السلام رأی موسی قائماً فی قبره یصلی عینی البخاری جلد ۲ ص ۵۳
ترجمہ : اور ذکر کیا عینی بخاری نے کہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اپنے

رب سے رزق ملتا ہے۔ پس کہا ہے کہ ہم حجت پکڑیں اس حال میں جیسا کہ ثابت ہے صحیح مسلم سے حدیث انس رضی اللہ عنہ میں کہ تحقیق نبی علیہ السلام نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے
 عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
 الانبياء لا يموتون في قبورهم بعد اربعين ليلة ولكن
 هم يصلون بين يدي الله حتى ينفخ في الصور۔

حادی الفتاویٰ المجلد الثانی ص ۲۶۵

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک انبیاء نہیں چھوڑے جاتے اپنی قبور میں چالیس رات کے بعد لیکن وہ اللہ کے لئے نماز پڑھیں گے قیامت تک۔“

لیکن مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنے ملفوظات میں لکھا ہے کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں شب باشی فرماتے ہیں۔ مرزائیوں نے حضرت علی علیہ السلام پر الزام تراشی کی ہے لیکن احمد رضا مرزا قادیانی سے بھی بڑھ گئے کہ انہوں نے تمام انبیاء کو الزام کا نشانہ بن کر مرزائیوں سے نمبر لے گئے۔

حضور علیہ السلام اپنے روضہ مبارکہ میں زندہ ہیں اور عالم برزخ کے مناسب دواں نمب زیں پڑھتے ہیں۔ ذکر الہی اور عبادت میں مشغول ہیں۔ لیکن رضا خانی مذہب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبر میں ازواج مطہرات کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ یہ کتنا غلیظ اور گمراہ کن عقیدہ ہے، احمد رضا خان بریلوی نے اپنے غلیظ عقیدے کی حمایت میں محمد بن عبدالباقی کو بھی شامل کرتے ہیں۔

علماء دیوبند اہلسنت و الجماعت ہر اس شخص سے بیزار ہیں جو ایسی لغویات
 کہے پھر اس کی بھی تحقیق چاہیے کہ محمد بن عبدالباقی نے یہ لغویات کہاں کہی ہیں۔
 ہو سکتا ہے کہ اس بیچارے پر جھوٹ ہی باندھا گیا۔ ہو بہو بہر حال اعلیٰ حضرت
 بریلوی نے نہایت غلیظ زبان استعمال کرتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کی شدید
 توہین کی ہے۔ احمد رضا خان نے انبیاء علیہم السلام کی شان میں بڑی لغو اور
 بے حیائی کی بات کہہ کر کفر کا ارتکاب کیا ہے، کیونکہ شب باشی کا لفظ فاحشہ
 عورتوں پر بولا جاتا ہے اور یہ نہایت قبیح لفظ ہے جو اعلیٰ حضرت نے انبیاء
 علیہم السلام کے لیے استعمال کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کی اس قسم کی
 گندی عبارات کو پڑھنے سے انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ احمد رضا خان
 انگریز حکومت کا رجبڑ شدہ بدبخت تھا۔ ورنہ عام مسلمان بھی انبیاء
 علیہم السلام کی شان میں شب باشی کا لفظ بالکل استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ
 اس لفظ میں انبیاء علیہم السلام کی سراسر توہین ہے مگر جو شخص انبیاء علیہم السلام
 کی شان میں اپنی زبان کو گندگی سے آلودہ کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں
 کرتا اور اپنے لئے ذریعہ نجات سمجھتا ہے اور اس آدم نما البیس نے انبیاء علیہم السلام
 کی شان میں زہرا گلنے میں کوئی خوف خدا محسوس نہیں کیا۔ اور جس بدبخت
 کا دماغ شیطانی چالوں کا مرکز ہو اس سے اس قسم کے افعالِ شنیعہ اور حرکت
 قبیحہ کی امید رکھی جاسکتی ہے۔ مگر جنہیں شریعت کا پاس نہ ہو، قرآن پر
 عمل کرنے کو تیار نہ ہوں اور جنکی پچپن ہی سے عادات بگڑ چکی ہوں وہ
 کب کوئی عقل مندی اور ہوش و ہواس کو قائم رکھتے ہوئے بات کرے گا؟
 جب رضا خانی مذہبِ اول تا آخر مذہبِ اسلام سے متصادم و متضاد نظریات
 و خرافات اور بدعات کا نام ہے جس کا شریعت محمدی کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں۔

رضا خانی سلام

امام برحق احمد رضا سلام علیک
جناب نائب غوث الوری سلام علیک
ستائے خشر میں گھر مہر کی تپش ہم کو
پھپھپائے ہم کو زیرِ ردا سلام علیک
ہمیشہ ہم پر غلاموں کے یہ رہیں و تاتم
جناب مصطفیٰ احمد رضا سلام علیک

مدارج اعلیٰ حضرت ص ۲۶

انے اشعار سے صاف ظاہر ہے کہ احمد رضا خان بریلوی نے اپنے نبی ہونے کی صراحت کر دی اور اس کی امت نے اسے نبی مان کر اس پر درود بھی بھیجا اور سلام بھی پڑھا۔ نیز رضا خانی امت نے اپنے مختلف کلمے گھڑ لیے ہیں جو رضا خانی کتب میں موجود ہیں۔ اب بات بالکل واضح ہو گئی ہے کہ رضا خانیت ایک جدید دین اور نئے احکام کا نام ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب رضا خانی مذہب ایک مستقل غیر سماوی مذہب کا نام ہے تو ظاہر ہے کہ جس طرح دین اسلام ایک مستقل ملت ہے جو مشتمل ہے پانچ ارکان پر اور انہیں ارکانِ خمسہ کی تفسیر کا نام اسلام ہے تو رضا خانی مذہب بھی کچھ ارکان پر مشتمل ہوگا۔ آپ تعجب کیے بغیر یقین مانیں کہ میں نے ان کی تمام کتب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور اس کوشش میں رہا کہ اس رضا خانی مذہب کے ارکان کیا ہیں۔ تو بڑی محنت کے بعد بالآخر میں ان کے مذہب کے ارکان تلاش

کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

رضا خانی مذہب کے لرزہ خیز ارکان چمن

نمبر ۱: جب تک دنیا میں رہو جھوٹ بولتے رہو۔

نمبر ۲: اپنی جماعت کے علاوہ سب کو کافر کہو۔

نمبر ۳: خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر مانتے والے کو کافر اور بے دین کہو اور انبیاء

اور اولیاء اللہ حتیٰ کہ کرشن کہنیا کافر کو حاضر و ناظر مانو۔

نمبر ۴: مکر اور دینہ کے آئہ کرام کو کافر کہو۔

نمبر ۵: طوائف اور رنڈیوں کا مال و شیرینی خوب دل کھول کر کھاؤ اور

ان سے تعلقات وابستہ رکھو۔

کسی مذہب کی خوبی اور سچائی کا اندازہ اس کے منشور سے کیا جاتا ہے

آپ رضا خانی مذہب کی حقانیت اور حسن و خوبی کا اندازہ اس کے ارکان (منشور)

سے لگائیں۔ نیز ان کے عقل کی داد دیں کہ اصول و ارکان کیسے ڈھونڈے اور وضع

کیے ہیں۔ دراصل جس سینہ سے قرآن و حدیث کی عظمت اٹھ چکی ہو تو وہ

سینہ شرک و بدعت کا مرکز بن جاتا ہے

بریلویوں کے کلمے

چشتی رسول اللہ

۱) ایک شخص خواہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے اپنا مرید بنائیں

فرمایا بڑھو۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ چشتی رَسُولُ اللَّهِ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں چشتی اللہ کا رسول ہے۔

(رفو آمد فرید یہ ص ۸۳ مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

۲۔ محکم دین رسول اللہ

پیر محکم دین کے پاس ایک شخص مرید ہونے کے لیے آیا بعد بیعت اس کے کہا پڑھو۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محکم دین اللہ کا رسول ہے۔
(تذکرہ غوثیہ ص ۱۱۱ مطبوعہ گنج شکر ایکڈمی لاہور)

۳۔ شبلی رسول اللہ

حضرت ابو بکر شبلیؓ کی خدمت میں دو شخص بارادۂ بیعت حاضر ہوئے
فرمایا کہو۔

لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں شبلی اللہ کا رسول ہے۔
(تذکرہ غوثیہ ص ۳۲۳ مطبوعہ گنج شکر ایکڈمی لاہور)

۴۔ معین الدین رسول اللہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ التوفی ۷۴۵ھ کی سوانح عمری مقلب بہ
"انوار خواجہ" میں مذکور ہے کہ ایک شخص حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کی خدمت
میں مرید ہونے کے واسطے حاضر ہوا آپ نے اس کے سامنے وہی شرط
پیش کی جو حضرت شبلیؓ نے اپنے پیارے سامنے پیش کی تھی اس شخص نے
وہ شرط قبول کی تو آپ نے فرمایا کہ پڑھو۔

لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ معین الدین رسول اللہ
(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں معین الدین اللہ کا رسول ہے)

۵۔ جو وقت اخیر میں ہو تیاری نظر میں صورت رہے تمہاری
زبان پر کلمہ یہی ہو جاری کہ یا محمد معین خواجہ

وہفت اقطاب ص ۱۶۷ مطبوعہ ڈیرہ غازی خان

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آخری وقت مومن کی زبان پر کلمہ طیبہ
جاری ہو جو انسان پر طہ کر مسلمان ہوتا ہے اور آخری کلام یہی ہو تو پھر وہ جنتی ہے
اور ہر مسلمان یہی خواہش کرتا ہے کہ جب میں اس فانی دنیا سے رخصت ہوں تو
میری زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہو۔ لیکن اہل بدعت کا عقیدہ شریعت محمدی سے
بالکل الگ ہے جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ مرتے وقت زبان پر کلمہ
یا محمد معین خواجہ ہو۔

مولوی احمد رضا خان بریلوی نے نبی سے؟

ناظرین کرام! اب میں آپ کو بتلاؤں گا کہ رضا خانی اپنے نام نہاد مجدد
احمد رضا خان بریلوی کو نبی مانتے ہیں، ہم سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانتے ہیں بلکہ امام الانبیاء تسلیم کرتے ہیں، اس لیے ہم
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بایں الفاظ درود شریف پڑھتے ہیں:-

مسلمانوں کا درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ سُبْحَانَكَ حَمْدٌ مَّجِيْدٌ۔
مسلمانوں کے درود شریف کے مقابلہ میں آپ رضا خانیوں کا درود ملاحظہ
فرمائیں جو رضا خانی شجرہ طریقت میں بایں الفاظ مرقوم ہے۔

بریلویوں کے درود

۱۔ مولوی احمد رضا خاں بریلوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى الْأَمَامِ
إِمَامِ أَهْلِ السُّنَّةِ مُجَدِّدِ الشَّرِيعَةِ الْعَاطِرَةِ مُؤَيِّدِ الْمِلَّةِ الظَّاهِرَةِ
حَضْرَتِ الشَّيْخِ أَحْمَدُ رِضَا خَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِالرِّضَا
الْشَّرْمَدِيِّ۔

رشیو پبلیشر سلسلہ عالمی قادریہ رضویہ ص ۱۳

۲۔ مولوی احمد رضا پر درود

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَنُورِ عَرْشِهِ سَيِّدِنَا وَ
سَدَنَّا وَجَبِينَا وَشَفِيعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَبْنَاءِ
الْبَيْتِ الْأَعْظَمِ وَشَهِيدِ مَحَبَّتِهِ الْأَكْرَمِ وَأَمْرَاتِ عُلُومِ
وَسَائِلِ الطَّرِيقَةِ مَوْلَانَا وَمَاؤُنَا أَحْمَدُ رِضَا الْبَرِيلَوِي وَ
عَلَى كُلِّ مَحَبَّتِهِ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

(بہار عقیدت ص ۳۲ مکتوبہ رضائے مصطفیٰ گو جسرا انالہ)

قارئین کرام! یہی وہ درود ہے کہ جس کو اہلسنت والجماعت مردود سمجھتے ہیں۔

اور اسی نام نہاد نبی پر مذکور بالا درود نہ پڑھنے والے شخص کو وہابی قرار دیتے ہیں۔
 ہم اس درود کو پڑھتے ہیں اور پڑھیں گے کہ جس کا ثبوت شریعت محمدی میں موجود ہے
 اور رضا خانیوں کے خود ساختہ درود کو اہلسنت والجماعت باطل سمجھتے ہیں، علاوہ ازیں
 رضا خانیوں کو چاہیے کہ نماز میں درود ابراہیمی کی بجائے رضا خانی درود پڑھا کریں جو بریلوی
 شجرہ طریقت میں لکھا ہوا ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ رضا خانی نماز کے اندر احمد رضا
 بریلوی پر درود بھیجتے ہوں، میرے سادہ لوح مسلمان بھائیوں! سوائے زمانہ مولوی
 احمد رضا خاں بریلوی پر درود پڑھنا پھر معنی دلاؤ؟

نوٹ:۔ مذہب اسلام کا اصول یہ ہے۔

وَالَّذِي آتَاهُ يَفْرَقُ بَيْنَ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ۔ الخ

فَالصَّلَاةُ مَخْصُوصَةٌ عَلَى الْمَذْهَبِ الصَّحِيحِ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ
 وفصول شرح اصول مشہور

۳۔ مولوی حامد رضا خاں بریلوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَعَلَى الشَّيْخِ
 حَجَّةَ الْإِسْلَامِ مَوْلَانَا حَامِدِ رِضَا خَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔
 دشجرہ طریقت قادریہ رضویہ ص ۱۳

۴۔ مولوی محمد مصطفیٰ رضا بریلوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَعَلَى الشَّيْخِ
 زَيْدٍ وَالْإِسْمَاعِيلِ الْمُفْتِي الْأَعْظَمِ بِالْمَدِينَةِ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ مُصْطَفَى رِضَا الْقَادِرِيِّ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔ دشجرہ طریقت ص ۱۳

۵ مولوی ابراہیم رضا بریلوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَعَلَى الشَّيْخِ
الْمُفْتَرِ الْأَعْظَمِ مَوْلَانَا إِبْرَاهِيمَ رِضَا الْقَادِرِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.
رَشْمِہ طریقت قادریہ رضویہ ص ۱۱۱

۶ مولوی محمد ریحان رضا بریلوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَعَلَى الشَّيْخِ
مَوْلَانَا مُحَمَّدِ رِيحَانِ رِضَا الْقَادِرِي مَدَّ اللَّهُ ظِلَّهُ —
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْفَقِيرِ —
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَعَلَى
سَائِرِ أَوْلِيَائِكَ وَعَلَيْنَا وَبِهِمْ وَلَهُمْ وَفِيهِمْ وَمَعَهُمْ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ۔ امین۔ رَشْمِہ طریقت ص ۱۱۱

۷ اچھے میاں بریلوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ الشَّاهِ أَبِي الْفَضْلِ شَمْسِ الْمِلَّةِ وَالَّذِينَ آلِ أَحْمَدُ اچھے میاں
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔ رَشْمِہ طریقت ص ۱۱۱

۸ شاہ آل رسول احمد مارہروی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى السَّيِّدِ

الْكَرِيمِ الشَّاهِ أَلِ رَسُولِ الْأَحْمَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 (شجرہ طریقت رضویہ قادریہ ص ۱۲)

۹ ابوالحسین احمد نوری ماریہوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى الْكَرِيمِ
 سِرَاجِ السَّالِكِينَ نُورِ الْعَارِفِينَ سَيِّدِي أَبِي الْحُسَيْنِ أَحْمَدَ الثُّورِيِّ
 الْمَارِهُرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَرْضَاهُ عَنَّا -
 (شجرہ طریقت ص ۱۲)

۱۰ شیخ سید احمد کالیپوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى السَّيِّدِ
 أَحْمَدَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ - (شجرہ طریقت ص ۱۱۱)

۱۱ سید فضل اللہ کالیپوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى السَّيِّدِ
 فَضْلِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ - (شجرہ طریقت ص ۱۱)

۱۲ شاہ برکت اللہ ماریہوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
 السَّيِّدِ الشَّاهِ بُرْگَةِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ -
 (شجرہ طریقت ص ۱۱)

۱۳ شاه آل محمد ماریوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ الشَّاهِ آلِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ -
(شجره طریقت ص ۱۱)

۱۴ شاه حمزه ماریوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ الشَّاهِ حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ - (شجره طریقت ص ۱۱)

۱۵ شیخ محمد بهکاری کاکوری پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ بَهْكَارِی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ -
(شجره طریقت ص ۱۱)

۱۶ قاضی ضیاء الدین لکهنوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
القَاضِي ضِيَاءِ الدِّينِ المَعْرُوفِ بِالسَّيِّدِ جِيَا
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ -

(شجره طریقت صفحہ ۱۱)

۱۴ شیخ جمال الاولیاء قچوری پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
الشیخ جمال الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (شجرہ طریقت منہ)

۱۵ شیخ سید محمد کاپوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السید محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (شجرہ طریقت منہ)

۱۶ شیخ سید حسن بغدادی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى السید
حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (شجرہ طریقت منہ ۹۵۸)

۱۷ شیخ سید احمد جیلانی بغدادی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى السید
احمد الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (شجرہ طریقت منہ ۹)

۱۸ شیخ بہاؤ الدین دولت آبادی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
الشیخ بہاؤ الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(شجرہ طریقت صفحہ ۹)

۲۲ شیخ سید ابراهیم دہلوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ إِبْرَاهِيمَ الْإِيْرَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ -
(شجرہ طریقت مش)

۲۳ شیخ سید موسیٰ بغدادی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ - (شجرہ طریقت مش)

۲۴ شیخ سید علی بغدادی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ - (شجرہ طریقت مش)

۲۵ شیخ محی الدین البصر بغدادی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ مُحَمَّدٍ الدِّينِيِّ ابْنِ بَصْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ -
(شجرہ طریقت مش)

۲۶ شیخ ابوصالح نصر بغدادی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى

السَّيِّدِ أَبِي صَالِحٍ نَصْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ - (شجره طریقت مکتبه)

۲۴ شیخ تاج الدین عبد الرزاق بغدادی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ أَبِي بَكْرٍ تَاجِ الْمِلَّةِ وَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ - (شجره طریقت مکتبه)

۲۵ شیخ؛ القادر جیلانی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى السَّيِّدِ
الْكَرِيمِ غَوْثِ الثَّقَلَيْنِ وَغِيَا الْكَوْنَيْنِ الْإِمَامِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ
الْحَنِتِيِّ الْحُسَيْنِيِّ الْجِيلَانِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى جَدُّهُ الْكَرِيمُ وَعَلَيْهِ
وَعَلَى مَشَائِخِهِ الْعِظَامِ وَأُصُولِهِ الْكِرَامِ وَفُرُوعِهِ الْفَخَامِ وَمُجْتَبِيهِ
وَالْمُسْتَمِينَ إِلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ أَبَدًا -
(شجره طریقت مکتبه)

۲۶ شیخ ابوسعید مخزومی بغدادی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
الشَّيْخِ أَبِي سَعِيدٍ ابْنِ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - (شجره طریقت مکتبه)

۲۷ شیخ ابوالحسن علی همدانی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى الشَّيْخِ

اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ الْقُرَشِيِّ الْمَكَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
(شجره طریقت ص ۶)

۳۱ شیخ ابوالفرح الطرطوسی بغدادی پرورد

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
الشَّيْخِ أَبِي الْفَرَجِ الطَّرْطُوسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
(شجره طریقت ص ۶)

۳۲ شیخ محمد الواحد تمیمی بغدادی پرورد

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
الشَّيْخِ أَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
(شجره طریقت ص ۵)

۳۳ شیخ ابوبکر شبلی بغدادی پرورد

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
الشَّيْخِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
(شجره طریقت ص ۵)

۳۴ شیخ جنید بغدادی پرورد

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
الشَّيْخِ جُنَيْدِ بْنِ الْبَغْدَادِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
(شجره طریقت ص ۵)

۳۵ شیخ سری سقطی بغدادی پرورد

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
الشَّيْخِ سِرِيِّ بْنِ السَّقَطِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ - (شجره طریقت م)

۳۶ شیخ معروف کرخی بغدادی پرورد

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
الشَّيْخِ مَعْرُوفِ بْنِ الْكَرْخِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ - (شجره طریقت م)

۳۷ امام علی بن موسی رضا پرورد

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ الْإِمَامِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا -
(شجره طریقت م)

۳۸ امام موسی کاظم بن جعفر پرورد

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ الْإِمَامِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الْكَاظِمِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا -
(شجره طریقت م)

۳۹ امام جعفر صادق بن محمد پرورد

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ الْإِمَامِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّادِقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا -
(شجره طریقت م)

۴۱ امام محمد باقر بن علی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ الْإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا -
(شجرہ طریقت ص ۳)

۴۲ امام علی بن حسین زین العابدین پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ الْإِمَامِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا - (شجرہ طریقت ص ۳)

۴۳ امام حسین پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ الْإِمَامِ حُسَيْنِ الشَّهِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ -
(شجرہ طریقت ص ۳)

۴۴ حضرت علی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى
السَّيِّدِ الْكَرِيمِ عَلِيِّ بْنِ الْمُتَضَيِّ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ -
(شجرہ طریقت ص ۳)

۴۵ مولوی حشمت علی بریلوی پر درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى مَوْلَانَا عَبْدِكَ الْفَقِيرِ الْحَبِ
عَبِيدِ الرِّضَا مُحَمَّدِ حَشَمَتٍ عَلِيِّ لَكْهُنَوِيِّ غُفَرَانِ تَعَالَى - (بحوالہ رفاغانی دین)

۴۵ پیر جماعت علی شاہ پرورد

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَيِّدِنَا وَهَادِيَنَا وَمُشَدِّدِنَا
وَمُخَدِّمِنَا حَافِظِ سَيِّدِ جَمَاعَتِ عَلِيِّ شَاهِ صَاحِبِ -

(از فیضانِ علی پرورد معروف انوار تیرا شاہ ص ۶ بحوالہ رضا خانی دین)
قارئین کرام! آپ نے رضا خانیوں کے عشق و محبت کا اندازہ لگایا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اہم گرامی حقارت کے ساتھ یعنی صرف علی محمد اور ایک رضا خانی
پیر جماعت علی کا نام لیتے وقت بڑی فراخ دلی کے ساتھ بڑے بڑے القابات لگا کر
اور نہایت ادب و احترام سے یعنی کہ سید و ہادی و مرشد و مخدوم و حافظ و سید وغیرہ
ذکر کیے ہیں مگر ان آدم نما بلیسوں کے دلوں میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کیا عزت ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ رضا خانیوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی ذات اقدس کو صرف اپنے لیے ڈھال بنایا ہوا ہے، حقیقت یہ ہے کہ بریلویوں
نے شریعت محمدی کو نامکمل سمجھ کر رضا خانی شریعت پر بڑی مضبوطی سے عمل پیرا ہیں اور
اس کے ساتھ ساتھ جاہل عوام کو بھی گمراہی کی طرف دعوت دیتے ہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت
بریلوی کی یوں وصیت ہے کہ میرے دین و مذہب پر چلو اور لوگوں کو بھی چلنے کی دعوت
دو، یہ ہر فرض سے اہم فرض ہے، اس لیے بریلویوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
لائے ہوئے دین کو پس پشت ڈال کر رضا خانی دین پر عمل پیرا ہیں اور بریلوی ملاؤں نے
رضا خانی دین کو اپنے لیے ذریعہ نجات سمجھا ہوا ہے۔

۴۶ عارف اللہ قادری بریلوی پرورد

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَعَلَى

عَبْدِكَ الضَّعِيفُ مُحَمَّدٌ عَارِفُ اللَّهِ الْقَادِرِ عَفْوُهُ، وَبَارِكُ
عَلَيْهِ، وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَعَلَى سَائِرِ أَوْلِيَائِكَ وَعَلَيْتَا بَعْضُهُمْ
لَهُمْ وَفِيهِمْ وَمَعَهُمْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

شجرہ طیبہ از عارف اشرقادی بریلوی ایڈیٹر ماہنامہ سالک“ راولپنڈی منقول از

ہفت روزہ پاکستان“ فیصل آباد، ۲۷ فروری ۱۹۵۷ء بحوالہ ”سیفِ رحمانی“

قارئین کرام: الحمد للہ بندہ نے مختصر طور پر پر رضا خانی کتب سے ثابت کر دیا ہے
کہ اہل بدعت رضا خانی ملاؤں کا خدا، رسول، کلمہ، درود، مکہ، مدینہ، مشکل کشا، حرثۃ للعالمین
تمام امت محمدیہ سے الگ ہے، مبتدعین یعنی دوپاؤں والے جانور لباس خنصری میں
جاہل عوام کو اپنے شرک و بدعت کے جال میں پھنسا کر مذہبِ اسلام سے دور کر رہے
ہیں۔ حضرات! ایمان بہت بڑی نعمت ہے اس کی حفاظت کریں کیونکہ ایک سامان
کا ڈاکو ہوتا ہے اور ایک ایمان کا ڈاکو ہوتا ہے، یہ اہل بدعت رضا خانی ٹولہ آپ کے
ایمان کا ڈاکو ہے، خدا را ان آدم نما شیاطین کے منجھے سے اپنے آپ کو بچائیں۔

میرے پیارے سنی حنفی بھائیو! اجنت الکائنات رضا خانی فرقہ آپ کے ایمان پر ڈاک
ڈالنے کے دھندے میں لگا رہتا ہے کیونکہ رضا خانی دین میں گمراہی پھیلاتا اور شریعت
محمدی کو مٹانا کا ثواب ہے اور بریلویوں نے اس مشن کو اپنے لیے ذریعہ کاروبار بنایا
ہوا ہے، علاوہ انہیں رضا خانی امت کے نام نہاد مفتیان شرع نے اہلسنت والجماعت
علماء دیوبند پر دہا بیت کا فتویٰ لگا کر جاہل عوام کو متنفذ کر رہے ہیں حالانکہ یہ کہ
علماء دیوبند ہی صحیح معنوں میں قرآن و سنت پر عمل کرنے والے ہیں، اور دعا ہے
کہ اللہ تعالیٰ ہر سامان کو شرک و بدعت کی دلدل سے بچائے، آمین ثم آمین۔

بہت سے ابلیس بھی ہیں بھیس میں انسان کے

لوٹنے والے ہیں لاکھوں دولت ایمان کے

نوٹ :- ہم نے رضا خانوں کے تجنے درود اور کلمے نقل کیے ہیں سب کے سب رضا خانے شجرہ طریقت اور بریلوی کے کتب میں موجود ہیں ، اور بریلویوں کے کتب اور شجرہ طریقت بھی بندہ کے پاس موجود ہے ، اگر کسی شخص نے تسلیے کرنے ہو تو بڑے شوق سے ملاحظہ کر سکتا ہے۔

نوٹ :- درج شدہ درود شریف کا شجرہ منحوسہ جو کوئی رضا خانی فی الارض دیکھنا چاہے وہ بندہ کے پاس آکر دیکھ کر اپنی آنکھوں کا دھند جلا دے کر سکتا ہے۔

فرمان نبویؐ سے تصادم

حاجی شکر و بدعت ماحی توحید و سنت آدم نما ایلین مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنی تصنیف "عرفان شریعت" میں اپنی جہالت اور حماقت کا یوں ثبوت دیتے ہیں ، اہل عبارت ملاحظہ ہو :-

”اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ہوتے۔“

(عرفان شریعت جلد ۲ ص ۸۳ مطبوعہ مکتبہ علویہ رضویہ دہلی روڈ فیصل آباد)

لیکن صحاح شریعت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعزاز کا مستحق صرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد نبویؐ ہے :
لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب (الحديث) نیز جن کی شان یہ تھی کہ جس راستے سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے جاتے تو شیطان وہ راستہ چھوڑ کر بھاگ جاتا تھا۔

علاوہ ازیں ایک بریلوی مذہب کا پیروکار اعلیٰ حضرت ملعون کی تقلید کرنے والا خواجہ محمد سلیمان تونسوی بھی اپنی عدم بصیرت اور غفلت کا یوں اظہار کرتے ہیں :-
”حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت مل سکتی تو قاضی محمد عاقل کو ملتی ۔
(مقابلیں المجالس ص ۷)

خدا تعالیٰ نے مخالفتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے رضا فانی امت کی عقلیں ایسی سلب کی ہیں کہ آپس میں بھی ان کے اقوال ایک دوسرے سے متصادم ہیں۔
اہل حق زماں مجتہد شیطاں مولوی احمد رضا خاں بریلوی تو رقمطراز ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو شیخ عبد القادر جیلانی ہوتا، لیکن خواجہ محمد سلیمان تونسوی کہتے ہیں کہ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی نبی ہوتا تو قاضی محمد عاقل ہوتا۔
اب بریلوی اُمت کو غرورِ فیصلہ کرنا چاہئے کہ وہ ان دونوں میں سے کس کی اتباع کریں؟
جبکہ اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے ساتھ جس کی بات بھی ٹکرائے گی وہ باطل اور مردود ہے۔

باطل روایت

عرض! یہ صحیح ہے کہ شہرِ معراج مبارک جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عرشِ بریں پر پہنچے، نعلین مبارک اتارنا چاہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وادیِ نایمن میں نعلین شریف اتارنے کا حکم ہوا، فوراً غیب سے ندا آئی اے حبیبِ تمہارے مع نعلین شریف رونق افروز ہونے سے عرش کی زینت و عزت زیادہ ہوگی۔

ارشاد: یہ روایت محض باطل و موضوع ہے۔

(ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی جلد ۲ ص ۱۶۱ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی)

امام الانبیاء خاتم المرسلین سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور گستاخ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعلین مبارک کی روایت کیسے درست نظر آتی؟

احمد رضا ساقی کوثر؟

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے
جام کوثر کا پلا احمد رضا !
حشر کے دن جب کہیں سایہ نہ ہو
اپنے سایہ میں چلا احمد رضا !

مدنی اعلیٰ حضرت صدقہ ۴۸-۴۹

تمام مسلمانوں کا مشترکہ عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن حضور علیہ السلام
حوض کوثر پر کھڑے ہوں گے اور اپنی امت کے پیاسوں کو پانی پلائیں گے اور قرآن
مجید سے بھی یہی عقیدہ ملتا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو حوض کوثر کا مالک
بنایا ہے (اِنَّا اعطینک انکسوش)، اسی طرح تمام مسلمانوں کا
عقیدہ ہے کہ حشر کے میدان میں یا تو حق تعالیٰ کے عرش کا سایہ ہوگا یا پھر حضور
علیہ السلام کو ملنے والے لواء الحمد کا، اس کے علاوہ کہیں کوئی سایہ نہ ہوگا،
لیکن رضا خانی امت کی یہ کتنی بڑی ناپاک جسارت ہے دلیری اور گستاخی
ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کو ساقی کوثر سمجھنے کی بجائے بریلی کے ”بڑے حضرت“
خان صاحب کو ساقی کوثر ٹھہرا رہے ہیں۔ جو خود بھی اپنے کفریہ، شرکیہ اور تکفیری
عقائد کی وجہ سے انشاء اللہ کوثر کے پانی اور حرم کے سائے سے محروم ہوں گے



شیطان رسول ہم مرتبہ؟

در مذہب عاشقان یک رنگ
ابلیس و محمد ست ہم سنگ

تذکرہ غوثیہ ص ۲۵۵

(یعنی ابلیس لعین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم سنگ و ہم وزن ہیں)

مذکورہ بالاتذکرہ اور اس کا ترجمہ بعینہ تذکرہ غوثیہ کے مذکورہ صفحہ پر موجود ہے جو ہم نے من و عن نقل کر دیا ہے۔ ہمارے خیال میں نہ تو اس کی تشریح کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس پر کسی لمبے چوڑے تبصرے کی! کیونکہ یہ اپنے مفہوم میں بڑا واضح اور عام فہم ہے۔ ہر شخص اس کو پڑھ کر یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس سے بریلویوں کے کس عقیدے کا اظہار ہوتا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ بریلویوں کا وہ کون عشق رسالت، اور کونسا عاشقوں کا یہ مذہب ہے کہ جس میں ابلیس لعین کو افضل الخلاق، امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مرتبہ اور ہم وزن سمجھا جاتا ہے؟ جب کہ علماء دیوبند اہلسنت والجماعت کا عقیدہ تو یہ ہے کہ تمام انبیاء و رسل، جن و ملائک، صلحاء و اولیاء، شہداء اور اقیار مل کر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ و مقام کو نہیں چھو سکتے۔ بس صرف اتنی بات ہم کہتے ہیں کہ اگر بریلویوں کا یہی عقیدہ ہے یہی عشق رسالت ہے اور یہی محبت رسول ہے تو ایسے عقیدہ محبت اور عشق پر ہم لعنت بھیجتے ہیں۔ ہزار بار لعنت،

شیطان کی وسعت

اصحابِ محفل میلادِ تو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک
مجاہد، مذہبی اور غیر مذہبی میں حاضر ہونا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے، ملک الموت
اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے زیادہ تر مقامات
میں پایا جاتا ہے، انوارِ ساطعہ ص ۱۷۱

اعلیٰ حضرت بریلوی نے بھی شیطان کے علم کے وسیع ہونے سے انکار نہیں
کیا صرف وسیع تر ہونے سے انکار کیا ہے۔ معلوم نہیں حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کی شان بیان کرنے میں بریلوی مذہب والوں کو شیطان کی یاد کیوں آجاتی
ہے۔ احمد رضا خان بریلوی کہتے ہیں۔

ابلیس کا علم علمِ اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔ معاذ اللہ
خالص الاعتقاد ص ۱۷۱

اس عبارت کے معنی اس کے سوا کیا ہے کہ ابلیس کا علم حضور صلی اللہ
علیہ وسلم سے وسیع ہے مگر وسیع تر نہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے مقابلے میں شیطان کے علم کو لانا کوئی
تعظیم و تکریم ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بریلویوں کے پاس کوئی ترازو ہوگا

کہ جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا وزن کرتے ہوں گے، اہلسنت و الجماعت علماء دیوبند ایسے جہلا سے بیزار ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا ناپ تول کر یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو وزن کرنے کا پیمانہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے ایجاد کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے ابلیس ملعون کے علم کو وسیع سمجھنا یہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے گمراہ ہونے کی واضح دلیل ہے اور یہ گمراہ فرقے کا عقیدہ ہے۔

جبکہ علماء اہلسنت و جماعت علماء دیوبند کا عقیدہ یہ ہے کہ جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات دیگر ہر اعتبار سے بے مثل ہے اس طرح آپ کے علم کا احاطہ کرنا بھی کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ کیوں کہ:

لَا يَسْكُنُ الشَّيْءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ
بَعْدَ أَنْ خُذَ بَزْرُكَهُ تَوَلَّى قِصَّةً مُخْتَصِرَةً

میر کا رد و جہان کی توہین

اعلیٰ حضرت بریلوی کے ایک مرید خاص آپ کی مدح میں ایک کتاب ”مدائح علی حضرت“ کے عنوان سے لکھی ہے اور آج تک کسی بریلوی مولوی نے اس کی تردید میں ایک لفظ تک نہیں لکھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ اس کتاب کے جملہ مندرجات بریلویوں کے نزدیک مُسَلَّم اور ناقابل تردید ہیں۔ اس کتاب میں ایک شعریوں ہے:



تیری تعظیم ہے سرکارِ عربؐ کی تعظیم
تو ہے اللہ کا اللہ تعالیٰ تیرا

مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۲۸

کہاں مقامِ مصطفیٰ ﷺ اللہ علیہ وسلم اور کہاں آشوبِ چشم کا دائمی سرین
حاجی بدعتِ حاجی سنتِ خبطیؒ ملا احمد رضا خان بریلوی کیا پدی کیا پدی کا شور با
ۛ چہ نسبت خاک در عجبِ الم پاک

جس کے جن اور انسان ہونے کا ابھی تک بریلویوں کو علم نہیں ہو سکا۔ اس
کی تعظیم کو حضور ﷺ اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے برابر کہنا حضور علیہ السلام کی کون
عقل نہ تعریف کہہ سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی جرات سے بچائے کہ اس

احمد ﷺ کو احمد رضا کا انتظار

”اعلیٰ حضرت بریلوی کے وصال کے وقت بیت المقدس میں
ایک شامی بزرگ کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سبارِ پرانوار میں حاضری نصیب ہوئی۔ تمام صحابہ کرامؓ اور
اولیاء اللہ دربارِ اقدس میں حاضر تھے۔ لیکن مجلس پر سکوت
کا عالم طاری تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا
انتظار ہے۔ شامی بزرگ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی
میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس کا انتظار ہے، بیتہ
عالم ﷺ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ احمد رضا بریلوی کا انتظار ہے“

انشاء احمد رضا ص ۱۲۸

فقوے کا امام ثابت کرنے سے پیشتر کاش وہ واقعہ یاد کر لیا جاتا جس میں
موصوف کے پچپن کا وہ واقعہ ہے جس میں لبا کرتا اور بازاری عورتوں کا
ذکر ہے، الحیا ذواللہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی کینے اور بد طینت کے انتظار کا کیا معنی؟
جبکہ تمام عشاق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور کا انتظار فرمایا کرتے۔

حضور مقتدی، احمد رضا امام

مولوی برکات احمد کے انتقال کے بعد مولوی سید امیر احمد
خواب میں زیارت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف
ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لے جاتے ہیں، عرض کی یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف لے جاتے ہیں، فرمایا
برکات احمد کے جنازہ کی نماز پڑھنے، الحمد للہ یہ جنازہ مبارک
میں نے پڑھایا ذاک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اللہ
ذو الفضل العظیم، ملفوظات احمد رضا خان بریلوی جلد ۲۷

یہ تمام خواب احمد رضا خان نے صرف آخری جملے کی عظمت ظاہر کرنے کیسے
گھڑا ہے تاکہ لوگ مجھے بزرگ تصور کریں اور اس کے ماننے والوں نے اس دعویٰ
کے خلاف ایک جملہ بھی نہیں لکھا۔ اس سے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی کیا توہین ہوگی کہ جن کی امامت میں تمام انبیاء کرام مقتدی ہونے پر فخر

کریں۔ اور آپ کی موجودگی میں کوئی نبی بھی امامت کے فرائض انجام نہ دے سکے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی یوں کہتے ہیں کہ ”وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرا مقتدی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے وہ عطا کرے۔“

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ احمد رضا خان کو ایک باہوش آدمی بھی تصور نہیں کیا جاسکتا۔ جہ جاییکہ مجدد مانا جائے۔ کیونکہ اس قسم کی لغویات کہنا ایک باہوش آدمی کا کام نہیں۔ بندہ خدا نے مذکورہ بات کہتے وقت عالم آخرت کو فراموش کر دیا۔

اعلیٰ حضرت بریلوی کی جراتوں اور جبارتوں کی داد دیجئے کہ ایک جگہ جذبہ نمائش اور خود نمائی کے پیش نظر اپنے مذہبی تشخص یا الفاظ دیگر اپنے ذاتی تعصب کا اظہار کس حسین پیرایہ میں فرماتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے مولوی امیر احمد ناقل واقعہ کو مرحوم قرار دے کر اصل مدعا ہی ختم کر دیا۔ تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری، ورنہ مولوی امیر احمد کے حیات ہونے کی صورت میں احتمال تھا کہ کوئی واقعہ کی چھان بین کرے اور نتائج نہ معلوم کیا نکلیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا اور لے جانا احمد رضا بریلوی کے مسند حاضر و ناظر کے خوب قلعی کھول رہا ہے۔

چونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جو حاضر و ناظر ہوتا ہے وہ جایا نہیں کرتا اور جو جایا کرتا ہے وہ حاضر و ناظر نہیں ہوتا، حضرت سلطان باہو فرماتے ہیں۔
نال یقین بحال مکمل یہہ گل ثابت ہوئی
دوہیں جہانیں حاضر ناظر اللہ با، بھنہ کوئی سے

دیوان باہو پنجالی ص ۱۷۷

بہر حال اعلیٰ حضرت بریلوی کا یہ کہنا کہ الحمد للہ یہ جنازہ مبارک میں نے پڑھایا، یہ کتنا

نپاک اور اغلط فقرہ ہے جو اعلیٰ حضرت نے نبی کریم علیہ السلام کی شان میں کہہ کر گستاخی کی انتہا کر دی۔ اس پر الحمد للہ نہیں بلکہ نعوذ باللہ پڑھنا چاہیے تھا۔ نیز اس جنازہ کو مبارک نہیں منحوس قرار دینا چاہیے تھا۔ کیونکہ امام الانبیاء پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں امامت فقیدت نہیں امانت ہے، ادب نہیں بے ادبی ہے،

یہی وجہ ہے کہ معراج کی رات ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام میں سے کسی ایک نبی کو بھی اس کی جرات نہ ہوئی اور نہ ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم کے باوجود آپ کی موجودگی میں مسئلے امامت پر نہ ٹھہر سکے، مگر آپ آیتے بدعتی ملعون پر کہ جہنم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں امامت کرانے کو خنجر سمجھا یہ یقیناً بہت بڑی بدبختی اور سنگین گستاخی ہے، مگر جوازی بدبخت ہو اس کا کیا علاج ہے،

نوٹ: اگر کوئی شخص دیوان باہویہ پنجابی دیکھنے کا شوق رکھتا ہو تو وہ بندہ کے پاس دیکھ کر اپنے عقیدے کی اصلاح کر سکتا ہے۔

بنی شامگرد پیر استاذ

اعلیٰ حضرت بریلوی شیخ عبدالقادر جیلانی کی تعریف کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باریں الفاظ توہین کرتے ہیں۔

قمر پر چلے خود کایوں تیرا فرش
سب اہل نذر پر فاضل ہے یا غوث
غلط کردم تو واہب ہے نہ مقبوض
تیری بخشش تیرا نائل ہے یا غوث

یعنی جس طرح چاند سورج سے روشنی حاصل کر کے سورج کا منور وض
ہے اسی طرح سب نور والے حضرت عبدالقادر جیلانی سے فیض حاصل کر کے
آپ کے مقروض ہیں۔ اگلے شعر میں اپنی ہذیان کی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس
کیفیت میں ایک اور ہذیان ہو جاتا ہے یعنی غلط گفتم کی جگہ پھر غلط کر دم کہہ رہے
ہیں۔ اور ہذیان در ہذیان کے بعد کہتے ہیں کہ آپ مقروض نہیں بلکہ واہب ہیں
یعنی قرض دینے والے تو پھر اپنی دی ہوئی چیز واپس لے لیتا ہے اور آپ تو سب
نور والوں کو اپنا فیض ہبہ کر دیتے ہیں اور ظاہر ہے بریلوی عقیدہ کے مطابق نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔ جیسا کہ احمد رضا حال ایک جگہ کہتے ہیں۔

۵ تو عین نور ہے تیرا سب گھرانہ نور کا

اب ذرا صغریٰ کبرائے ملاحظہ فرمائیے اور بریلوی امت سے نتیجہ نکلو ایسے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔ اور نور والے حضرت عبدالقادر جیلانی سے
فیض پاتے ہیں اگر کوئی بریلوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات سے اعلیٰ
اور ارفع کہتا ہے تو وہ تقیہ بازی ہوتی ہے اور اصل عقیدہ آپ نے خود ہی ملاحظہ
فرمالیا۔

نبی پیر کے مُردین گئے

ملک کے کچھ لشکر کچھ جن کے ہیں پیر
تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث

حدائق بخشش ج ۲ ص ۷۵

یعنی پیروں کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ فرشتوں کے پیر جیسے جبریل، یہ بھی جھوٹ ہے، اس لئے کہ اس جتنک کسی نے بھی جبریل کو فرشتوں کا پیر نہ ہی لکھا اور نہ ہی کہا ہے۔ یہ صرف احمد رضا بریلوی کی اپنی ایجاد و اختراع ہے جو اسلام کے سراسر خلاف ہے۔

۲۔ کچھ انسانوں کے بھی پیر ہیں جیسے نبی علیہ السلام اور تمام انبیاء کرام جو اپنی اپنی امتوں کے پیر ہیں۔ اور تمام امتیں اپنے اپنے نبیوں کی مرید ہیں۔

۳۔ تیسری قسم کے پیروہ ہیں جن کے جنات اور شیاطین مرید ہوتے ہیں جیسے اعلیٰ حضرت بریلوی خود جو شیاطین کے پیر ہیں۔ اس تقسیم کے بعد اب ان تینوں قسموں کے پیروں کو پھر دو قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ایک پیر عالی یعنی آسمانوں کے پیر اور دوسرے پیر سافل یعنی زمین کے پیر،

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ اے عبدالقادر جیلانی آپ ان کے پیر ہیں۔ عالی کے بھی اور سافل کے بھی۔

عالی میں جبریل علیہ السلام اور سافل میں تمام نبیاء کرام داخل ہیں۔ یعنی آئے شیخ عبدالقادر جیلانی آپ جبریل اور تمام نبیوں کے پیر ہیں۔ یہ تمام انبیاء کرام کی سخت توہین ہے۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ تو یہ ہے کہ سب کائنات نبی علیہ السلام کی مرید ہے اور احمد رضا بریلوی کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام عبدالقادر جیلانی کے مرید ہیں۔ اس سے بڑھ کر کیا کفر ہو گا۔

بریلوی مذہب میں خالصا جب کے الفاظ اگرچہ عمومی ہیں مگر آپ کی مراد تمام انبیاء کرام مراد نہیں اس لئے یہ کہنا بیجا ہے کہ اپنے اس شعر میں تمام انبیاء کرام کی توہین کی ہے۔

الجواب: آپ کا یہ کہنا کہ اس شعر میں انبیاء کرام مراد نہیں تو ہم تھوڑی دیر کیلئے تسلیم کر لیتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی یہ شعر کفریہ ہی رہتا ہے۔ اس

لئے پھر مراد یہ ہو گی کہ شیخ عبدالقادر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے پیر ہیں۔ حالانکہ صحابہ کرامؓ نبی علیہ السلام کے مرید ہیں۔ جن پر قرآنی نص موجود ہے۔ جس نے بیعت ہونے والوں کو رضا و رضوان کی خوشخبری دے دی۔ اگر اس شعر میں انبیاء کرامؓ مراد نہیں تو پھر اعلیٰ حضرت کے اس شعر کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ یہ پہلا مطلب تو یہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی اس وقت نبی علیہ السلام کے روپ میں تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ کی نبی علیہ السلام سے بیعت دراصل شیخ عبدالقادر جیلانی ہی کے ہاتھ پر بیعت تھی۔ یہ بھی مطلب بھی کفریہ ہے۔ دوسرا مطلب: یہ ہو سکتا ہے کہ نبی علیہ السلام اور عبدالقادر جیلانی دو علیحدہ علیحدہ ہستیاں ہیں پھر اس کے یہ معنی ہوں گے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی ماسوائے انبیاء کرام کے جملہ انسانوں کے پیر ہیں۔ جن میں صحابہ کرامؓ بھی داخل ہیں۔ یعنی وہ صحابہ کرامؓ کے بھی پیر ہیں۔ تو یہ مضمون بھی صحابہ کرامؓ کی توہین پر مشتمل ہونے کے باعث کفریہ ہے۔

نبی خالق یا مخلوق؟

بریلوی مذہب والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ممکن الوجود یعنی مخلوق نہیں نہیں مانتے نہ واجب الوجود کہہ سکتے ہیں کہ اعلان یہ آپ کو خدا ماننا پڑتا ہے۔ ان کے ہاں آپ نہ خالق ہیں نہ مخلوق ایک درمیانی اور برزخی مخلوق ہیں۔



معادن اسرار علامہ العیوبؒ برزخ بحرین امکان و وجوبؒ

حدائق بخشش ج ۲ ص ۸۹

جب آپ خالق بھی نہیں مخلوق بھی نہیں تو آخر کیا ہیں؟ یہ وہ حیرت ہے جس سے بریلوی حضرات قیامت تک نہیں نکل سکتے۔ دوسروں کی حیرت تو ایک طرف خود باقی مذہب بریلوی کی حیرت ملاحظہ ہو:-

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبودیت کہاں
حیران ہوں یہ بھی ہے خطایہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حدائق بخشش ج ۲ ص ۸۹

ممکن الوجود کا بالکل ابتدائی درجہ ہو یا اعلیٰ آپ دائرہ امکان و خلق سے بالکل اوپر ہیں۔ کماحقہ امکان کے دونوں کناروں کی یہاں نفی ہے۔ آپ خود ہی ذاتِ اول تھے۔ اور خود ہی آخر ہیں، معراج کی رات خود اپنے آپ کو ہی ملنے گئے تھے۔ ملاحظہ ہو:-

ممکن امکان کے جھوٹے نقطہ تم ادل آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کہ ہر سے اُٹے کہ ہر گئے تھے
وہی ہے اول ہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
اسی کے جلوے اسی سے ملے اسی کی طرف گئے تھے

حدائق بخشش ج ۲ ص ۱۱۲

یہ وہ مقام ہے جہاں بریلوی واضح طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تسلیم کر رہے ہیں۔ اس سے بچنے کے لیے وہ کچھ پیچھے ہٹے ہیں تو وہاں بھی جگہ نہیں ملتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلوق اور حادث ہونے کی وہ پہلے نفی کر آئے ہیں۔ کھان امکان کے دونوں کناروں کو انہوں نے ویسے ہی چھوڑ دیا تھا۔ اب نہ وہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔ توحید و رسالت کے اعتقاد میں تذبذب کا شکار ہو نہ توحید کا صحیح اقرار رہا نہ رسالت کو وہ صحیح طور پر تسلیم کر سکے، اعلیٰ حضرت بریلوی نے دین اسلام کی سرے سے تعبیر ہی بدل ڈالی اور خداوند کریم کی ذات و صفات کے حبلہ اختیارات کو تمانے بانے کا سوت سمجھ کر غیر اللہ میں بانٹ دیا۔ اور خدا مالک الملک کو العیاذ باللہ بے اختیار و بے بس بنا کر عرش پر بٹھا دیا۔ جو تصور خدا کی ذات کے بارے میں تو اتر سے چلا آ رہا تھا اس تصور کو لوگوں کے اذہان سے محو کرنے کی اتھک کوشش کی۔ اگر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا براہ راست انکار کرتے تو لوگ اس تصور کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیتے اور یہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی حسن کارکردگی نہ ہوتی۔ چنانچہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور کو لوگوں کے ذہنوں کے گوشوں سے نکلانے کے لیے کبھی تو خدا اور رسول دونوں کو ایک بنا کر دکھایا۔ اور کبھی کہا کہ جو آسمان پر ہے یہ وہی ہے جو زمین پر ہے یہ وہی ہے جو آسمان پر ہے۔ اور کبھی کہا کہ مجھے بھی معلوم نہیں کہ خدا کون ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کے صاحبزادے اپنے اس اضطراب کو یوں بیان کرتے ہیں:

هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن
 بكل شيء عليم لوح محفوظ خاتم هو !
 نہ ہو سکتے ہیں دو اول نہ ہو سکتے تھے دو آخر

تم اول اور آخر ابتدا تم ہوا انتہا تم ہو !
خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں بنستی
خدا پر اس کو چھوڑا ہے وہی جانے کیا تم ہو
حدائق بخشش ۱۲ ص ۱۰۴

قرآن کریم کی آیت ہوا الاول والاخر والظاہر والباطن وهو
بكل شئ علیہ پنا الحدید، اللہ تعالیٰ کی شان میں ہے۔

مولوی حامد رضا خان نے اُسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں کرتے ہوئے
اس کے الفاظ بھی بڑھا دیئے ہیں۔ آپ نے یہ عقیدہ اپنے باپ سے ہی لیا ہے
احمد رضا خان نے دوسو سوں کے دفع کے لیے یہ ولیفہ تجویز کیا ہے
”امنت باللہ ورسولہ ہوا الاول والاخر والظاہر

والباطن وهو بكل شئ علیہ“ ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی ص ۸۸

خان صاحب بریلوی نرے شاعر ہوتے تو اسے مبالغہ قرار دے کر ہم آگے
نکل جاتے، نرے صوفی ہوتے تو اسے سطحیات صوفیہ میں جگہ مل جاتی مگر یہاں

ان دونوں تاویلوں کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ بریلوی جماعت اعلیٰ حضرت کو مجدد
مانتی ہے اور مجدد بھی وہ جو اپنے دین و مذہب پر چلنے کی دوسروں کو دعوت دیتا
ہے۔ اتنے بڑے دعوے کے ہوتے ہوئے توحید و رسالت میں یہ مذہب

بہت عبرتناک ہے۔ بریلوی مذہب والوں کا اعتراف ہے کہ حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہ کسی قطعی اور یقینی عقیدے پر نہیں۔ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو وہ مخلوق اور حادث بھی نہیں مانتے جو حمد اہل حق کا اعتقاد تھا اور
خدا کہتے ہوئے اہلسنت و الجماعت علماء دیوبند سے ڈرتے ہیں مگر پھر بھی بے
لفظوں میں کہہ جاتے ہیں۔ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

اُٹھے جو قصرِ دنی کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوتی کہ نہ کہہ کر وہ ہی نہ تھے ارے تھے
حدائقِ بخشش ج ۱ ص ۱۱۱

معراج کی رات جب دفیافتہ لگے پردے اُٹھے کوئی نہیں سکتا کہ
حقیقت کیا کھلی یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہاں دوہستیاں تھیں۔ خدا
اور اس کا رسول نہیں دو نہ کہہ یہ نہ کہہ آپ ہی وہ نہ تھے (یعنی خدا نہ تھے)
ارے حقیقت یہ ہے کہ آپ ہی وہ تھے۔ بریلوی مذہب میں توحید کا یہی
تصور ہے وہ الوہیت کے سوا اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت مانتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں۔
”اگر الوہیت عطا فرمانا بھی زیرِ قدرت ہوتا تو ضرور یہ بھی
عطا فرماتا،“ ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۴۹ ج ۲

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت
کی اجازت نہیں دی تو یہ خدا کے اختیار میں ہی نہ تھا وہ اس پر قادر نہیں کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کی اجازت دے یہ بات زیرِ قدرت ہوتی تو
وہ اس کی بھی اجازت دے دیتا۔ معاذ اللہ

اعلیٰ حضرت بریلوی کے مرید بریلویوں کے مشہور نعت خواں نور محمد امین آبادی
آبادی بریلوی اپنے مجموعہ کلام میں لکھتے ہیں۔

میں سوخاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
 کھڑے آنکھ صلی علی کہتے کہتے
 حبیب خدا کو خدا کہتے کہتے
 خدا بل گیا مصطفیٰ کہتے کہتے
 نعت مقبول نور محمد ص ۲۵

مطبوعہ جہانگیر پبل ڈپو، لاہور

توحید و رسالت میں یہ وحدت بریلوی مذہب میں اس قدر جاری ہے کہ ان کے نعت خواں بڑا پڑھتے ہیں :-

جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
 اتر پڑا وہ مینے میں مصطفیٰ ہو کر
 اعلیٰ حضرت بریلوی اللہ تعالیٰ کی صفت استواء علی العرش کا معنی لکھتے
 ہوئے اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان قرار دیتے ہیں۔
 وہی لامکاں کے مکین ہوئے سر عرش تخت نشین ہوئے
 وہ نبی ہے جس کے ہیں مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں
 وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہیں سے سب سے انہیں کا سب سے
 نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
 حدائق بخشش ج ۱ ص ۲۷

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ہر چیز کو وجود خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ اور
 اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ مگر بریلوی مذہب یہ ہے کہ ہر چیز کو وجود
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

مرکز قارئین! انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعلق رضا خانی گستاخانہ نظریات آپ کی نظر سے گزر چکے ہیں۔ آئیے ہم تجوہاں سلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی باقی دارالعلوم دیوبند کے چند نعتیہ اشعار سے آپ کے ایمان کو تازگی دے دیں تاکہ آپ کو یہ اندازہ بھی ہو جائے کہ علماء دیوبند کے مرخیل حضرت نانوتوی شفیق مصطفیٰ علیہ السلام میں کس قدر ڈوبے ہوئے ہیں۔

نعت

کس ہے ذرہ کوئے محمدی سے خجل!!
فلک پر عیسیٰ وادریں ہیں تو خیر بھی
فلک پر سب بھی پر ہے نہ ثانی احمد
شکر اس کی فقط قاسم اور سب کو چھوڑ
الہی کس سے بیان ہو سکے غاسک کی!
جڑوئے نہ بناتا دوسارے عالم کو
طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
بہنچ سکا ترے رتبہ ملک کوئی نبی!
جوانیا ہیں وہ آگے تری نبوت کے!
خدا کے طالب دیدار حضرت مونسے
کہاں بندی طور اور کہاں تری معراج
جہاں کو ترے کب پہونچے حسن یوسف کا
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کوں پوچھے گا
اڑا کے بادمیری مٹ خاک کو پس مرگ
تہا رہے عشق میں زرد کے بول خمیف آنا
بس اب در در پڑھ اس پر اور اس کی آل پر تو

فلک کے شمس و قمر کو زمین لسیل و نہار
زمین پر جلوہ نہ ہیں محسوس مختار
زمین پر کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار
کہاں کا سبزہ کہاں کا چین کہاں کی بہار
کہ جس پر ایسا تری ذات ص کا ہو پیار
غیب ہوتی نہ درت وجود کی ز بہار
بجائے گئیے اگر تم کو مسبد الانار
تو کس کی کسی میں نہیں مگر دو چار
ہوئے ہیں محبہ وہ والے بھی اس جگہ ناپا
کر لی ہیں امتی ہونے کا یا نبی اسیر
تمہارا لمحے خدا آپ طالب دیدار
کیسے ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار
وہ دلربائے زلیخا توست بدستار
بے گنا کوں ہمارا ترے سوا غم خوار
کسے حضور کے روضہ کے آس پاس شمار
کہ انکھیں چشمہ آبی سے ہوں درون غبار
جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اس کی عزت اظہار

اللہ اس پر اور اس کی تمام آل پر بھیج
وہ جنتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کو شمار



توہین صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم

www.ownislam.com



صحابہ کرامؓ سے افضل

(احمد رضا خان بریلوی کے زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا ہے کہ ان کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔ وصایا شریف ص ۲۳ مطبوعہ بریلی)

مذہب اسلام کی رو سے کوئی بڑے سے بڑا ولی چھوٹے سے چھوٹے صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ جن کی آنکھیں مشافہۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے منور ہوئیں۔ اُن کی برابری کون کر سکتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی صفات کسی شخص میں پورے طور پر جلوہ گر نہیں ہو سکتیں۔ چہ جائیکہ حاجی سنت حامی بدعت امیر المکفرین خلیفہ عز ازیل، فطرتی مشرک، انگریز کا خود کاشتہ پودا صحابہ کرام سے بھی اکمل و اتم ہو۔ یہ کہنا کہ احمد رضا خان بریلوی کی زیارت کرنے سے صحابہ کرامؓ کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔ اس میں کونسی تعظیم و تکریم ہے۔ اس میں سراسر صحابہ کرام کی شان میں گستاخی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ رضا خانی امت کے امام مولوی احمد رضا خان کا مرتبہ یہ ہے کہ ان کے نام کے ساتھ ان کی اُمت رضی اللہ عنہ لکھتی ہے۔ حالانکہ عام مسلمان بھی یہ بات جانتے ہیں کہ یہ الفاظ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کیلئے مخصوص ہیں۔ مگر جنہیں شریعت کا کوئی پاس نہ ہو۔ قرآن کریم پر عمل کرنے کو تیار

نہ ہوں اور احمد رضا خاں کے اکاذیب کو حق سمجھتے ہوں ان کا ہمارے پاس کیا علاج ہے۔

اس رضا خانی امت نے آدم نما ابلیس کو رضی اللہ عنہ کہہ کر صحابی کا مرتبہ دیا ہے۔ یہ ہیں تک لبس نہیں کیا۔ اس کے بعد احمد رضا کو ساتی کوثر بھی کہا۔ اور ایک متقل نبی مان کر سلام بھی پڑھا۔ پھر ایک اور قدم اٹھایا تو اعلیٰ حضرت بریلوی کو خدا بنادیا۔ یہ الزام نہیں بلکہ حقیقت بیان کر رہا ہوں۔

رضا خانی امت انبیاء علیہم السلام، ازواجِ مطہرات، اور صحابہ کرام اور اولیاء امت کی توہین اور علماء دین کی تکفیر سے باز آئیں۔ دوسروں پر الزام عائد کرنے سے پیشتر اپنے گریبان میں جھانکنے کی کوشش کریں۔ اور پاکستان میں مذہبی انتشار کا دروازہ نہ کھولیں۔ ہم یہ حقیقت بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم نے جو حقائق پیش کیے ہیں وہ سمندر کے مقابلے میں ایک قطرہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمارے سامنے اس قسم کے چند ایک نہیں بلکہ ہزاروں حوالے موجود ہیں۔ لیکن ہم نہیں چاہتے کہ جو ابی طور پر کوئی ایسا قدم اٹھائیں جو محسوسات کے اعتبار سے سخت اور نتائج کے اعتبار سے خوفناک ہو۔ ہم رضا خانیوں کو کہتے ہیں کہ وہ اپنے پیروکاروں کو کہیں کہ وہ اپنی زبانوں کو قابو میں رکھیں اور اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کے متعلق زہر مت اگلیں وگرنہ صورتِ حال بگڑ جائے گی۔



صحابی رسول پر کفر کا فتویٰ

مکفر المسلمین و مکفر الصحابہ انگریز سرکار کی معنوی اولاد مولوی احمد رضا خان بریلوی سو واللہ وجہ اپنے عدم بصیرت کا یوں ثبوت دیتے ہیں۔ ایک بار عبدالرحمن قاری کا فریفتا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اڈیوں پر آ پڑا۔ چرانے والے کو قتل کیا اور اڈنٹ لے گیا۔ اسے قرأت سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ قبیلہ بنی قارہ سے (تھا) ملفوظات احمد رضا ج ۲ ص ۵۲

مولوی احمد رضا خان بریلوی نے صحابی رسول کو کافر کہنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ صحابیؓ کو شیطان بھی کہا ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اس نے کشتی مانگی انہوں نے قبول فرمائی۔ اس محمدی شیر مسلمہ بن الاکوع نے حوک شیطان (عبدالرحمن قاری) کو دے مارا۔ ملفوظات احمد رضا ج ۲ ص ۵۲

حاصل تہ: مذکورہ عبارت پڑھنے سے بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کی تکفیر صحابہ کی جبرأت کا اندازہ فرمائیے۔

خان صاحب بریلوی نے صحابی رسول کو کافر کہنے پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اڈنٹ چوری کرنے کا الزام بھی لگادیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ صحابی کو شیطان بھی کہہ دیا اور نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي جُلِدَ۔ جو شخص میرے کسی صحابی کو گالی دے اسے دُرے مارے جائیں قارئین کرام: غور فرمائیے کہ عبدالرحمن قاریؒ بن زبیرؓ کے استاذ

متوفی سنہ ۳۸۵ رضی اللہ عنہ صحابی تھے۔ ۲۷۷ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنا ثابت نہیں۔ صفار صحابی میں سے تھے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشہور عامل تھے۔ نیز آپ کا علماء دینہ میں نہایت
اوپنچا مقام تھا۔ حضرت علامہ بدر الدین عینیؒ یوں رقمطراز ہیں۔

قال ابن معین هو ثقة وقيل له صحبة : عینی علی البخاری ج ۱ ص ۱۳۶

یعنی ابن معین کہتے ہیں کہ وہ ثقہ تھے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ صحابی ہیں
بخاری شریف ص ۲۶ پر انکی ایک روایت پیش خدمت ہے۔ ویلے حضرت
عبدالرحمن القاریؒ کی اکابر صحابہؒ سے روایات کتب حدیث میں موجود ہیں۔

عن عسرة ابن زبیر عن عبد الرحمن بن عبد القاری
انه قال خرجت مع عمرو بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ
عنه ليلة في رمضان الى المسجد الحرام

عروہ بن زبیرؒ حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاریؒ سے روایت کرتے
ہیں کہ میں رمضان کی ایک رات حضرت عمرؓ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا الح
علاوہ ازیں حضرت علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے بھی عبدالرحمن بن عبدالقاریؒ
کو صحابی شمار کیا ہے : اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحمن بن عید بخیر اضافة القاری بتشديد
الياء يقال له رواية وذكره العجلي في ثقات التابعين
واختلف قول الواقدي فيه قال تارة له صحبة
وتارة تابعي مات سنة ثمان وثمانين
تقريب التهذيب ص ۲ مطبوعہ گوجرانوالہ

حضرات یہ بات اظہر من الشمس ہے حضرت عبدالرحمن بن عبد القاری صحابی رسول ہیں۔ اور امام بخاری کی روایت بھی ہماری مؤید ہے۔

علاوہ ازیں جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اونٹ چوری کر کے لے گیا اور ساتھ خیرانے والے کو قتل کیا وہ عبدالرحمن فزاری تھا۔ جس کو حفرة البوقادہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔ اور بریلویوں کے مجدد کی علمیت ملاحظہ فرمائیے کہ جس کو حدیث کے عمومی واقعات کا علم بھی نہیں۔ لیکن یہ بھی عین ممکن ہے کہ انہوں نے قصداً صحابی رسول کو کافر بنا دیا ہو اور اسی پر بس نہیں بلکہ شیطان تک کہہ دیا۔ اور چوری کا الزام بھی لگا دیا۔ عبدالرحمن فزاری والی جس روایت کا مندرجہ بالا سطور میں بار بار ذکر آیا ہے۔ صاحب مشکوٰۃ نے مسلم شریف کے حوالہ سے نقل کی ہے ملاحظہ فرمائیے۔

عن سلمة ابن الأكوع قال بعث رسول الله عليه وسلم بظهره مع رباح غلام رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا معه فلما أصبحنا إذا عبد الرحمن الفزاری قد اغار على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقامت على الكفة فاستقبلت المدينة فناديت ثلاثاً يا صباحاه ثم خرجت في آثار القوم ارميهم بالنبل واربعوا قول انا ابن الأكوع واليوم يوم الرضع فما زالت ارميهم واعقبهم حتى ما خلق الله من بعير من ظهري رسول الله صلى الله عليه وسلم الا خلفته وراء ظهري ثم ابعبهم ارميهم حتى القوا اكثر من ثلثين بسطة وثلثين

رمحاً يستخفون ولا يطرحون شيئاً إلا جعلته
 عليه اراماً من الحجارة لغير فساد رسول الله صلى الله
 عليه وسلم واصحابه حتى رأيت فوات رسول الله
 صلى الله عليه وسلم ولاحق الوقت اده فادى رسول الله
 صلى الله عليه وسلم لعبد الرحمن فقتله قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم خير فرساننا اليوم ابو قتادة
 وخير رجالاتنا سلمة قال ثم اعطاني رسول الله صلى الله
 عليه وسلم مسلمين مسلم الفارس ومسلم الراجل فبع
 هم الى جميعا ثم ابدخني رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وراة على العصابة واجعين الى المدينة . (رواه مسلم)

مسلم بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنے غلام رباح کے ساتھ سواری کے اونٹ بھیجے میں اس کے ساتھ تھا۔ جب
 ہم نے صبح کی اچانک عبدالرحمن فزاری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر
 حملہ کر دیا۔ میں ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا حدیث کی طرف منہ کیا اور تین مرتبہ کہا یا صبا حاء
 پھر میں لوگوں کے پیچھے نکل کھڑا ہوا میں ان کو تیر مارتا تھا۔ اور یہ رجز پڑھتا تھا
 میں ابن الاکوع ہوں۔ آج کا دن برے لوگوں کے لئے ہلاکت کا ہے۔ میں ان کو
 تیر مارتا رہا۔ اور ان کے اونٹوں کی کونچیں کاٹتا رہا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں میں سے جن کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ میں نے
 اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔ پھر میں ان کے پیچھے تیر مارتا تھا یہاں تک کہ انہوں نے
 تیس سے زیادہ چادریں اور تیس نیزے پھینک دیئے۔ ہلکے ہوتے تھے۔ وہ

کوئی چیز نہ پھینکتے تھے۔ مگر میں اس پر پتھر کی نشانی رکھتا تھا۔ تاکہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نہ دیکھ لیں۔ یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں کو دیکھا۔ ابو قتادہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہیں۔ عبدالرحمن کو آٹا۔ اس کو قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا بہترین سوار آج ابو قتادہ ہے۔ اور ہمارے پیادوں کا بہترین سلمہ بن کوٹھ ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دو حصے دیئے۔ ایک سوار کا ایک پیادہ کا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مدینہ واپس آتے ہوئے اپنی عسکری اور غنمی پر بچھے بٹھایا۔

حضرات: جب میں نے مذکورہ بالا مضمون پڑھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ تکفیری کام میں اپنے آپ کو کامیاب سمجھنے والے احمد رضا بریلوی کا ہی طرز امتیاز ہے کہ جو اپنے دور کے امیر الکفرین کہلاتے ہیں۔ یہ انہی کا کام ہے کوئی مسلمان ایسی حرکت بالکل نہیں کر سکتا۔ اور جنہوں نے گمراہی پھیلانے میں ابلیس کو بھی مات کر دیا۔

انگریز مذہب نجات نے دو مجدد پیدا کیئے۔ ایک غلام احمد قادیانی کہ جس سے ختم نبوت کے خلاف کر دیا۔ دوسرا مجتہد احمد رضا بریلوی کہ جس سے توحید و سنت کے خلاف کفر و شرک کو تقویت دلوائی اور پھر ایسا فریضہ سرانجام دیا کہ غلام احمد قادیانی سے بھی سبقت لے گیا۔ بریلویوں کے مجتہد اعلیٰ حضرت بریلوی کہ جس نے رب ذوالجلال کی شان میں گستاخی اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں اور ازواجِ مطہرات کی شان میں نہایت غلیظ زبان استعمال

کی تو ایسا شخص صحابہ کرامؓ کو کیسے معاف کرے گا۔ اور اسی لیے احمد رضا خاں نے اہلسنت والجماعت علماء بریلویہ اور دیگر قائدین حضرات پر کفر کے فتوے لگائے۔ کیونکہ کفر کی مشین چلانا یہ احمد رضا کا محبوب مشغلہ تھا۔ اب آپ فیصلہ کریں کہ احمد رضا خاں بریلوی کی اپنی تصنیفات میں مرقوم ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے تو اعلیٰ حضرت بریلوی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کو کافر کہا ہے تو اب رضا خانی خود فیصلہ کریں کہ احمد رضا مسلمان تھے یا کافر؟

آپ خود ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن القاری صحابی ہیں اور اونٹ پر چوری کرنے کے الزام سے بالکل بری ہیں۔ صحابی رسول پر چوری کا الزام اور کفر کا فتویٰ یہ مذہب رضا خانی میں کوئی فعل مستحسن ہو سکتا ہے لیکن مذہب اہلسنت میں اس حرکت کی قطعاً کوئی اجازت نہیں ہے جیسا کہ ہر چہ خواہی کہن

مسلمانوں کی مال بریلویوں کا پاپ

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوین کا انھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوین سرے دل کی صورت
کہ ہوتے جاتے ہیں جامہ سے بروں سیلہ ویر

ترجمہ: ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کا ایسا تنگ اور چپت لباس اور
پھر اس پر ستر اور سینہ کا ابھارا ایسا تھا کہ آپ کا سپرہاں سر سے کمر تک پھٹنے کے
قریب ہے ان کی جوانی کا ابھار مرے دل کی مانند ٹھپتا جا رہا ہے اور سینہ اور
جسم لباس کی تنگی کی وجہ سے کپڑوں سے باہر جوتے جا رہے تھے (العیاذ باللہ)

نوٹ اگر کوئی بریلوی ہی یہ کہہ دے کہ میں نے احمد رضا خاں بریلوی کی بیوی کو بازار
حسن میں مذکورہ صورت دیکھا اور مست ہو گیا یا سردار احمد کی والدہ یا
امجد علی اعظمی کی ہمشیرہ یا حشمت علی کی والدہ یا ابوالبرکات و ابوالحسنات کی
ماں یا نعیم الدین مراد آبادی کی بیٹی یا عبدالحامد بدایونی کی بیوی یا احمد سعید کاظمی
کی بیٹی یا احمد یار بگراتی، محمد عمر پھروزی، فیض الحسن، عنایت اللہ سائنگھ لہ، شاہ احمد
نورانی، محمد حسین نعیمی وغیرہم کے گھر کی تمام بیویاں، مائیں اور بہنیں سینہ
تاج کر بازار حسن میں گھومتے دیکھا اور میں عاشق ہو گیا۔ تو کیا بریلوی حضرات یہ
برداشت کریں گے، چہ جائیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کی لخت جگر اور تمام اُمت محمدیہ کی روحانی والدہ کو سب و ستم پھر عاتق
رسول ہونے کا دعویٰ

مولوی امجد علی اعظمی بریلوی کا فتوے

ام المؤمنین حضرت صدیقہ بنت صدیق محبوبہ
محبوب العالمین جل و علا و صلی اللہ علیہا وسلم پر
معاذ اللہ تہمت ملعونہ افلا سے اپنے ناپاک زبیا
کو اکود کرنے والا قطعاً کافر و کافر ہے اور
اس کے سوا اور طعن کرنے والا رافضی تبرائی

بد دین جہنمی ہے ۔ بہار شریعت ج ۱ ص ۶۲

مذکورہ بالا فتوے سے معلوم ہو گیا کہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی کافر مرتد بد دین جہنمی ہے ۔ اب رضا خانی امت کے اولیاء کو چاہیے کہ کشف سے معلوم کریں کہ احمد رضا خاں بریلوی جہنم کے کس طبقہ میں ہے ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

پہ ایک الزام

اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں ۔

اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو الفاظ شان جلال میں ارشاد کرتی ہیں دوسرا کہے تو گردن ماری جائے

ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی ج ۳ ص ۷۹

قارئین کرام :- یہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا پر صریح الزام ہے کہ انہوں نے شان اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے نامناسب الفاظ استعمال فرمائے ہیں کہ اگر کوئی دوسرا کہے تو اس کی گردن ماری جائے ۔ اب

اعلیٰ حضرت بریلوی تو موجود نہیں ہیں تو رضا خانی امت ہی بتا دے کہ وہ ناجائز اور

نامناسب الفاظ کو لے ہیں ۔ جو شان اقدس کے منافی تھے ۔ نیز اس سے

تو اعلیٰ حضرت کے رافضی ہونے کا ثبوت ملتا ہے ۔ کیونکہ احمد رضا کے شجرہ

نسب میں جتنے نام آتے ہیں سب کے سب شیعہ طرز پر ہیں ۔ ورنہ کوئی عام

مسلمان بھی حضرت عائشہؓ کی شان میں گستاخی نہیں کر سکتا ۔ اور ام المؤمنین

حضرت عائشہؓ کی شان میں اپنی زبان کو گندگی سے آلود کرنے اور زبان درازی

کرنے پر احمد رضا خاں بریلوی کا ہی ذوق خبیث ہے

قارئین کرام! رضا خانی مذہب کے صحابہ کرام کے تعلق گستاخانہ عقائد اپنے پڑھ
 لیتے ہیں۔ اب ہم آپ کا ایمان تازہ کرنے کے لئے مدح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
 پر ایک دعا یہ نظم پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

دُعا

کوئی صدیقی سا پھر صاحبِ ایمان پیدا کر!
 عمرِ سا پھر کوئی یارب جری انسان پیدا کر
 رگِ اسلام میں خونِ حمیت کا نثر چھسہ دوڑے
 ہمیں بارِ اناہ پھر کوئی عثمان پیدا کر
 سمجھ بیٹھیں دشمنِ کُند ہیں مومن کی تلواریں
 الہی ذوالفقارِ سدری کی شان پیدا کر
 الہی جمع ہو بکھرا ہوا شیرازہ و ملت
 حسن کا مش کوئی صلح کل انسان پیدا کر
 الہی پھر وہی شوکتِ مٹے دینِ بیہیم کو
 الہی پھر کوئی ابن ابوسفیان پیدا کر
 غلامانِ نبی پھر سے وہی قربانیاں سیکھیں!
 حسین اُسا کوئی ذبحِ عظیم افسان پیدا کر
 مسلمان پھر لہو سے سینچ دیں باغِ محمد کو
 بہارِ بے خزاں کا پھر کوئی سامان پیدا کر





توین الودید اکرام
 حم اللہ علیہم

www.ownislam.com



کمپنوں کا اہیل مرغ

حامی شرک و بدعت ماحی توحید و سنت امیر الکفرین احمد رضا خان بریلوی ستودا اللہ
وجہ اپنی تصنیف "حلائق بخشش" میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی بیاں الفاظ توہین
کرتے ہیں ۛ

مرغ سب بولتے ہیں بول کر چپ بستے ہیں

ہاں اہیل ایک نواسنج ہے گاتیرا

(حلائق بخشش جلد اول مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی)

اعلیٰ حضرت بریلوی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ چین ولایت میں سب مرغان چین اپنے اپنے
وقت میں بول کر چپ ہو گئے لیکن آپ (عبد القادر جیلانیؒ) ایک ایسے اہیل مرغ ہیں
جو چینستان ولایت میں ہمیشہ نواسنجی کرتا رہے گا۔

قارئین کرام! غور کریں کہ یہ الفاظ شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی شان میں سخت
بے ادبی اور گستاخی پر مبنی ہیں کیونکہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ کو اہیل مرغ کہنا یہ کون سی
تعظیم و تکریم ہے مگر جاہل عوام سے ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو چند وصول کر کے
عیاشیاں کرنے والے رضا خانی فرقہ کے افراد کیونکر اولیاء کرام کے محبت ہو سکتے
ہیں۔ شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے حق میں اہیل مرغ کہنے کی بجائے یہ الفاظ رضا خانی
امسب پر ہی پورے طور پر صادق آتے ہیں کیونکہ جس طرح مرغ دن بھر میں ہزار گھر
سے دانہ جگتا ہے پھر رات کو اپنی نیکی، زہد و ورع اور تقویٰ کا ڈھنڈورا پیٹتے ہوئے
نواسنج (اذان دیتا) ہوتا ہے، اسی طرح چینستان شرک و بدعت کا نواسنج انگریزی معنی
اولاد احمد رضا خان بریلوی اور اس کے پیروکار بھی دن بھر میں ہزار گھر سے دانہ ڈنکا
جگتے ہیں اور اپنے زہد و ورع کے اظہار کے لیے اپنے آپ کو حبلی مسلک کے

پیرکار کہ جن کے نزدیک عدا تارکِ صلوٰۃ ردّۃ واجب القتل ہے) کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ اب رضا خانی امت کے لیے اس دعویٰ میں کہاں تک سچائی ہے! اس کا فیصلہ وہ خود کریں۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف اپنی نسبت کرنے والے ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر بھی دیکھیں کہ کیا ان کے اقوال پر عمل پیرا بھی ہیں؟

اگر ذریت بریلوی یعنی رضا خانی امت کہ جن کی اکثریت تارکِ الصلوٰۃ ہے ان کو چاہیے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مسلک کے تحت اپنے ارتداد کا اعلان کرتے ہوئے اپنے کو قتل کریں ورنہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نام لینا چھوڑ دیں۔

زوجہ کے ساتھ شیطانی نور

بے علم مولوی احمد رضا خاں بریلوی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:۔

”حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ازواجِ مطہرات سے ایک بی بی حبیبہ اندھیرے میں جاتیں ایک شمع روشن ہو جاتی، ایک روز حضور (یعنی عبدالقادر جیلانیؒ) نے ملاحظہ فرمایا اُسے سمجھا دیا اور فرمایا کہ یہ شیطان کی جانب سے ہے پھر ایک رات نور ان کے ساتھ فرما دیا۔“

(احکام شریعت ج ۲ ص ۱۵۴ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی)

قارئین کو ام، اعلیٰ حضرت بریلوی نے مذکورہ بالا عبارت میں لفظ رضی اللہ عنہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے حق میں استعمال کیا ہے حالانکہ شیخ جیلانیؒ ایک ولی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں، اور ولی پر رحمۃ اللہ علیہ کا لفظ بولا جاتا ہے اور امام مسلمان بھی یہ بات جانتے ہیں کہ رضی اللہ عنہ کا لفظ نبی علیہ السلام کے صحابہ کے لیے

مخصوص ہے۔ لیکن اعلیٰ حضرت کی حماقت کا اندازہ کیجئے کہ صیبر کرام کی عظمت کم کرنے کے لیے لفظ رضی اللہ عنہ کا مقام گرا دیا ہے، اور رضا خانی ہر ولی کو رضی اللہ عنہ کہتے اور لکھتے ہیں، لیکن اہلسنت والجماعت علامہ دیوبند کا تو یہ عقیدہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علیہ السلام کہا ہے ہم اُس کو علیہ السلام کہیں گے اور جس کو رضی اللہ کہاہے اُس کو رضی اللہ کہیں گے اور جس کو رحمتہ اللہ کہاہے اس کو رحمت اللہ کہیں گے۔ اوسیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ایک ولی اور حبیبی مسلک کے امام ہیں ہم ان کو رحمتہ اللہ کہیں گے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ خان صاحب بریلوی نے شیخؒ کی زوجہ کے بارے میں گستاخی کی انتہاء کر دی اور غلط الزام لگا دیا کہ شیخؒ مذکور کی زوجہ کے ساتھ شیطانی شمع روشن ہوتی تھی۔ قابل دریافت بات یہ ہے کہ خان صاحب بریلوی کو کیسے پتہ چل گیا کہ شیخؒ کی زوجہ کے ساتھ شیطانی نور ہوتا تھا حالانکہ شیخ جیلانیؒ ۵۶۱ھ کو فوت ہوئے اور اعلیٰ حضرت بریلوی ۱۲۷۰ھ میں پیدا ہوئے اور خان صاحب کو بھر کس نے بتا دیا کہ شیخ جیلانیؒ کی زوجہ جب اندھیرے میں جاتیں تو ایک شیطانی شمع روشن ہوتی تھی، اور شیخ جیلانیؒ نے شیطانی شمع کو نبھا کر زوجہ کے ساتھ ایک دیانی نور ملا دیا۔ یہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے اکاذیب میں سے ایک کذب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنی بھی آپ اعلیٰ حضرت بریلوی کی عبارات پڑھیں گے سب کی سب جھوٹ پر مبنی پائیں گے۔ خان صاحب کو خدا تعالیٰ نے کہیں بھی سچ بولنے کی توفیق نہیں بخشی اور پوری زندگی جھوٹ بولنے کو اپنے لیے ذریعہ نجات سمجھتے رہے۔

فَإِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِي وَالْكَذِبَ يُهْلِكُ

رضا خانی پیر کی گدھی سے مصروفیت

(حکایت از تذکرہ غوثیہ)

حضرت غوث علی شاہ صاحب پانی پتی قدس سرہ نے فرمایا کہ ہمارے پیر و مرشد حضرت میر اعظم علی شاہ صاحب فرماتے تھے کہ قصبہ مہم سے دہلی کو واپس آتے ہوئے اٹائے راہ میں ایک عجیب معاملہ پیش آیا۔ دوپہر کے وقت ایک درخت کے سایہ میں گاڑی ٹھہرا دی تاکہ ذرا آرام لے کر اور نماز پڑھ کر بعد فرد ہونے نماز آفتاب کے اُگنے کو چلیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک فقیر صاحب وارد ہوئے۔ ہم نے روٹی پانی کی تواضع کی کھاپی کر وہ بھی سو گئے۔ اور ہم جب آنکھ کھلی تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہماری گاڑی ایک سرائے میں کھڑی ہے پیل گھاس کھا رہے ہیں بھٹیاری کھانا پکا رہی ہے اور فقیر صاحب پڑے سوئے ہیں۔ ہماری حالت سکتے کی سی ہو گئی۔ کہ الٹا یہ کیسی سرائے اور کونسا شہر ہے اور ہم یہاں کیونکر پہنچے؟ بھٹیاری سے دریافت کیا کہ اس شہر کا نام کیا ہے؟ کہا کہ حیرت افزا۔ پوچھا کہ ارے نیک بخت! یہ سرائے کس کی ہے؟ کہا کہ انہی فقیر صاحب کی اور جنہ روز رہے نہ اسکی ابتدا معلوم ہوئی نہ انتہا۔ حقیقت میں وہ شہر حیرت افزا تھا آدمی دہلی کے نیک سیرت پاکیزہ صورت مرفح حال مکانات خوش قطع اور مستغنا اشیاء نگار نگاہ موجود بازار نہایت مکلف و پربہار جہر جاتے صورت تصویر بن جاتے جامع مسجد میں جمہور نماز پڑھتی اسلام کا زور و شور پایا ہر شخص کو یاد خدا میں مشغول دیکھا۔

قال اللہ و قال رسول الرسول کے سوا کچھ ذکر نہ تھا۔ یزمن اٹھیں رات کو جب ہم سو کر اٹھے تو گاڑی اسی درخت کے تلے کھڑی ہے اور وہی وقت ہے فقیر صاحب بھی سوئے ہیں۔ ہم نماز پڑھ کر روانہ ہوئے فقیر صاحب بھی ہمارے

ساتھ ہوئے۔ رستہ میں جس شخص سے پوچھا وہی تاریخ وہی دن وہی مہینہ بتلایا ہم کو
 حیرت ہوئی کہ یہ آٹھ دن کہاں گئے۔ آخر بہادر گڑھ پہنچے وہاں ایک مکان میں ٹھہرے
 فقیر صاحب نے فرمایا کہ بعد نماز عشا ہماری رٹنی اس مسجد میں لے آنا جب ہم روٹی لیکر
 مسجد میں پہنچے تو دیکھا کہ میاں صاحب ایک گدھی سے مصروف ہیں میں نے منہ پھیر
 لیا پھر جو دیکھا تو نماز پڑھتے ہیں۔ بعد فراغت کھانا کھایا باتیں کرنے لگے جب
 آدھی رات گزر گئی تو فرمایا کہ شہر کے دھوبی کپڑے دھو رہے ہیں جاؤ ہمارا
 منگروٹ دھلوا لاؤ۔ میں نے کہا کہ حضرت آدھی رات ادھر آدھی رات ادھر کھلا
 اس وقت کون کپڑے دھوتا ہوگا؟ فرمایا کہ ذرا تم لے جاؤ میں چلا اور شہر کے
 دروازے سے باہر نکلا۔ تو دیکھا کیا ہوں کہ دو گھڑی دن چڑھا ہے اور دھوبی
 کپڑے دھو رہے ہیں۔ جب دروازے کے اندر آتا ہوں تو نصف شب معلوم ہوتی
 ہے اور جب باہر جاتا ہوں تو دوسری دو گھڑی دن چڑھا ہوا نظر آتا ہے۔ غرض
 دھوبیوں کے پاس پہنچے ایک دھوبی نے کہا کہ لاڈلیاں صاحب کا منگروٹ
 میں دھو دوں۔ اس نے دھویا صاف کیا دھوپ میں سوکھا کر حوالہ کیا میاں صاحب
 کی خدمت میں لے آیا۔ مجھ کو ان باتوں کا نہایت تعجب تھا۔ فرمایا کہ تعجب نہ
 کرو۔ یہ بھانسی کا سانگہ ہے۔ اور ایسی شجہ ہم بہت دکھلا سکتے ہیں لیکن
 فقیری کچھ اور ہی چیز ہے ان باتوں کا خیال مت کرو۔ صبح کے وقت ہم دہلی کو
 روانہ ہوئے اور وہ فقیر صاحب غائب ہو گئے۔ جب ہم دہلی میں پہنچے تو مولانا شاہ
 عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ وہ
 شخص خنزرقوت یا ابوالوقت تھا۔
 الانسان في القرآن تصنيف لطيف پیر سید نور الحسن بخاری کیلانی
 اس کتاب کے بارے میں بندہ کی کتاب "اہل سنت و اہل بدعت کی پہچان"

حضرات! اس عبارت کو پڑھنے سے تو انسان یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ بریلوی مذہب میں نماز جیسی اہم عبادت میں پاکیزگی بالکل شرط نہیں اور رضا خانی پیر پہلے وضو کرتے ہیں اور پھر گدھی سے بدفعی کرتے ہیں پھر فوراً بعد نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور اس کے بعد کھانا تناول فرماتے ہیں، گویا کہ ایک وضو سے تین کام کرتے ہیں۔ تو بریلویوں کی بھالت کا اندازہ لگائیں کہ پیر صاحب مرید کو کہتے ہیں کہ ”تعجب مت کرو کہ ایسے شعبہ ہم بہت دکھلا سکتے ہیں۔“ تو معلوم ہوا کہ رضا خانی پیروں کی اکثریت شعبہ باز ہوتی ہے، تو سب سے پہلے رضا خانی پیر شعبہ بازی میں کمال حاصل کرتے ہیں پھر اس کے بعد لوگوں کو گمراہ کرنے کا دھنڈا چلاتے ہیں، اور یہ عجیب مذہب ہے کہ جس میں گدھی سے جُفت ہونے کے لیے بھی با وضو ہونا ضروری ہے اور نماز ناپاکی کی حالت میں پڑھتے ہیں۔ بہر حال ہم ایسے مذہب سے بیزار ہیں گویا کہ بریلوی مذہب کے پیروکار احمد رضا خان بریلوی کی تربیت کا شاہکار ہیں۔

رضا خانی پیر قبر میں

”جان لو اپنا شیخ جس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا ہے“ مرنے کے بعد قبر میں آجاتا ہے اور اپنے مرید کی طرف سے فرشتوں کو حق کے مطابق جواب دیتا ہے اور اُسے نجات دلاتا ہے پس شخص کے لیے ضروری ہے کہ شیخ کامل پکڑے تاکہ شفیق ہو“ (فوائد فریدیہ ص ۶ مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

حضرات! رضا خانیوں کا عقیدہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قبر میں جب میت کو رکھ دیا جاتا ہے تو اس کا شیخ قبر میں حاضر ہو کر میت کی طرف سے فرشتوں کو جواب دیتا ہے اور اُسے نجات دلاتا ہے اور شفاعت کرتا ہے، یہ کتنا ناپاک عقیدہ ہے کہ حسن کا شریعت محمدی میں کہیں تذکرہ نہیں ملتا اور نہ ہی کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے، اور ہمارے

نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی تو یہ ہے: حدیث نبوی کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:-

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وَضَعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نَعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مُقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبَدَ لَكَ اللَّهُ بِهِ مُقْعَدًا قِنَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ مَا جِئْتُ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيَقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَكَلَيْتَ وَيَضْرِبُ بِمِطْرَقٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيُصِخُّ صَوْتُهُ يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ الْفَاقِلِينَ هُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْمَخَارِجِ (مشکوٰۃ شریف)

(ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بندہ جس وقت قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں وہ ان کی جو تیوں کی آواز سنتا ہے، وہ فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں اس کو بھلاتے ہیں اور کہتے ہیں اس شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو کیا کہتا تھا مومن شخص کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اُسے کہا جاتا ہے اپنے دوزخ کے ٹھکانے کو دیکھ اللہ تعالیٰ نے جنت کے ٹھکانے سے تبدیل کر دیا ہے وہ ان دونوں کو دیکھتا ہے، اور منافق اور کافر کے لیے کہا جاتا ہے کہ تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا تھا پس وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا جو کچھ لوگ کہتے تھے میں بھی وہی کہتا تھا پس کہا جاتا ہے نہ تو نے جانا نہ پڑھا لو ہے کے گزروں سے اُسے

مارا جاتا ہے وہ چلاتا ہے جسے اُس کے نزدیک جتوں اور انسانوں کے سوا سب سنتے ہیں۔ متفق علیہا اور لفظ بخاری کے ہیں۔

میرے مسلمان بھائیو! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے تو یہ معلوم ہوا کہ قبر میں میت کے پاس پیر صاحب کا حاضر ہو کر نجات دلانا اور شفاعت کرنا تو کجا قبر میں سرے سے حاضر ہونا ہی ثابت نہیں ہوتا، اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور میت سے سوال کرتے ہیں اگر میت حق کے مطابق جواب دے تو جنتی ہے ورنہ اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور بریلویوں کا عقیدہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے ساتھ متضاد م و متضاد ہے، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جس فرقہ کی بات بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ متضاد ہوگی وہ مردود ہوگی۔

اکھاڑے سے روحانی طاقت

خواجہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخارا میں حضرت امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہرہ سُن کر خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو دیکھا کہ مکان کے اندر خاص لوگوں کا مجمع ہے۔ اکھاڑے میں کشتی ہو رہی ہے، حضرت بھی تشریف فرما ہیں اور کشتی میں شریک ہیں، حضرت خواجہ نقشبند عالم جلیل پابند شریعت ان کے قلب نے کچھ پسند نہیں کیا۔ حالانکہ کوئی ناجائز بات نہ

تھی، یہ خطرہ آتے ہی غنودگی آگئی، دیکھا کہ معرکہ حشر پہا ہے ان کے اور جنت کے درمیان ایک دلدل کا دریا حائل ہے۔ یہ اس پار جانا چاہتے تھے دریا میں اترے بقتنا زور کرتے دھنستے جاتے یہاں تک کہ بغلوں تک دھنس گئے اب نہایت پریشان کہ کیا کیا جاتے۔ اتنے میں دیکھا کہ حضرت امیر کلال تشریف لائے اور ایک ہاتھ سے نکال کر دریا کے اس پار کر دیا، آپ کی آنکھ کھل گئی، قبیل اس کے کہ یہ کچھ عرض کریں، حضرت امیر کلال نے فرمایا ہم اگر کشتی نہ لڑیں تو یہ طاقت کہاں سے آئے۔

ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی ج ۱ ص ۳۱۷

مذہب اسلام میں تو اولیاء کرام میں روحانی طاقت ریاضت کرنے سے آتی ہے لیکن رضا خانی مذہب میں الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔

تو اعلیٰ حضرت بریلوی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ تصور بالکل غلط ہے جو عرصہ دراز سے لوگوں کے ذہنوں میں گردش کر رہا ہے اور رضا خانی شریعت میں یوں ہدایت ہے کہ اولیاء میں روحانی طاقت اکھاڑے کی کشتی سے آتی ہے۔ کیونکہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی شریعت بھی ایک مستقل شریعت ہے۔ جو مذہب اسلام کے سراسر خلاف ہے باطل نظریات اور بدعات کا نام ہے۔ چونکہ احمد رضا خاں بریلوی نے شریعت محمدی کو صرف فرض تک محدود رکھا اور اپنی خود ساختہ شریعت کو ہر فرض سے اہم فرض کا درجہ دیا ہے اور رضا خانیوں کے عقیدے کے مطابق اعلیٰ حضرت بریلوی بھی (مع ذالہ) ایک مستقل نبی ہیں۔ جس کا ثبوت رضا خانی کتب میں موجود ہے، اور جن کا علمی مقام یہ ہے کہ ابتدائی تعلیم مرزا غلام احمد قادیانی کے

بڑے بھائی مرزا غلام قادر سے حاصل کی۔ اور جس کا ثبوت ملفوظات احمد رضا
جلد اول میں مرقوم ہے،

بہر حال اولیا میں روحانی طاقت اکھاڑے کی کشتی سے آتی ہے۔ یہ بھی
اعلیٰ حضرت بریلوی کے اکاذیب میں سے ایک کذب ہے۔ اور رضا خانی اُمت
کو ان الفاظ سے توبہ کرنی چاہیے۔ اور اپنا توبہ نامہ بذریعہ اخبار شائع کرانا
چاہیے۔ احمد رضا خاں کی اس قسم کی عبارات کو پڑھنے سے تو انسان اس بات کو
سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ایسے شخص کو مجد تو کیا ایک باہوش آدمی بھی تصور
نہیں کیا جاسکتا۔

خدا تعالیٰ دین اسلام سمجھنے کی توفیق بخشے۔



پاخانہ کھانے سے ولایت مل گئی

(رضا خانی مذہب کے پیر ایک بابا جی میں یہ کمال تھا کہ جو بات منہ سے نکالتا وہی ہو جاتی۔ راجہ نے اس سے پوچھا کہ مہاراج (رضا خانی پیر) آپ کو یہ کمال کیوں کر حاصل ہوا۔ اس نے جواب دیا کہ میں بارہ برس سے اپنا پاخانہ پیشاب کھاتا پیتا ہوں۔ اس کی بدولت میری زبان کو یہ تاثیر ہے کہ ایک فقیر کو بادشاہ یا راجہ کہہ دوں تو فوراً ہو جائے، راجہ نے کہا پھر آپ کو کیا بادشاہ بناؤ دوسرا راجہ ہو تو اور تمہاری قسمت میں تو وہی پاخانہ پیشاب رہے گا۔ غوثیہ ص ۲۲۷

مذہب اسلام میں تو ولایت کے مقام تک پہنچنے کے لیے انسان کو ریاضت کرنی پڑتی ہے۔ تب کہیں جا کر انسان کامل ہوتا ہے، لیکن رضا خانی مذہب میں یہ تصور غلط ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں کہ ولایت کے مقام تک پہنچنے میں آسانی ہونی چاہیے، تو یہی وجہ ہے کہ رضا خانی مذہب کو قبول کرنے کے بعد انسان کو ولایت کے مقام تک پہنچنے کیلئے اپنا پاخانہ پیشاب بھی کھانا پینا پڑتا ہے تب جا کر انسان رضا خانی مذہب کا صحیح معنوں میں پیروکار کہلاتا ہے۔ ورنہ اس کے بغیر بریلوی امت کے پیروں کی ولایت ناممکن رہتی ہے تو احمد رضا خاں

بریلوی نے اپنی خود ساختہ شریعت میں بہت سی سہولتیں پیدا کر رکھیں ہیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ولی کامل بن جائیں۔ اور لوگوں کی مشکل کشائی اور حاجت روائی فرما سکیں۔ شاید اسی لیے انگریز سرکار کے وظیفہ خوار کی ساری امت ذریعہ ابلیس بلند مقام پر فائز ہیں اور انگریز کی مدح و ثناء اور لاد کو ولایت گندگی کھانے سے حاصل ہوتی ہے۔

لہذا لاہور کارپوریشن کے ساتھ ساتھ علاقائی کارپوریشنوں کو ایسے رضا خانی ولیوں کی خدمات حاصل کرنی چاہئیں۔ جو علاقہ بھر میں گندگیوں کے ڈھیر ختم کریں۔ اور لوگوں کو ولایت میں بلند سے بلند مقام حاصل ہو جائے۔ لیکن ایک بات یہ بھی ہے کہ رضا خانی کتب میں اعلیٰ حضرت بریلوی کی ولایت کا بھی کثرت سے تذکرہ ملتا ہے کہ احمد رضا خاں بریلوی بہت بڑے ولی کامل تھے۔ اور صاحب کرامت تھے۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کو ولایت میں بلند مقام کیسے حاصل ہوا۔

گدھا بھی غیب جانتا ہے

ایک صاحب اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم میں سے تھے، آپ کی خدمت میں بادشاہ وقت قدم بوسی کے لیے حاضر ہوا، حضور کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔ حضور نے ایک سیب دیا۔ اور کہا کھاؤ۔ عرض کیا، حضور نوش فرمائیں۔ آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی تبت بادشاہ کے دل میں خطر

آیا کہ یہ جو سب میں بڑا اچھا خوش رنگ سیب ہے، اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھ کو دیدیں تو جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔ آپ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا ہم مصر گئے تھے وہاں ایک جگہ جلسہ جاری تھا۔ دیکھا کہ ایک شخص ہے۔

اس کے پاس ایک گدھا ہے اس کی آنکھوں

پر پٹی بندھی ہے، ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کو کچھ پاس رکھ دی جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے کہ ہا ساری مجلس میں دورہ کرتا ہے جس کے پاس ہوتی ہے سامنے جا کر سر ٹیک دیتا ہے، یہ حکایت ہم نے اس لیے بیان کی کہ اگر یہ سیب ہم نہ دیں تو ولی ہی نہیں، اور اگر دیدیں تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال کیا؟ ملفوظات اعلیٰ حضرت ج ۲ ص ۱۱-۱۲

وہ ولی اللہ اور ان کی متابعت میں اعلیٰ حضرت بریلوی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مطلق غیب کی بات جان لینے میں اولیاء کرام کی کوئی تخصیص نہیں۔ ایسا غیب کا علم تو ایک گدھے کو بھی حاصل ہے۔ اولیاء کرام کا کسی غیب کی خبر دینا گدھے سے

بڑھ کر کوئی کمال نہیں (معاذ اللہ)

دیکھا کہ بریلوی مذہب کے بانی اعلیٰ حضرت نے کس طرح اولیاء کے علم کو گدھے کے علم سے بلا دیا۔ یہ اولیاء کرام کی شان میں گستاخی ہے اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ اولیاء کرام کی تو ہمیں کمر نابریلوئی مذہب میں جائز ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر رضا خانی شریعت نامکمل رہتی ہے اور اس سے معلوم ہو گیا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی ایک

پاکل آدمی تھا کہ جس کی عدم بعیرت ظاہر ہے، اور جس کی خود ساختہ شریعت میں اولیاء کرام کی توہین کرنا کوئی عروج نہیں بلکہ ثواب ہے۔ حالانکہ خود خدا تعالیٰ نے اولیاء کرام کی شان کو قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے کہ قیامت کے دن اولیاء کرام کو کوئی خوف اور غم نہ ہوگا اور اعلیٰ حضرت بریلوی نے اولیاء کرام کی شان میں نہایت غلیظ زبان استعمال کی ہے۔

لڑکیوں کا چڑھاوا

حضرت سیدی احمد بدوی کبیر کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا۔ اس مجمع میں چلے آتے تھے، ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی نگاہ فوراً پھیری کہ حدیث میں ارشاد ہوا

النظره الاولى مک والثانيه عليه پہلی نظر تیری لیے ہے اور دوسری نظر تجھ پر۔ یعنی پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری نظر کا مواخذہ ہوگا۔ خیر نگاہ تو آپ نے پھیر لی، مگر وہ آپ کو پسند آئی، جب مزار شریف پر حاضر ہوئے، ارشاد فرمایا، عبد الوہاب وہ کنیز پسند ہے، عرض کی ہاں اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہیے ارشاد فرمایا اچھا ہم نے تم کو وہ کنیز ہبہ کی، اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں، معاوہہ تاجر حاضر ہوا۔ اور اس نے وہ کنیز مزار اقدس کی نذر کی، خادم کو اشارہ ہوا انہوں نے آپ کی نذر کر دی، ارشاد فرمایا عبد الوہاب اب دیر کا ہے کی۔ فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کر دو

بریلوی مذہب میں تو بزرگوں کے مزارات پر خوبصورت لڑکیوں کا چڑھاوا بھی
چڑھتا ہے۔ ثواب کس چیز کا ہوگا۔

مزارات اولیاء کے قریب حجروں میں اس قدر زناکاری ہوتی ہے کہ جس سے
لوگ بخوبی واقف ہیں۔ مزارات کے خادم غیر محرم عورتوں سے اپنی حاجت
پوری کرتے ہیں۔

مولوی محمد عمر اچھروی بریلوی کہا کرتے تھے کہ عبد الوہاب نام میں بڑی برکتیں
ہیں۔ اور اس نام والے کو ایسے موقعے خوب ملتے ہیں۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ
مولوی محمد عمر اچھروی نے اپنے بڑے صاحبزادے کا نام بھی عبد الوہاب رکھا ہے
ناکہ وہ بھی ان برکات سے بھرپور ہو جائے۔

افسوس ہے رضا خانی امت پر کہ انہوں نے مزارات اولیاء پر زناکاری
کے اڈے قائم کر کے مقابر اولیاء کو بدنام کر دیا ہے۔
میں جانتا ہوں مجمع زہد کا مسزاج
حجروں میں ان کو جلوہ جانا چاہیے

مناظرینے کے ہر : زناکاری اور ضرافات و بدعت
کا نام بریلویت ہے۔ اور ہر مسلمان کو خدا تعالیٰ مذہب رضا خانی
سے بچا کر مذہب اسلام پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

پیر اور مرید کی بیوی

سیدی احمد سبکداسی کے دو

بیویاں تھیں، سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری

سے ہمبستری کی یہ نہیں چاہیے عرض کیا حضور وہ اس وقت سوتی

تھی، فرمایا سوتی نہ تھی، سوتے میں جان ڈال دی تھی، عرض کیا حضور

کو کس طرح علم ہوا۔ فرمایا وہ سو رہی تھی، کوئی اور پلنگ بھی تھا

عرض کیا ہاں ایک پلنگ خالی تھا۔ فرمایا اس پر میں تھا۔

تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں، ہر آن ساتھ

سے ہر آن نظارہ کرتا ہے (۲)

ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی ج ۱ ص ۱۲۷

مذہب اسلام میں اولیاء اللہ مریدوں کی بیویوں کے ساتھ محو خلوت نہیں کرتے

اور نہ ہی ان کی پراسٹیوٹ زندگی کا نظارہ کرتے ہیں۔ محرم اور غیر محرم کے اسلامی

احکام پر ان کا عمل ہوتا ہے۔ جب میاں بیوی حقوق زوجیت ادا کر رہے ہوں

تو اس وقت بریلوی پیر اپنے مرید کے پاس کھڑا ہوتا ہے۔ اور سب کچھ دیکھ

رہا ہوتا ہے۔ اب یہ سوچنے کی بات ہے کہ یہ بریلوی پیر کھڑا ہو کر کیا دیکھ رہا ہے

کیا یہ کھڑا ہونے کا مقام ہے۔ اور اللہ کے رسول نے یہی تعلیم دی ہے کہ جب

میاں بیوی ہمبستری کریں تو اس وقت بریلوی پیر کا اپنے مرید کے پاس کھڑا ہونا

بہت ضروری ہے۔ یہ کتنی بے حیائی کی بات ہے کہ جب میاں بیوی خلوت میں ہوں تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی حیا کرتے ہوئے پاس نہیں آتے اور بریلوی پیر اتنا بے حیا ہے کہ اس وقت بھی پاس کھڑا ہوتا ہے۔ میں رضا خانی امت سے یہ پوچھتا ہوں کہ جب زوجین خلوت میں ہوں تو اس وقت بریلوی پیر اپنے مرید کی کیا ادا دکر سکتا ہے۔ اب بریلوی مذہب کی حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ دن رات بریلوی مذہب کے پیر اپنے مریدین کی بیویوں کا ساتھ بھی نہیں چھوڑے اور ہر وقت عورتوں کی شرم گاہ کو زیر نظر رکھتے ہیں۔ اور رات کو ان کی بیویوں کے پاس سوتے ہیں۔ اور محو آرام ہوتے ہیں۔ اور تمام قسم کی حرکات کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ ہر وقت نظارہ کرنا یہ بریلوی مذہب کا لازمی جز ہے۔ اور اس کے بغیر بریلوی پیروں کی ولایت نامکمل رہتی ہے۔ یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ مرید ہو جانے کے بعد بھی بریلوی پیر صاحب رات بھی مریدین کے گھر گزارتے ہیں۔ خواہ ان کے مرید مشرق و مغرب میں دُور تک ہی کیوں نہ رہائش پذیر ہوں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی غریب گھر میں رات چار پائی نہ ہو اور جگہ بھی زیادہ فراخ نہ ہو تو پھر بریلوی پیر صاحب کے آرام کرنے کی کیا صورت ہوگی مگر کیا پیر صاحب کا ایسی تنہائیوں میں میاں بیوی کے برہنہ ہونے کی حالت میں بھی پاس رہنا ضروری ہے؟ یہ گمراہ فرقے کا مذہب ہے۔ خدا تعالیٰ بریلوی مذہب سے بچائے۔ آمین



بریلوی ولی کی پہچان

”ہمارے نزدیک کوئی شخص مرد کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے مرید کی تمام حرکات کو نہ جانتا ہو۔ جو یوم الٹ بریکم سے لے کر جنت یا دوزخ میں پہنچنے تک ہیں۔ یعنی مرید کے انقلابات نبی اور انقلابات صلی ازل سے ابد تک نہ جانتا ہو،“

نجم الرحمان ص ۱۰۳-۱۰۴

بریلوی عارف کی پہچان

عارف کی پہچان ان کے نزدیک یہ ہے کہ وہ عورتوں کے اندام مخصوص کو ہر وقت زیر نظر رکھتا ہو۔ نجم الرحمان ص ۱۰۴

یعقوب فرماتے ہیں کہ وہ مرد کامل ہر اس حمل کی حالت پر مطلع ہوتا ہے جو ابھی تک ماں کے بیٹ میں ہوتا ہے (یعنی) کہ کسی عورت کو حمل قرار نہیں پاتا مگر وہ اسے جانتا اور دیکھتا ہے، نجم الرحمان ص ۱۰۵

اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کو رضا خانی فرقہ کے مشہور مولوی غلام محمود پیرلوی کی اپنی کتاب نجم الرحمان کی غلط عبارت سے اختلاف ہے کہ اس وقت تک کوئی شخص ولی کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ عورت کے رحم میں لطفہ کو آتا جاتا نہ دیکھ لے۔ اور ہر باہوش آدمی کو اس سے اختلاف کرنا چاہیے۔ حضرات ہمیں تو حوالہ نقل کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ مگر کیا کیا جائے ہم بھی مجبور ہیں۔ دیکھا کہ ان رضا خانیوں کے علم غیب اور حاضر و ناظر کی انتہا کیا ہے۔ نیز بریلوی امت کو اپنی عقل کا ماتم کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں

ولی کابل کی پہچان کرنے کیلئے کس قسم کا پیمانہ رائج کیا ہے۔ کیا مولوی غلام محمود پیلانوی نے یہ تحریر لکھ کر پوری رضا خانی امت کا منہ کالا نہیں کر دیا ؟

بریلوی امت نے بزرگان دین سے اپنی عقیدت اور محبت کا ثبوت دیتے ہوئے واضح کر دیا ہے کہ ولی کابل عورتوں کی اندام مخصوصہ کو ہر وقت زیر نظر رکھتے ہیں اور کسی عورت کو حمل قرار نہیں پاتا جب تک کابل ولی اُسے دیکھ نہ لے۔ رضا خانی پیر مرید کے ہم بستری کے وقت بھی موجود ہوتے ہیں۔ اور سب کچھ بنظر عین ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اور ہر آن نظارہ کرتے ہیں۔

لَا تَسْتَقْوُ نَظْفَةً فِي فَرْجِ انْتِشَى الْاَيْنِظَرُ ذَا اَمَلِ الْوَجَلِ (الکمال)

الیہما۔ نجم الرحمان ص ۱۰۶

کسی مادہ کی شرم گاہ میں کوئی لطف قرار نہیں پاتا مگر وہ کابل مرد اس کو دیکھتا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارے ساتھ جو فرشتے ہیں (کراما کا تبین وغیرہ) دو حالتوں میں تم سے الگ ہو جاتے ہیں۔

۱۔ جب تم قضاے حاجت کے لیے بیٹھتے ہو۔ ۲۔ جب تم ہم بستری کرتے ہو۔ ترمذی

قائمین کرام: آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ ایسی حالت میں تو اللہ کے فرشتے بھی

الگ ہو جاتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے اعمال اور اقوال کی حفاظت کرتے

اور لکھتے ہیں۔ وہ بھی شرم کے مارے علیحدہ اور جدا ہو جاتے ہیں۔ مگر رضا خانی امت

کے نزدیک بزرگان دین کی تنظیم ہے کہ وہ اس حالت میں بھی شرم نہیں کرتے۔ اور

مرید بیچارے کی جان نہیں چھوڑتے۔ اور گویا یوں کہتے ہیں مان نہ مان میں تیرا مہمان۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے، اللہ یعلم ما تحمل کل انشی اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو حمل قرار پاتا ہے

ہر مادہ کو۔ و ما تحمل من انشی و لا تفضح الا بعلمہ اور نہیں حمل قرار پاتا کسی مادہ کو اور نہ وہ جنتی ہے مگر اللہ کے علم سے۔

رضا خانی امت کا عقیدہ قرآن کریم کے سراسر خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ہے۔

پیر کے وسیع اختیارات

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دہ لفظوں میں خدا بن کر پھر سارے
خدائی اختیارات حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کو دلو اتے ہیں۔

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن ممکن حاصل ہے یا غوث
تصرف والے سب منظر ہیں تیرے
تو ہی اس پر وے میں فاعل ہے یا غوث
حدائق بخشش ج ۲ ص ۹

اللہ تعالیٰ نے حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ کو کن کے سب اختیارات حاصل ہیں۔ جیسے خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ کن
کہہ کر جو چیز چاہیں پیدا کر دیں آپ کو بھی کن فی کون کی یہ قدرت حاصل ہے۔
سب کن ممکن آپ کے ہاتھ میں۔ فرشتے جن کے سپر تصرفات ہیں سب
آپ کے ماتحت ہیں۔ فاعل حقیقی جو اس کارخانہ کائنات کو چلا رہا ہے وہ
آپ ہی ہیں۔ خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں۔

ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے
کار عالم کامل تر بھی ہے عبدالقادر
حدائق بخشش ج ۲ ص ۲۷

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تصرف بھی فرما سکتے ہیں۔ خدا کی طرف سے انہیں اجازت ہے۔ آپ سب اختیارات بھی رکھتے ہیں۔ اور اس کارخانہ کائنات کو چلا بھی آپ رہے ہیں۔ احمد رضا بریلوی ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔

”بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔“

ملفوظات خاں صاحب بریلوی ج ۱ ص ۱۲۸

احمد رضا بریلوی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف نسبت کر کے لکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک کہ مجھ پر سلام نہ کرے اور نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے۔ اسی طرح نیا مہینہ نیا ہفتہ نیا دن مجھ پر سلام کرتے اور مجھے ہر ہونیوالی بات کی خبر دیتے ہیں۔“

الامن والعلی ص ۱۰۹

اعلیٰ حضرت بریلویؒ کے صاحبزادے مصطفیٰ رضا اپنی کتاب شرح اتمداد میں لکھتے ہیں۔

اولیاء میں ایک مرتبہ اصحاب تکوین کا ہے جو چیز جس وقت چاہتے ہیں فوراً موجود ہو جاتی ہے۔ جسے کن کہا وہی ہو گیا۔“

شرح اتمداد ص ۲۸

اعلیٰ حضرت بریلویؒ لکھتے ہیں۔

ان کا حکم جہاں میں نافذ
قبضہ کل پہ دکھاتے یہ ہیں
قادر کل کے نائب اکبر
کن کانگ دکھاتے یہ ہیں

ماتم گھر میں ایک نظر میں شادی شادی چلاتے یہ ہیں۔

حدائق بخشش ج ۲ ص ۵۲

اہل اسلام کے نزدیک تکوین کی یہ صفت اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ اس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ تقدیروں کے فیصلے اسی طرف سے ہوتے ہیں۔ اور تدبیر کائنات وہی ہے۔ قرآن کریم نے کن فیکون خدا کی شان بتلائی ہے اور اسے خدائی قدرت کا نشان کہا ہے۔ مگر بریلوی مذہب میں تدبیر کائنات کے سب اختیارات حضرت غوث پاک کو حاصل ہیں۔ غویہ کہے کہ اب خدا تعالیٰ کے دست قدرت میں کیا باقی رہا۔

زندہ کرنا، مارنا، رزق دینا، تسلی دینا، بیمار کرنا اور شفا دینا سب قدرتیں خدا تعالیٰ نے معاذ اللہ حضرت جیلانیؒ کو حقیقی طور پر دے رکھی ہیں حضرت غوث پاک کی طرف ان قدرتوں کی نسبت مجازی نہیں۔ بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ یہ تمام صفات بقطار الہی حضرت غوث پاک کو حقیقی طور پر حاصل تھیں۔ بریلوی مذہب میں ہے کہ شب برات میں تقدیروں کے فیصلے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کرتے ہیں۔ شرح اربعین نوویہ ص ۳ مولوی احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جس کے لیے چاہیں اس کی زندگی ہی میں توبہ کا دروازہ بند کر دیں کہ وہ توبہ کرے اور قبول نہ ہو۔ جس کے لیے چاہیں بعد از موت بھی دروازہ کھول دیں اور اس کو زندہ فرما کر مسلمان کر دیں۔ "سلطنت مصطفیٰ ص ۲۳"

یہاں اس بات کی تحقیق ضروری ہے کہ بریلوی مذہب میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تقسیم کار کیا ہے؟
 خدا تعالیٰ کے دست قدرت سے بھی کوئی کام سرزد ہوتا ہے یا نہیں؟
 پھر خدا تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں سے کس کا حکم کس پر چلتا ہے؟

ایک دوسرے کا چاٹنا

ایک روز ارشاد ہوا کہ تمام کوتاہنہ ایک پیر جی تھے۔ ان کے ایک مرید ظریف نے عرض کیا کہ حضرت میں نے رات کو خواب دیکھا ہے کہ آپ کا ہاتھ شہید ہے بھرا ہوا ہے اور میرا ہاتھ نجاست میں آلود ہے۔ پیر جی بولے کہ بھائی تم دنیا دار ہو۔ اور میں فقیر اس نے کہا کہ حضرت اگے بھی کُن لیجئے آپ کا ہاتھ تو میں چاٹتا ہوں۔ اور میرا ہاتھ آپ چاٹتے ہیں۔ یہ فقرہ پیر جی سن کر نہایت ناراض ہوئے۔
 (ذکر، غوثیہ ص ۱۵۲۔ گنج شکر اکیدمی لاہور)

دُلہنور کا دلہا

احمد رضا بریلوی جب موج میں آتے ہیں تو شیخ عبدالقادر جیلانی کو خدائی امتہ پر بٹھا دیتے ہیں اور خدا کی جبروت و سطوت کا ذرا خیال نہیں کرتے اور جنوبی سرسبز میں مستغرق ہوتے ہیں تو انہیں دُلہا بنادیتے ہیں۔ جیسا کہ ایک جگہ فرماتے ہیں

تو ہے نوشت براتی ہے یہ سارا گلزار
لائی ہے فصل سمن گوندھ کے سہرا تیرا
حدائق بخشش چاند نہ

بریلوی حضرات اجازت دیں تو ان کے اعلیٰ حضرت سے ایک سوال کر لوں کہ حضرت
جی دُلہا تو بڑے پیر ہوئے اور براتی تمام کائنات اور سہرا فصل بہار لائی جائے
کا علم آپ ہی کہ ہو گا کہ وہ کن کن پھولوں اور پتیوں سے ترتیب دیا گیا ہو گا مگر
دُلہن کو بتانے میں آپ کیوں شرم گئے ہیں یہ بھی بتا دیتے تو آج آپ کی اُمت کو بڑھانے
نہ ہوتی۔ غالباً دُلہن آپ ہوں گے اور عام طور پر دُلہنیں شرمیلی ہوتی ہیں
تو اپنے شرم کے مارے اپنا ذکر نہیں کیا۔ ہاں یہ بات تو آپ بالکل بھول ہی
گئے کہ نکاح کس نے پڑھایا وہ شاید کوئی برہمن ہو گا؟
اس شرمیلی دُلہن کا نکاح کسی برہمن نے پڑھایا ہو گا۔ اس لیے زندگی
بھر اعلیٰ حضرت بریلوی یہ فتویٰ دیتے رہے کہ نکاح نام ہے ایجاب
و قبول کا چاہے برہمن پڑھا دے۔ لہذا اعلیٰ حضرت بریلوی کی طبیعت
میں پھر جنون طاری ہونے لگا ہے۔ پتہ نہیں اس جنونی حالت میں پھر کیا
کہتے ہیں۔ اب میدانِ محشر میں جاتے ہیں۔ جہاں خداوندِ کریم حساب
و کتاب کے عرش پر جلوہ فگن ہیں۔ اور احمد رضا خاں بریلوی کہہ رہے
ہیں کہ یہ تو میرے دُلہا شیخ عبدالقادر جیلانی ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔
مگر دُنیں جھک گئیں مبرکھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

حدائق بخشش ج ۱ صفحہ ۱۲۶

قادیسیں کوام : آپ نے دیکھ لیا کہ پہلے تو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خوب چکر دیئے اور جب اپنی امت کو چکر دیا تو یہ کہا کہ یہ بات میری سمجھ سے بھی بالکل ہے۔ اس لئے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑو ایک نیا خدا بناتے ہیں جب نیا خدا تجویز کر لیا تو پھر اس کے بارے میں بھی متضاد باتیں کر کے قوم کو چکر میں ڈالنے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا تا کہ قوم ان سے بھی متنفر ہو کر سرے سے اسلام ہی کا انکار کر دے۔ اور میں اپنے یونٹ بنا کر اگلا قدم اٹھانے کی اجازت حاصل کروں۔ آپ انگریز سرکار کے دربار میں پرواز کرنے ہی والے تھے کہ یکایک دھماکہ ہوتا ہے جس سے کل کائنات لرز جاتی ہے اور خان صاحب بریلوی اس دھماکے کی آواز سن کر قصر رضا حانیت سے باہر نکل کر لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ یہ دھماکہ کیا تھا۔ لوگ کہتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور یہ دھماکہ ان کا اعلان نبوت ہے یہ اعلان سنتے ہی اعلیٰ حضرت بریلوی پر اس پر جاتی ہے اور اپنے خوابوں کی تعبیر سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود انگریز سرکار نے تسلی دی کہ اگرچہ آپ نے قیرے فارمولے کے عمل درآمد میں غیر معمولی تاخیر کر کے اچھا نہیں کیا۔ لیکن اس کے باوجود آپ کو گھبرانہ نہیں چاہیے ہماری ہمدردیاں حسب سابق آپ کے ساتھ رہیں گے مگر اس شرط پر کہ آپ اپنی سابقہ روش کو تبدیل نہیں کریں گے۔ اگرچہ اس کے بعد جانیسن کے تعلقات میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آیا مگر اعلیٰ حضرت کی طبیعت کی وہ شگفتہ حالی نہ رہی اور آپ کے کلام سے انگریز سرکار سے کہیں کہیں ٹیٹھا سا شکوہ بھی مترشح ہوتا

ہے جیسا کہ آپ انگریز سرکار سے ایک جگہ درخواست کرتے ہیں
اب تو نہ روک اسے غنی عادت سگ بگڑ گئی
میرے کیرم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں؟
حدائقِ بخشش ج ۱ صفحہ ۱۷

غالباً انگریز نے تنگی داماں کا بہانہ کر کے عطاؤں کی پہلی مقدار میں تعلقات
کی بجالی کے ساتھ کچھ تخفیف کر دی ہوگی اور اعلیٰ حضرت بریلوی نے انگریز
سے درخواست کی کہ اپنے کتے کی عادتیں تو اپنے پہلے تر لقمے کھلا کھلا کر بگاڑ
دی ہیں۔ اب میں اس مقدار پر کیسے گذر بسر کر سکتا ہوں۔
ایک جگہ انگریز سے محبت کرنے پر کفِ حسرت ملتے ہیں۔ اور دل
شکستگی کی حالت میں کہتے ہیں۔

دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا
اب سفرِ بار ہے کیا ہونا ہے
حدائقِ بخشش ج ۱ صفحہ ۱۷

اتنی طویل گفتگو میں نے اس بات پر بطور دلیل کے کی ہے کہ اعلیٰ حضرت
بریلوی نے علماءِ دیوبند پر کفر کا فتویٰ صادر فرماتے وقت ان کے ہوش و
حواس اتنے باختہ تھے کہ یہاں تک کہہ دیا کہ جو ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر
ہے۔ لیکن اس وقت کا سب سے بڑا کافر اور مسلمانوں کا سب سے بڑا
دشمن انگریز تھا۔ اس کو کافر کیوں نہ کہا؟ اس کو کافر کیوں کہتے وہ
تو اعلیٰ حضرت بریلوی کا مرنی تھا۔ محسن تھا۔ باپ سے بھی زیادہ قابل
احترام تھا اور اس کے مخالفوں کو کافر کہا بدنام کیا۔ اور اتنی سخت

کافر کہا اور فتویٰ دیا کہ ان کے اس فتویٰ کی زد میں آکر خود ان کا باپ
بھی کافر ہو گیا۔

بریلوی اعلیٰ حضرت کے ان فتوؤں کی زد سے سوائے چند احمقوں
کے باقی تمام دنیا کافر سمجھ جاتی ہے۔

اللهم احفظنا من هذا الفتنه الدجال والكذاب

حضرت غوث کے سمندر

وہیں سے اُبے ہیں ساتوں سمندر
جو تیری نظر کا حل ہے یا غوث
حدائق بخشش ج ۲ ص ۵۷

یعنی حضرت غوث اعظم کی ایک نہر ہے اور اس کے کنارے سے سات سمندر نکل
رہے ہیں۔ اس شعر پر تو داد دیئے بغیر نہیں رہا جاتا۔ پہلے تو ہم ہی سنتے اور پڑھتے آئے
ہیں کہ سمندر بڑا ہوتا ہے اور سمندر سے دریا اور دریا سے نہر نکلتی ہیں مگر بریلوی
مزارع کی تنصیب ہی شاید اُلٹی ہے یہ کہہ رہے ہیں کہ حضرت غوث اعظم کی ایک نہر
کے کنارے سے سات سمندر نکلتے ہیں۔ اسے کون عقل مند تسلیم کریگا۔ اور فرزند ان
محب بریلویہ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ حضرات اس شعر کا مطلب بتلا سکتے ہیں یا اسے
ایک پاگل کی حالت سمجھ کر کی گھنٹ گواہیں گے

جو چاہو سو مانگو

تمام اُمتِ محمدیہ کا عقیدہ ہے کہ خداوند کریم میں یہ قدرت ہے کہ اس سے جو مانگو وہ دیتا ہے اور قرآن کریم بھی اس پر شاہد ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:

اِذَا سَأَلَ عِبَادِي عَنِّي فَاِنِّي قَرِيبٌ ۚ اِجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ ۙ اِذَا دَعَا ۚ اِنِّى سَمِيعٌ عَلِيمٌ
 سورہ البقرہ

جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو آپ ان سے فرمادیں کہ میں قریب ہوں اور پکارنے والے کی پکار سناتا ہوں۔

مگر بریلویوں کے مجدد نے اس قرآنی اور اسلامی عقیدہ کے مقابلے میں ایک دوسرا عقیدہ گھڑ لیا ہے۔ اور کہتے ہیں۔

کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا
 رضا تجھ سے تیرا سائل یا عفو
 خدا تکی بخش چھوٹ

یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی آپ نے فرمایا جو مجھ سے مانگو میں وہی دوں گا اس لئے میں تجھ سے تجھی کو مانگتا ہوں۔ یہاں بھی اعلیٰ حضرت بریلوی نے خیانت سے کام لیا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے کہیں ایسا نہیں فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں قرآن کریم میں بار بار فرمایا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا کیا طائفہ رضا خانیہ اپنے نام نہاد مجدد کے اس جھوٹ کو درست کر سکتا ہے؟

کہ ہر چیز تو خدائے عزوجل کے پاس ہے اور وہی ہر ایک کو اپنی مصلحت اور سائل کی ضرورت کے مطابق عطا فرماتے ہیں۔

کیا اعلیٰ حضرت بریلوی نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو خدا بنانے کی کوشش نہیں کی؟

● رضا خانوں کی خرافات پڑھتے پڑھتے آپ یقیناً ذہنی اذیت میں مبتلا ہو گئے
ہم ذائقہ بدلنے کے لئے آغا شورش کا شمیری مرحوم کی نظم تحریر کر رہے ہیں لیکن یہ بریلو دِل
کے مناسب حال بھی ہے۔

تلخ نوائی میں مصروف

جرات اظہار حق سے باز آ سکتا نہیں میں ابوالبرکات کو خاطر میں لاسکتا نہیں
میں نے دیکھے ہیں کئی دارورس کے معرکے کوئی بجاہد شمس مجھ کو ڈراسکتا نہیں
سوج لوسی اُنی ٹوی کے ازیری غنبد و میری از دے اب تمیں کوئی بچاسکتا نہیں
خوردہ گریان ریاست کا گردہ نامراد! میرے اسلوب سخن کی تاب لاسکتا نہیں
میں نہیں خاکِ بدایوں اٹھائے دستو میں کسی حاکم کے دروازے پر جاسکتا نہیں
مجھ پر یہ رازنہاں جردی کے مجرموں سے کھو اُمّت احمد رضا کو ہوش آ سکتا نہیں
نام گنگوڑی رسول اللہ کو مجبور سے کوئی اُن کے کارناموں کو مٹاسکتا نہیں
کوئی بھی شاتم رسول اللہ کے دربار میں رتبہ محمود دواؤں کا گھٹاسکتا نہیں
بٹ نہیں سکتی اچکوں میں حین احمد کی لاج مشرکوں کا غول ہنگامہ اٹھاسکتا نہیں
کوئی بھی معزول پڑاری اہل امنِ پاک میں تھانویؒ کے نام پر بٹہ لگاسکتا نہیں
بزدلو! باتو توئی کا غن ہے تم پر حلال ظالمو! یہ خونِ طیب اس آسکتا نہیں
دُم دبا کر جاک نکلتے ہیں بریلوی کے شقال کوئی اس انجام سے ان کو بچاسکتا نہیں
دلزلے کے توشہ خانے کا پراتا زلہ خوار سیری اس لیٹارے سے بیچا چھڑاسکتا نہیں
میرا دعویٰ ہے کہ ان کو منبرِ ارشاد پر کوئی آقائے دلی نعمت بٹھاسکتا نہیں
میرا دعویٰ ہے کہ ان کا فرگرد کی کھپ کو خاکسبی میں بھی خدا کا خوف آسکتا نہیں
میں نے بجز نریم ایسا کیا ہے دستو اب بریلی کے ٹول کو ہوش آسکتا نہیں

میں نے شورش خواجہ کو مین سے بانڈھا ہے عہد

مجھ سے اگر یزدں کا خنزیر کا کے جاسکتا نہیں

(شورش کا شمیری)



رضا خانی مذہب

۲

فقہی مسائل پر



ون۔ ٹو۔ تھری

قبل اذان صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی ضرورت بھی ہے، وہ ایسی
کہ لاؤڈ سپیکر اور خرابی معلوم کرنے کیلئے ہیلو ہیلو ون ٹو
تھری وغیرہ کہتے ہیں۔ پھر مساجد میں ان کا رواج بلکاب تو مساجد
کا لازمی تجربہ سمجھا جا رہا ہے تو ہمارے اہل سنت نے انگریزی الفاظ
کو مٹا کر درود شریف کا در و کیا تا کہ سپیکر کی نبض کا پتہ چل جائے۔
الصلوة والسلام عند الاذان ص ۵

قارئین محترم! آپ رضا خانیوں کی جہالت کا اندازہ کریں کہ رضا خانی ملاں لکھتا ہے
کہ ہم صلوٰۃ و سلام کو ہیلو، ہیلو۔ ون۔ ٹو۔ تھری کی جگہ پڑھتے ہیں، اس سے بڑھ کر
صلوٰۃ و سلام کے ساتھ کیا مذاق ہوگا۔ میرے نزدیک صلوٰۃ و سلام کی توہین کرنے والا
بے دین ہے، اور رضا خانی مذہب کے بعض نام نہاد مفتیان شرع یہ فتوے صادر کرتے
ہیں کہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا مستحب ہے، اور رضا خانی مذہب کا مشہور ملاں ریاست بہاولپور
کا بنام توین شخص (فیض احمد اویسی رضوی) یہ فتویٰ دیتا ہے کہ ہم صلوٰۃ و سلام کو ہیلو، ہیلو
ون، ٹو، تھری کی جگہ پڑھتے ہیں تا کہ لاؤڈ سپیکر کی نبض کا پتہ چل جائے نیز خرابی معلوم
کرنے کے لیے۔

حقیقت یہ ہے کہ پوری دنیا میں صرف ایک مقام ہے کہ جہاں

حضور علیہ السلام کو براہ راست مخاطب کر کے الصلوٰۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ پڑھا جاتا ہے کہ آپ وہاں خود اسے سنتے ہیں۔

مطبوعہ بہاولپور

وہ یہ کہ جب انسان روضہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر حاضر ہوتا ہے تو اس وقت ہر شخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ قدس میں صلوٰۃ و سلام کا ہدیہ پیش کرتا ہے، اور ہر چیز کو اپنے مقام پر پڑھنا چاہیے اور اذان کے اول یا آخر میں صلوٰۃ و سلام پڑھنا بدعت ہے کیونکہ امام الانبیاء حضور سید و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں حضرت بلالؓ اذان پڑھتے تھے تو اس کے اول یا آخر صلوٰۃ و سلام کا بیوند نہیں لگاتے تھے اور مذہب اسلام سونڈ کاری کی قطعاً اجازت نہیں دیتا اس کے بعد خلفائے راشدینؓ کے دور میں بھی اذان کے اول و آخر صلوٰۃ و سلام کا ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی تبع تابعینؓ کے دور میں اس کی کوئی مثال ملتی ہے اور کتب احادیث و فقہ میں باب الاذان کے ساتھ کہیں بھی صلوٰۃ و سلام کا نشان تک نہیں ملتا۔

تو بریلویوں نے اس بدعت کو سخت کا درجہ دے کر اذان کا ہز بنا دیا ہے یہ بہت بڑا ظلم اور سنتِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کھلم کھلا مذاق ہے۔

اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔ (متفق علیہ)

(مشکوٰۃ شریف ص ۲۷)

(توجہ) حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کوئی نے ہمارے اس معاملہ میں کوئی نئی بات لگائی تو وہ مردود ہوگی۔

نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے اُمُرِنَا هَذَا کی قدرے تشریح کر دیں تاکہ کسی کوتاہم

کو مغالطہ پیش نہ آئے۔

حافظ ابن رجب حنبلیؒ لکھتے ہیں: کل من احدث فی الدین مالم یؤذن
به الله ورسوله فلیس من الدین فی شئ۔ (جامع العلوم والحکم طبع مصر ص ۴۲)
ترجمہ: جس نے دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جس کا اذن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ
نے نہیں دیا تو اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔

علامہ موصوفؒ یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہر احداث مردود نہیں بلکہ جو احداث
فی الدین ہو وہ مردود ہے، نیز لکھتے ہیں کہ اسی حدیث کے بعض الفاظ میں فی امرناخذ
کی جگہ مریح طور پر دین کا لفظ آیا ہے۔ وفی بعض الفاظ من احدث فی دیننا
مالیس منہ فمورد۔ (ترجمہ) اور اس حدیث کے بعض الفاظ میں فی دیننا
کے الفاظ آئے ہیں۔۔۔۔ یعنی جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی تو وہ مردود
ہوگی۔

جھوٹ کا نام قرآن

آپ پہلے اعلیٰ حضرت بریلوی کا فتوے ملاحظہ فرمائیں آپ فرماتے ہیں
”ڈاڑھی منڈانے اور کترانے والا فاسق ملعن ہے، اسے امام بنانا
گناہ ہے۔ فرض ہو یا تراویح کسی نماز میں اسے امام بنانا جائز
نہیں حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعیدیں
وارد ہیں۔ اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے،“

احکام شریعت ج ۲ ص ۱۷۱ لے مطبوعہ مدینہ پبلیشنگ کمپنی کراچی

اعلیٰ حضرت بریلوی کے اس فتوے کو پڑھیں اور حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل سے آخر تک عبارت پھر سے پڑھیں۔ اور اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو احادیث کا بھی مطالعہ فرمائیں۔ اور قرآن کریم بھی پڑھیں۔ نہ حدیث میں ڈاڑھی منڈانے والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کر دینے کا ارادہ ملے گا اور نہ قرآن کریم میں ڈاڑھی منڈوانے والوں کی لعنت کا تذکرہ پائیں گے۔ یہ احمد رضا خاں کا بالکل جھوٹ ہے۔ جو جھوٹ بولنے میں غلام احمد قادیانی سے آگے نکل گیا۔ اور جس کی خود ساختہ شریعت بریلویت ہے اور جس میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے۔ بلکہ ثواب ہے۔ اور مذہب اسلام میں جھوٹ بولنا ناجائز ہے۔ معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے بھی یہ جھوٹ باعث بولائے تاکہ درجات میں بلندی ہو۔ اور اپنے امتیوں کو اپنی خود ساختہ شریعت کے ہر پہلو پر عمل کر کے دکھا دوں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے قرآن کریم کی طرف منسوب کمر کے خدا کے کلام پر بہتان باندھا ہے اور اگر قرآن کریم سے مراد احمد رضا خاں کا اپنا فتوہ ہے تو پھر اس کا معنی یہ ہوا کہ احمد رضا خاں اپنی بھولی بھالی بھیڑوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ میری باتوں کو قرآن کریم کہا کر دے۔ اپنے جھوٹ پر کیسی خوبصورت چادر چڑھائی۔ چادر ہٹائی تو اندر چڑیل۔



کُتے کا گوشت اور پاخانہ پاک ہے؟

احمد رضا خاں بریلوی کی کتب میں کُتے کا تذکرہ بڑی کثرت سے ملتا ہے۔ مندرجہ ذیل فتویٰ سے کُتے کے کثرت سے تذکرہ کی وجہ آپ خود سمجھ جائیں گے۔ تمام مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اجتنک کتے کو نجس اور حرام کہتے آئے ہیں۔ اور بریلوی مذہب میں یہ بات اس کے برعکس ہے اس لیے احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے پہلے اس کا اپنی کتب میں کثرت سے تذکرہ فرمایا تاکہ لوگ اس سے مانوس ہو جائیں۔ اور جو صدیوں سے کُتے کی نفرت چلی آرہی ہے وہ بتدریج ذہنوں سے نکل جائے۔ جب اعلیٰ حضرت بریلوی نے یہ سمجھ لیا کہ اب وہ نفرت نہیں رہی تو بعد یہ فتویٰ دے دیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

عرض، کُتے کا رداں تو ناپاک نہیں
ارشاد، صحیح یہ ہے کہ کُتے کا صرف لعاب نجس ہے

ملفوظات احمد رضا خاں ج ۳ ص ۷۷

اعلیٰ حضرت بریلوی کے اس ملفوظ کی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ ناظرین خوب سمجھ جائیں گے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کُتے کے لعاب ہی کو ناپاک فرما رہے ہیں۔ اور لفظ صرف سے وضاحت کردی کہ باقی سب حلال و طیب ہے، کتا چونکہ فطر تاپنی جنس سے حسد کرنے والا جانور ہے اور بریلوی حضرات جب اس کے گوشت اور پاخانہ وغیرہ کو حلال سمجھتے ہیں تو اس کے کھانے کو کار خیر گردانتے ہوئے اندرونِ خانہ اس کے گوشت سے لطف بھی اٹھاتے ہوں گے۔ اسی کتا خوری کی وجہ سے

بریلویوں کے اندر بھی وہی کتے والی دو عادتیں خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہیں
 نمبر ۱: لڑنا جھگڑنا و بھونکنا: کتا جہاں اجنبی کو دیکھے گا اس سے لڑے گا
 بھونکے گا۔ بریلوی بھی جہاں اہلسنت و الطہاعت دیوبندی کو دیکھیں گے اس سے
 لڑیں گے اور اگر لڑنے کی طاقت نہ ہوئی تو کافر ضرور کہہ دیں گے۔

نمبر ۲: کتے میں وفاداری ہوتی ہے یہ بھی اپنے آقا کے بہت وفادار ہیں۔ زندگی
 بھر انگریز کی وفاداری کے دم بھرتے رہے اور وزارت کے خواب دیکھتے رہے
 اور اسی کے نقش قدم پر اس کے اذنا بچل رہے ہیں۔ اسلام سے وفاداری
 نہیں۔ بس وقت کے حاکم کی وفاداری کا دامن ہاتھ سے نہ جانے پائے۔

نماز میں احتلام

اعلیٰ حضرت بریلوی کے فقہی مقام کا اندازہ لگائیے۔

فرماتے ہیں کہ دو نماز میں احتلام ہوا اور منی باہر نہ آئی کہ
 نماز قائم کر لی اس کے بعد اتسری تو غسل واجب ہوگا مگر
 نماز ہوگئی،، فتاویٰ رضویہ ص ۱۳۱

بریلوی مذہب والوں سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی تو اب
 موجود نہیں، اس لیے آپ ہی لوگوں سے دریافت کرتا ہوں کہ نماز میں احتلام
 ہونے کی صورت کیا ہوگی؟
 نماز میں تو آدمی بڑے خشوع و خضوع سے دربار خداوندی میں حاضر ہوتا

ہے اور حدیث شریف میں ہے۔

ان تعبد اللہ کانتہ توادہ فان لم تکن توادہ فانہ یوالک الحدیث
خدا تعالیٰ کی عبادت اس طرح کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے تو
اور اگر ایسا نہیں تو پھر یوں سمجھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

اگر نماز اس طرح پڑھی جائے تو نمازیں احتلام ہونا چہ معنی دارد؟ مگر
بریلوی مذہب چونکہ سراسر اسلام کے خلاف اور خرافات کا نام ہے۔ اس
لیے غالب گمان یہ ہے کہ شاید بریلوی مذہب میں نماز کے بارے میں یوں ہدایت
ہو کہ تم نمازیں پڑھا کر گویا کہ تم عورتوں کو دیکھتے ہو۔ اور اگر تم نہیں دیکھتے تو پھر یوں
تصور کر لیا کر۔

گویا کہ وہ تمہیں خوب دیکھ رہی ہیں۔ بس اس لیے احتلام کی صورت بتائی گئی
کہ اگر کوئی بریلوی اس منظر کو برداشت نہ کر سکا اور اسے احتلام آگیا تو پھر اس کا کیا
ہو گا تو اعلیٰ حضرت بریلوی اس کا حل پیش فرماتے ہیں کہ نماز پھر بھی ہو جاتی ہے
البتہ قبل صحت ضرور کر لیا جائے۔

سُبْحَانَ اللہ اعلیٰ حضرت کے مداحو! بتاؤ کیا تمہارے نزدیک بھی یہ فتویٰ
درست ہے۔ اور پھر اعلیٰ حضرت بریلوی کا فقیہانہ ذہن ملاحظہ فرمائیں۔

”کہ منی باھونہ آئی کہ نماز قائم کر لی“

یعنی بریلویوں کی نماز کی رفتار منی کی رفتار سے بھی زیادہ تیز ہوتی ہے۔ بہر حال
یہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی خود ساختہ شریعت کا نشان ہے۔ بریلوی فتوے سے آپ
پریشان ضرور ہوئے ہوں گے اور سوچتے ہوں گے کہ ایسی کونسی نماز ہو سکتی ہے کہ
جس میں احتلام بھی آتے رہیں اور نماز کی صحت پر کوئی اثر بھی نہ پڑے۔ اس کی اصل
وجہ تو اہل بدعت اور اعلیٰ حضرت بریلوی کی خدائی اور نبوت کا دم بھرنے والے ہی بتا

سکتے ہیں۔ میں تو اعلیٰ حضرت بریلوی کی کتابوں سے اخذ کر کے کوئی غلطی اور غیر یقینی وجہ بیان کر سکتا ہوں۔ اگر آپ پسند کریں تو سنائے دیتا ہوں۔ میرا خیال یہ ہے کہ بریلوی مذہب کو قبول کرنے کے بعد آدمی کو کئی منازل طے کرنی ہوتی ہیں۔ تب کہیں جا کر وہ بریلوی مذہب کا صحیح پیروکار کہلاتا ہے۔

ان میں سے ایک منزل تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ مرد عورت کے اندام نہانی سے نیت صالحہ کے ساتھ تلامع کرے تو اسے اجر و ثواب ملتا ہے اور اگر عورت مرد کے آلت نال سے نیک نیتی کے ساتھ دل ہلائے تو وہ بھی اجر و ثواب پائے یہ نفس کشی کے بریلوی سلوک کے طریقے ہیں۔ اور پھر اس کے بعد پھر ایک ایسا مقام بھی آتا ہے کہ بریلوی نماز پڑھتے وقت عورتوں کی اندام نہانی برہنہ کر کے ان کو سامنے بٹھاتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں احتلام تو آتا ہے مگر اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں کہ اس احتلام سے نماز میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔ عورتوں کو بٹھا کر اور وہ بھی مقام مخصوص اور ممنوع کو برہنہ کر کے بریلویوں کی نماز کی کیفیت کے ضمن میں یہ کوئی خلاف حقیقت بات نہیں۔ بلکہ ان کے اعلیٰ حضرت بریلوی خود بیان کرتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ کتاب الطہارہ میں مجدد صاحب کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیے۔ فرماتے ہیں نماز میں اگر یہ گناہ عورت کی شرمگاہ پر نظر پڑے جب بھی نماز و وضو میں خلل نہیں مگر عورت کی مائیں بیٹیاں اس پر حرام ہو جائیں گی۔ جبکہ فرج داخل پر نظر بہت بڑھ ہو اور اگر قصداً ایسا کرے تو سخت گناہ ہے۔ مگر نماز و وضو جب بھی باطل نہ ہونگے

فتاویٰ رضویہ ۷/۱۶۵



مجھے تو اعلیٰ حضرت بریلوی کی اس لطف اندوزی پر تبصرہ کرتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہے۔ نگریں کر دیں ان اپنے منہ میں ان مٹھو بننے والوں کو یہ بتا۔ برائے کوئی چارہ بھی نہیں۔ جو شب دروزا ہفت و الجماعت علماء دیوبند پر ازام تراشیوں کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ قارئین خود فیصلہ فرمائیں کہ جو صورت احمد رضا خان بریلوی نے تسلیم فرمائی ہے کیا یہ اتفاقیہ ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسی بڑے اہتمام سے بنائی جائے تب بنتی ہے۔ یعنی عورت کو اس صورت کے لئے تیار کر کے سامنے بٹھایا جائے۔ اور پھر مصلے پچھا کر نماز شروع کی جائے۔ اور زبان حال سے کہا جائے کہ تو سامنے ہو میں سجدہ کروں تب لطف ہے سجدہ کرنے کا توں اور کہیں میں اور کہیں تیرے نام کا سجدہ کون کرے

حُت کے پانی سے وضو

اعلیٰ حضرت بریلوی کے فتوے کو ملاحظہ فرمائیے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ حُتے کا بدلہ دار پانی پالہ و طیب ہے اور اس بدلہ دار پانی سے وضو بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حُتے کے پانی سے وضو جائز رکھا گیا۔ وہ کونسی حالت اور کس وقت پر، ابواب: جب آب مطلق اصلانہ ملے تو یہ پانی بھی آب مطلق ہے اس کے ہوتے ہوئے یہیم ہرگز صحیح نہیں، اور اس یہیم سے نماز باطل، احکام شریعت ج ۳ ص ۲۷۷

ہندوستان اور پاکستان کے لوگ حق کی حقیقت سے خوب واقف ہیں، یہاں
 سگریٹ کا رواج زیادہ ہے۔ حق کے واقف کار جانتے ہیں کہ حق کا پانی تمبکو
 کے اثر سے کتنا بدبودار ہو جاتا ہے۔ اب کوئی ہے جو اس بدبودار پانی سے وضو
 کرے اور پھر خدا تعالیٰ کا قرب تلاش کرے، یہ فتوے غالباً اعلیٰ حضرت بریلوی نے
 اس لیے دیے ہیں کہ خود چوکر حق کا شوق فرماتے تھے۔ اور وہ بھی اپنے پرانے
 دوست اٹیس کے ساتھ اور پھر دونوں حق کے بدبودار پانی سے وضو کرتے ہوں
 گے اعلیٰ حضرت نماز پڑھتے ہوں گے اور شیطان پاس کھڑا ہو کر نکالیاں بجاتا
 ہو گا کہ دیکھو میں نے دوستی کے بھیس میں اپنے بھلے آدمی کو اُلٹو بنا کر بدبودار پانی
 سے وضو کرنا کر خدا تعالیٰ کے حضور ایسی حالت میں کھڑا کر دیا۔ جو حالت خدا
 اور اس کے رسول کو ناپسند ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کوئی
 بدبودار چیز کھا کر مسجد میں نہ آیا کرو اور اسی لیے آپ کی پیاز اور لہسن نہیں کھیا کرتے
 جی میں اتنی بدبو نہیں۔ جو حق کے پانی میں ہے اور پھر حق کے پانی میں جو بدبو ہوتی ہے
 وہ ناپسندیدہ ہے اور پیاز اور لہسن اتنی ناپسندیدہ نہیں مگر پھر بھی نبی علیہ السلام
 نے بدبو کے شبہ کی وجہ سے ان کو استعمال نہ کرتے تھے۔ اور بریلویوں کے اعلیٰ حضرت
 جس پانی میں قصی ناپسندیدہ بدبو ہے۔

اگرچہ وضو کرنے میں کوئی قیاحت محسوس نہیں کرتے۔ مجدد ہو تو ایسا ہو۔
 یہ صرف بریلوی کا مجدد کوئی انجبوط الہو اس آدمی معلوم ہوتا ہے کہ جس کا دامن
 لازمی خراب تھا کہ جس کو اتنا شہو نہیں کہ بدبودار پانی سے وضو کرنے پر خدا تعالیٰ کا
 قرب حاصل کرتا ہے اور افسوس ہے ایسے جہلاء پر جو ایسے پاگل شخص کو اپنا مجدد مانتے
 ہیں۔



آئتنا سئل چھوئے زکا ثواب

یہ فتویٰ کسی ایرے غیرے کا نہیں بلکہ بریلویوں کے اعلیٰ حضرت اور بنی کا ہے۔
فرماتے ہیں۔

زن و شوہر کا باہم ایک دوسرے کو حیات میں چھونا مطلقاً جائز ہے۔ حتیٰ کہ فرج و ذکر کو بہ نیتِ صالحہ (چھونا یا ٹٹولنا) موجب

اجر و ثواب ہے۔ "احکام شریعت" ج ۳ ص ۲۳۹

کتب فقہ میں تو یہ تصریح کہیں نہیں ملی کہ فرج و ذکر کو بہ نیتِ صالحہ چھونا یا ٹٹولنا موجب اجر و ثواب ہے۔ مگر یہ حقیقت پھر اپنی جگہ صحیح اور درست ہے کہ فرج و ذکر کی یہ عزت افزائی اعلیٰ حضرت بریلوی کا طرہ امتیاز ہے اور کسی کا نہیں یہی تو وہ کارنامے نمایاں ہیں جن کی وجہ سے اعلیٰ حضرت بریلوی تو مجددِ دہائے حاضرہ کے نمایاں اور ممتاز از لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

انسان خود ہے اپنے کمالات کی دلیل۔ یا پیر گفتگو تو شیر نواز چاہیے۔
مذکورہ بالا فتوے کے بارے میں رضا خانی امت سے تین باتیں دریافت کرنی

مطلوب ہیں۔

اول: فرج و ذکر چھونے اور ٹٹولنے یعنی اس سے کھیلنے سے رضا خانیوں

کی نیتِ صالحہ کیسے ہوتی ہے۔ ؟

دوم: فرج و ذکر بہ نیتِ صالحہ چھونے یا ٹٹولنے پر جو ثواب ملتا ہے تو اس ثواب

کے ایصال اور بخشے کا کیا طریقہ ہے؟ ارشاد فرمائیں کہ یہ ایصالِ ثواب دل کو ہویارات

کو کبس وقت ہو۔ ؟

سوم؛ اگر مرد اپنی بیوی کے اندام نہانی سے اور بیوی اپنے مرد کے آلت تناسل سے
 لطف اندوز ہونے پر اجرو ثواب ملتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ رضا خانی امت کا محبوب
 کھیل ہے۔

ہے کھٹی رضا خانی جو یہ بتائے کہ اس پسندیدہ کھیل کا ثواب سردار احمد، خشت علی
 نعیم الدین اور حامد رضا خان وغیرہ ان سب کو پہنچایا جاتا ہے یا کہ صرف اور صرف اعلیٰ
 حضرت بریلوی کو ہی بخش دیا جاتا ہے۔ فتویٰ کی بات چیت ضروری ہے مگر طرز بیان میں
 رنگ تو قیہا نہ چاہیے۔

ستر ہزار چھوٹے

مسئلہ: میت کے سوم کا کس قدر وزن
 ہونا چاہیئے، اگر چھوٹوں پر فائز
 دلائی جائے تو ان کا کس قدر وزن ہو
 الجواب: کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں ہے
 اتنے ہوں جن میں ستر ہزار عدد پورا ہو
 جائے، عرفان شریعت ج ۱ ص ۷۷

جواب کے دو حصے ہیں، پہلے حصے میں مذہب اسلام کا بیان ہے کہ وزن
 شرعاً مقرر نہیں، دوسرے حصے میں بریلویوں کے مذہب کا بیان ہے۔ اگر ایک
 چھوٹا نصف تولے کا ہو۔ تو بریلویوں کے ہر نتیجے کے تمام ماہرین ۷۳۳ سیسے
 چھٹا تک چھوٹا رہے ضروری ہیں۔

مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے یہاں یہ تصریح نہیں کی کہ یہ ستر ہزار چھوڑ
 ہی بھیج دینا ہے یا ان کا ثواب، اگر اصل چھوڑ دے ہی بھیجنے ہیں تو انہیں دفن
 کرنے میں دقت نہ ہوگی، بصورت دیگر انہیں کہاں رکھا جائے اور کیسے تقسیم کیا
 جائے، مختصر بجا سب ختم میں تو یہ ستر ہزار چھوڑ دوں کا مسئلہ اچھی خاصی پریشانی
 پیدا کرے گا۔ اندیشہ ہے کہ رہے سہے لوگ بھی بریلوی مذہب چھوڑ جائیں گے۔ اس
 سے معلوم ہوتا ہے کہ بریلوی مذہب پیٹ پوجا کا نام ہے۔ اور چھوڑ دے کھانے اور
 پیچھے کا بہترین طریقہ ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے کھانے پینے کے چکر میں مذہب اسلام
 کا نقشہ بدل کر رکھ دیا ہے۔

ساکس کی شلوار

کس نے اعلیٰ حضرت بریلوی سے پوچھا ہے۔

عرض: معمولی چھینٹ جس کے پاجامے عورتوں کے ہوتے
 ہیں، خوشدامن کا پاجاما ایسی چھینٹ کا ہوا اس پر اس کے
 جسم کو ہاتھ شہوت سے لگائے تو کیا حکم ہے۔
 ارشاد: اگر ایسا کپڑا ہے کہ حرارت جسم کی نامعلوم ہو تو خیر

احکام شریعت ج ۲ ص ۲۲۷

سائل نے خوشدامن کی شلوار کو شہوت سے ہاتھ لگانے کی صورت میں سوال کیا

ہے کہ اس کا کیا حکم ہے؟

بے علم مولوی اعلیٰ حضرت بریلوی نے کتنا مضحکہ خیز جواب دیا ہے کہ ہاتھ لگانے
 والے کو اپنی ساکس کے رانوں کی حرارت محسوس نہ ہو تو شلوار کے اوپر ساکس
 کی رانوں کے اوپر اندوز ہونے میں خیر ہے۔

اس فتوے نے خطی آثارِ اعلیٰ حضرت بریلوی کی فقہاء کی تصریحات سے عدم واقفیت
 عیاں ہے، فقہائے احناف نے شہوت سے مطلقاً ہاتھ لگانے کو حرمتِ مصاہرہ کا سبب
 لکھا ہے بلکہ شہوت سے دیکھنے کو بھی اسی حکم میں شامل کیا ہے

واللحمس والنظر ليشهوة فيجب حرمة المصاهرة
 یعنی دیکھی عورت کو ہاتھ لگانے پر اور شہوت سے دیکھ لینے سے حرمتِ مصاہرہ
 ثابت ہو جاتی ہے، کنز الدقائق ص ۹۸

اور ہاتھ پر ہے۔

أَوْ مَسَمَا يَشَاهُوهُ يَاعَمْرُتُ كُوشَهْوَتِ كَيْ سَا تَحْ لُكَا ئِي - تَبْ بِي
 حرمتِ مصاہرہ ثابت ہو جائیگی۔

معلوم نہیں خطی آثارِ اعلیٰ حضرت بریلوی نے حرارت کا نکتہ کہاں سے نکالا
 غالباً اعلیٰ حضرت نے یہ نکتہ ایک باطل فرقے کی اس روایت سے حاصل کیا ہے۔
 جس میں تصریح ہے کہ اگر بیٹا اپنے آلتناسل پر ریشمی کپڑا پیٹ کر اپنی ماں سے
 جماع کرے تو کوئی حرج نہیں

مجھے تو یہ شخص علمی میدان میں سفید لٹھے کی مانند بالکل کورامعلوم ہوتا ہے
 اور بھولی بھیلوں نے پتہ نہیں ایک مجنوں الہو اس کو مجدد کیوں مشہور کر دیا؟

کفر کا فتوے

اصل بدعت کا مشہور و معتبر مجموعہ فتاویٰ یعنی غایتہ الموام کے ص ۵۵-۵۶-۵۷
 میں صاف لکھا ہے کہ۔

”حضور علیہ السلام پر محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں تعظیم کے واسطے
کھڑا ہونا فرض ہے۔ قیام نہ کرنے والا کافر ہے“۔

بریلوی مذہب کے معتبر مولوی احمد یار گجراتی کی غفلت اور حماقت کا اندازہ
کیجیے وہ کہتے ہیں :-

کرنیہ مسلمانوں پر یہ محض بہتان ہے کہ وہ قیام میلاد کو واجب
سمجھتے ہیں نہ کسی عالم دین نے کہا کہ قیام واجب ہے اور نہ
تقریروں میں کہا، حوام کو بھی یہی کہتے ہیں کہ قیام اور میلاد کا ثواب

ہے پھر آپ ان پر واجب سمجھنے کا کس طرح الزام لگاتے ہو؟ جارجی

خطبی ملا احمد یار گجراتی کو اپنے مذہب کے پیشہ ور کفر سازوں کی کتب کا مطالعہ
نصیب نہیں ہوا۔ انوار ساطعہ جو بریلوی مذہب کی مشہور کتاب ہے گائے
فرماتے تو انہیں اپنے انجام کا پتہ چلتا کہ کس طرح وہ کفر کی مشین گن کی زد میں
آچکے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی قیام کی فرضیت کے قائل نہیں ہیں۔ احمد یار گجراتی
اور ان کے معتقدین و متعلقین اپنے انجام کو ملاحظہ کرنے کیلئے انوار ساطعہ
کی اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

”یَجِبُ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وَلَادَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت قیام کرنا واجب ہے۔“ انوار ساطعہ

ناظرین کو ام: آپ فیصلہ کریں کہ یہ بہتان ہے یا ایک نفس الامری حقیقت ہے
صرف واجب نہیں بلکہ فرض کہ ہے۔ اور قیام نہ کرنے والا کافر ہے۔



مگر دیکھنا یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل ایسے موقع پر کیا ہوتا تھا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر کس عمل کو پسند اور کس کو ناپسند کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لم یکن شخص احب الیہم من حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کوئی محبوب نہ تھا۔ لیکن جب وہ آپ کو دیکھتے تھے تو قیام نہ کرتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ اس قیام کے عمل کو مکروہ سمجھتے تھے۔

ج ۳ ص ۱۵۱

اس حدیث صحیح سے ثابت ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے قیام کو پسند نہ کرتے تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باوجود یہ کہ ان کو آپ سے انتہائی محبت تھی۔ قیام نہ کرتے تھے۔ عجیب بات ہے کہ جس چیز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی پسند نہ کرتے ہوں۔ اور محبت کے باوجود حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ایسے پر عمل نہ کرتے ہوں۔ جبکہ بنفس نفیس آپ موجود بھی تھے۔ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نظر بھی آتے تھے۔ تو پھر آج جبکہ آپ کا کسی مجلس میلاد میں تشریف لانا کسی شرعی دلیل سے ثابت نہیں۔ اور نہ کسی کو نظر آتے ہیں۔ تو پھر کس طرح قیام کو جائز اور مستحب قرار دیا جاتا ہے۔ بلکہ واجب اور فرض کہا جاتا ہے اور قیام نہ کرنے والے کو کافر کہا جاتا ہے۔ تو معلوم ہو گیا کہ رضا خانی شریعت شریعت محمدی سے کوئی علیحدہ دین ہے جس کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ رضا خانی شریعت حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

بریلوی بندر

اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں میں نے بندر کو قیام کرتے دیکھا میں اپنے پرانے مکان میں جس میں میرے منجھلے بھائی مرحوم رہا کرتے تھے مجلس میلاد پڑھ رہا تھا۔ ایک بندر سامنے دیوار پر چپکا موڈب بٹھائیں رہا تھا۔ جب قیام کا وقت آیا موڈب کھڑا ہو گیا پھر جب بیٹھے وہ بھی بیٹھ گیا۔ وہ بندر تھا۔ ولایتی نہ تھا؟

(مفتی اعلیٰ حضرت بریلوی جلد ۳ ص ۲۹ دینریٹنگ کراچی)

ناظرین کرام! اعلیٰ حضرت کے اس مقررہ کو آپ دوبارہ پڑھیں اور اس کے بعد فیصد فرمائیں کیا ایسا شخص مجدد تو کیا ایک بابوش آدمی کہلانے کا بھی مستحق ہے؟ مجلس میلاد میں قیام کے جواز پر بندروں کے عمل کو پیش کرنا کوئی عقل مندی ہے اور طرفہ تماشہ دیکھے فرماتے ہیں کہ وہ بندر تھا ولایتی نہ تھا۔ یہ بعینہ فبا و ا بغضب علی غضب ہے۔ اس لئے اگر میں اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد کہوں کہ اس سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد میں قیام بندر کرتے ہیں۔ انسان نہیں کرتے۔ تو کیا آپ اس پر کوئی محاذفہ پیش کر سکتے ہیں۔

مسائل کو ثابت کرنے کا یہ عجیب طریقہ ہے۔ لہٰذا تو قیام کو فرض اور واجب کہتے ہیں۔ اور فرض واجب کو ثابت کرنے کے لئے بندروں کی کہانیاں پیش کر رہے ہیں۔ خان صاحب بریلوی! یہ شریعت محمدی ہے۔ داروں کا کھیل نہیں۔

ترا علی حضرت بریلوی کے محفوظ سے معلوم ہوا کہ قیام کرنے والا اور میلاد
سننے والا بلاشبہ بند تھا واپسی نہ تھا، ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے کبھی
انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے سامعین بند اور قیام کرنے والے بھی بند
ہوا کرتے تھے۔ مگر الحمد للہ کہ واپسی ان رسومات قبچہ سے محفوظ ہیں۔

نیز اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی اپنے گھر میں بند
بھی رکھا کرتے تھے۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ انہیں بچاتے بھی تھے یا کہ صرف
مخل میلاد کے لئے پال رکھے تھے۔

بندر اور گدھے سے نکاح ؟

آج سے دس برس قبل میں نے اعلیٰ حضرت بریلوی کا یہ فتویٰ پڑھا تو مجھے
بڑا تعجب ہوا۔ لیکن پھر سوچ کر کہ آخر یہ بریلوی کے اعلیٰ حضرت اور مجدد
ہیں۔ بغیر کسی شرعی دلیل کے ایسی بات کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس فتویٰ کے ماخذ
کی جستجو اور غلاستش میں احادیث و قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب کی
ورق گردانی کرتا رہا۔ مگر اس کے ماخذ کو نہ پاسکا۔ اس کے بعد دیگر مذاہب
باطلہ کی طرف رجوع کیا کہ شاید بدعت، ہندومت، آریہ سماج اور برہمنوں
میں مروج ہو کہ وہ اپنی لڑکیوں کی شادیاں جانوروں اور حیوانوں سے
کرتے ہوں۔ مگر مجھے ان مذاہب میں بھی یہ روایت نہ ملی۔ تلاش
بسیار کے بعد جب مجھے ماخذ نہ مل سکا تو میں یہ سمجھنے پر مجبور ہو گیا کہ
اس مسئلے میں بریلوی امت ہی ایک ایسا گروہ باطلہ ہے کہ جس میں یہ روایت
ابھی تک شاید روایت ہی کے درجے میں چلی آرہی ہے۔ اور عملاً

کسی وقت اور موقعہ کا انتظار ہو۔ اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ کسی خفیہ انداز میں اپنے اس فتویٰ پر عمل کیا ہو۔ میں امید کرتا ہوں بیروکاران احمد رضا اس فتوے کی روشنی میں آئندہ مندرجہ ذیل جنسوں کو نکاح کا موقعہ دے کر اعلیٰ حضرت کے اس فتویٰ کو زندہ جاوید بنا دیں گے۔ قارئین کرام کی ضیافتِ طبع کے لیے اصل فتویٰ نقل کرتا ہوں۔

مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے۔ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر عز وجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا ضروریاتِ دین میں کسی شے کا منکر ہے جیسے آج کل کے دہابی، رافضی، قادیانی، نیچری، چکڑالوی جھوٹے صوفی کہ شریعت پر ہاتھ پڑتے ہیں۔

حکم دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے۔ اس سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا اس کا۔ بلکہ کسی مسلم کا فرترتد اس کے ہم مذہب ہوں یا مخالف مذہب غرض انسان حیوان کسی سے نہیں ہو سکتا جس سے ہو گا محض زنا ہو گا۔ مرتد مرد ہو یا عورت۔ احکام شریعت ج ۱ ص ۱۱۱

اور اس طرح کی گویہ فحشانی اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنے ملفوظات میں بھی کی ہے۔ بلکہ اس میں دیوبندیوں کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔ پتہ نہیں احکام شریعت میں کیوں بھول گئے۔ ملفوظات میں فرماتے ہیں :-

ایسے ہی وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑ الوی
جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس
سے نکاح ہوگا مسلم یا کافر اصلی ہو یا مرتد انسان ہو حیوان محض
باطل اور زنا خالص ہوگا، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ج ۲ ص ۱۱۲

مجھے قادیانیوں اور چکڑ الیوں سے کوئی سروکار نہیں۔ میں چونکہ اہلسنت
والجماعت حنفی دیوبندی ہوں اور اپنے حنفی دیوبندی ہونے پر فخر کرتا ہوں
اس لیے دیوبندی ہونے کی حیثیت سے عرض کرتا ہوں اور ملت بریلویہ کے اذنا
سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے اعلیٰ حضرت نے اس فتویٰ سے آپ لوگوں کے
منہ کو کالا نہیں کر دیا؟ اب آپ کچھ تین باتوں میں سے ایک بات کو اختیار کیے
بغیر چارہ کار نہیں۔

۱۔ یا تو کوئی اطمینان بخش جواب دو۔

۲۔ اس فتوے کے لغو اور باطل ہونے کا واضح اعلان کرو۔

۳۔ اس حقیقت کو قبول کرو کہ تمہارے مذہب میں حیوانوں

مثلاً کت بندر

گھوڑا، گدھا اور ہاتھی وغیرہ جانوروں کے انات و ذکور سے نکاح جائز ہے،

کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ ان کے مرد و عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح

ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی ہو یا مرتد انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا خالص

ہوگا۔ یعنی دیوبندیوں وغیرہ کا مرد یا عورت انسان اور حیوان سے نکاح نکاح

جائز ہوگا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر بریلویوں کا ہوگا تو وہ زنا نہیں ہوگا۔

گو آپ کے اعلیٰ حضرت نے بریلوی نے بریلوی مرد یا عورت کے حیوانوں سے نکاح

سے جواز کو تسلیم کر لیا۔

اعلیٰ حضرت کے فتوے کا معکوس فوٹو :-

ایسے ہی بریلوی، شمشٹی، سرداروی، کراچی، بدایونی جملہ اہل حق ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں انسان ہو یا حیوان جس سے ہو گا وہ شریعت رضا خانی میں بغیر کسی شک و شبہ کے خالص نکاح ہو گا اگر آپ فرمائیں کہ حیوان سے تو کسی مذہب میں بھی نکاح جائز نہیں۔ اور نہ ہی اسے عقل تسلیم کراتی ہے۔ تو پھر میں آپ سے پوچھوں گا کہ آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی نے حیوان کا لفظ کس خوشی میں استعمال کیا ہے؟

پوری بریلوی امت کو چیلنج ہے کہ وہ اپنے اعلیٰ حضرت کے اس فتوے کا صحیح مفہوم بیان کر دیں تو خاطر خواہ انعام حاصل کریں۔

بریلویوں کی جانب سے صحیح مفہوم بیان کر دینے کی تو مجھے امید ہی نہیں البتہ یہ خطرہ ضرور ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اس لفظ کو نکال کر اپنی حماقت کی ایک اور دلیل فراہم نہ کر دیں مگر اس لفظ کو اصل عبارت سے نکال دینے سے بھی کام نہیں چلے گا۔ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہو گا کہ موجودہ بریلویوں کے نزدیک ان کی عورتوں کا حیوانوں سے نکاح نہیں ہوتا مگر اس سے اعلیٰ حضرت بریلوی کے عقیدے کی نفی تو نہیں ہو سکے گی

اٹلے بانس بریلی کو

مسئلہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہ بیوی کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھانا کیسا ہے اور جو ان کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھنے کے لیے بھیجے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب۔ حرام، حرام، حرام اور جواہر کرے بدخواہ اطفال و متبلغے اناہم۔
(احکام شریعت جلد ۳ صفحہ ۲۲۷۔ مطبوعہ مہینہ پیشنگ کراچی)

مولوی محمد عمر اچھڑی بریلوی کا حصول تعلیم

واقعی میرا حصول علم تمام دہائیہ سے ہے۔

(مقیاس حقیقت ص ۷ مطبوعہ لاہور)

حضرات باغور فرمائیں کہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ تو یہ ہے کہ دہائیوں کے پاس پڑھنا اور اپنے لڑکوں کو پڑھانا بھیجنا حرام ہے۔ ایک مرتبہ بھی حرام نہیں کہا بلکہ نین مرتبہ دہرایا ہے تو معلوم ہوا کہ دہائیوں سے قطعاً تعلیم حاصل نہیں کرنی چاہیے۔ حالانکہ مولوی محمد عمر اچھڑی بریلوی نے خود بھی دہائیوں کے مکمل پڑھا اور اپنے لڑکے عبدالغراب کو بھی دہائیوں کے پاس پڑھنے کے لئے بھیجتے رہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مولوی محمد عمر اچھڑی خود بھی حرام فعل کے مرتکب ہوئے اور اپنے لڑکے سے بھی فعل حرام کرتے رہے۔ غلادہ ازیں بریلویوں میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے شخص ہیں جنہوں نے علماء دیوبند سے علم حاصل کیا تو اب بریلوی حضرات اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ آخرت میں ان کا کیا انجام ہوگا۔

رضا خانیوں کا نکاح خواں

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کے کسی شخص نے فتویٰ پوچھا کہ دہائی حنفی؟
 کا نکاح پڑھنا کیا ہے؟

عرض۔ اگر دہائی نکاح پڑھائے تو ہو جائے گا یا نہیں؟
 ارشاد۔ نکاح تو ہو ہی جائے گا اس واسطے نکاح نام باہمی ایجاب قبول

کا ہے اگرچہ بائمن (ہندو) پڑھا دے چونکہ دہابی سے پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جو حرام ہے۔

(ملفوظات العظمیٰ بریلوی جلد ۳ ص ۱۷۱ مدینہ پبلشنگ کراچی)

ناظرین کرام! بغور فرمائیں کہ یہ العظمیٰ بریلوی کی عجیب منطق ہے کہ ہندو کے نکاح پڑھنے کو جائز و درست قرار دیتے ہیں اور اہلسنت والجماعت علماء دیوبند جو صحیح معنوں میں توحید و سنت کے پیروکار ہیں اور دن رات دین اسلام کو پھیلانے میں لگے رہتے ہیں ان کو دہابی کہتے ہیں اور ان کے نکاح پڑھنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ بریلویوں میں اس حرام فعل کے ترکیب ایک دو نہیں بلکہ کثرت سے پائے جاتے ہیں کہ جن کے نکاح اہلسنت والجماعت حنفی دیوبندی علمائے پڑھتے ہیں۔ اب وہ لوگ یا تو العظمیٰ بریلوی کے فتوے کو باطل اور مردود سمجھیں یا ہندوستان کا سفر کریں اور وہاں جا کر کسی ہندو کے تجسید نکاح کر دائیں تاکہ حرام کاری سے بچ سکیں۔ یا پھر حرام کاری پر ہی کمر بستہ رہیں۔ رضا خانی سوچیں کہ حرام فعل پر دوام کن لوگوں کا کام ہے جب بھی العظمیٰ بریلوی نے فتویٰ دیا ہے توحید و سنت کے خلاف باطل مذہب کو ترجیح دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں خاں صاحب بریلوی نے ہندوؤں کی اس لیے رعایت کی ہے اور ان کے نکاح پڑھنے کو جائز و درست قرار دیتے ہیں چونکہ جو رسومات قبیح ہندوؤں میں مروج ہیں وہی رسومات قبیحہ رضا خانیوں میں مروج ہیں اور رضا خانی ان کو سنت کا درجہ دے کر نبی علیہ السلام کی سنت کا مذاق اڑاتے ہیں۔

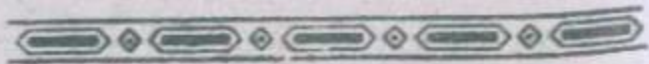
خدا تعالیٰ ایسی غلط حرکت سے ہر مسلمان کو بچائے۔ (آمین)

عورت کے پیٹ سے استمتاع

سوال ۳۹۔ زید اگر ایام حیض میں عورت کی ران یا سکم پر اُلت کو مس کر کے ازال کرے تو جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب : پیٹ پر جائز ہے۔ (فتاویٰ افریقہ صفحہ ۱۷۱)

مذکورہ بالا فتویٰ سے تو انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ رنہ خانی حضرات عورتوں سے اس لئے نکاح کرتے ہیں کہ اگر ایک کارخانے میں چھٹی ہو جائے۔ تو ”دور دور“ کے کارخانے میں اُدور تک لگایا کریں۔ خدا کے بند و اتین سے دس یوم تک تم صبر نہیں کر سکتے۔ مگر جنہیں شریعت محمدی کا کوئی لحاظ نہ ہو۔ قرآن کریم پر عمل کرنے کو تیار نہ ہوں۔ نفس پرستی کے مرینز ہوں۔ ان سے اس قسم کے افعال شنیعہ اور حرکات قبیحہ کی ہی امید رکھی جاسکتی ہے۔ احمد رضا خاں بریلوی نے کہ کوئی عقل مندی اور ہوش و حواس کی قائمی کے ساتھ فتویٰ دیا ہے ؟ جو ایسے موقع پر بھی ان سے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ کوئی اسلامی رنگ میں باہر جبکہ رنہ خانی شریعت اولیٰ تا آخر اسلام سے متصادم و متضاد چند باطل نظریات و خرافات کا نام ہے تو ان آدم نما ابلبیسوں سے اسلامی فتوؤں کی امید عبث و بیجا ہی ہے۔



دیوالی کی مٹھائی

دیوالی ہندوؤں کے ایک تہوار کا نام ہے۔ اس دن وہ لوگ مٹھائی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔ احمد رضا خاں کے کسی نے سوال کیا کہ اس دن ہندوؤں کی یہ مٹھائی یعنی چاہیے یا نہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس دن نہیں اور دوسرے روز لے لیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

عرصہ۔ کانسہ جو ہولی اور دیوالی میں مٹھائی تقسیم کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اس روز نہ لے جائے اگر دوسرے روز دے تو لے لے (کوئی حرج نہیں)
(ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی جلد ۱۔ صفحہ ۱۱)

آپ سوچتے ہوں گے کہ ہولی اور دیوالی کے تہوار پر تقسیم کی جانے والی مٹھائی پہلے دن شاید حرام ہوتی ہوگی اور دوسرے روز حلال ہو جاتی ہوگی اس لیے آپ نے پہلے دن لینے سے منع فرمایا اور دوسرے دن لینے کی اجازت دے دی۔ لیکن آپ یقین جانیے ایسی بات نہیں نہ ہی ایسا کوئی مسئلہ ہے کہ ایک چیز ایک روز حرام ہو اور دوسری اسباب و علل دوسرے روز بھی اس میں موجود ہوں اور وہ حلال ہو جائے دراصل حلال و حرام کی بات نہیں بلکہ بات اور ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی ہندو مت کے پرچارک تھے اور لبادہ اسلام کا اوڑھ کر مسلمانوں کو سُنْتُ دِجْہُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ کے تحت کسی اور پیٹ فارم کی طرف لے جانے کے لئے مامور تھے۔ یہاں بھی اس طرف تلمیح ہے یعنی آپ کہنا یہ چاہتے ہیں کہ پہلے روز تم مٹھائی نہ دو بلکہ ہندوؤں کے ساتھ مل کر ان کی خوشی میں شریک ہو جاؤ۔ اور دوسرے

روز جیسے دن کھائیں گے تم بھی مزے اڑاؤ اور اگر رضا خانی است اس مفہوم سے انکار
 کرے تو پھر میرے دو سوالوں کا جواب دے دیں۔ میں اس مضمون سے رجوع کروں گا۔
 ۱۔ جو چیز ایک دن پہلے حرام تھی وہ ایک دن بعد حلال کیسے ہوگی؟
 ۲۔ اگر دوسرے دن حلال ہے تو پہلے دن حرام کیوں؟
 رضا خانی اگر صاحب علم ہوتے تو اس بات کا امکان تھا کہ شامی درمختار،
 وغیرہ کتب فقہ سے کوئی دُور کی جزئی تلاش کر لاتے۔ اس لئے یہ میرے ان دو
 سوالوں کا جواب دینے سے قاصر و عاجز رہیں گے جس کی بنا پر انہیں سابقہ مضمون تسلیم
 کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو گا۔ اور جواب دینے کی کوشش میں ندامت یا اعلیٰ حضرت بریلوی
 کے فتویٰ پر ماتم کرنے کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہو گا۔



● ہماری اس کتاب کے درابواب فقہی مسائل اور زمرہوں کا مال مفہم کرو
کے مناسب حضرت شورش کا تیسری کی ایک طریق نظم ہے جس کا نصف اول
ہم اس صفحہ پر جبکہ نصف آخر صفحہ ۱۸۸ پر دے رہے ہیں۔ آپ یقیناً
لطف اندوز ہوں گے۔

ستفسار

قوم کو اتنا بنا دیا یہی اسلام ہے؟
بیچ بکر قنہ تکفیر کا اسلام میں
مار کر ڈاکہ مریدانِ اہل کیش پر
لئے دینِ خلوت کدوں میں نقدِ صحت کوٹ کر
اوغلا نا آشتیوں کے گردہ نامراد
گایاں کہتے رہو اسلافِ امت کے غلام!
یہ بھی سوچا ہے کہ ختم خواجگاہ کے نام پر
یہ بھی سوچا ہے کہ تسلیم پیغمبر کے خلوت
باندھ کر پتے میں سجادہ نشینی کا غرور
اور زلیو اڈیٹھوٹ لمبی کلاہ فقر سے
خانقاہوں میں بزرگوں کے تقدس نام پر
کس دغوش روجوانوں کو فریب علقے
اس خدا کی سرزمین پر اے کفن درواں دیں
اس وطن میں کوئی تم کو پوچھنے والا نہیں
خود فرو شو! ذکرِ سیدار النبی کی آریں
بیر زادہ باختر پیر میٹھاں کے روپ میں
ماہک کرانگریزے خونِ شہیدانِ حرم

دوٹکے کے رہناؤ! کیا یہی اسلام ہے
رات دن جلے کر ڈکیا یہی اسلام ہے
خلوتوں میں سکراؤ کیا یہی اسلام ہے
اپنے جھوٹے سجادہ کیا یہی اسلام ہے
اک ذرا مجھ کو بتاؤ کیا یہی اسلام ہے!
اے بریل کے خداؤ کیا یہی اسلام ہے
شرک کا ٹھکانہ رچاؤ کیا یہی اسلام ہے!
مومنی کا دل دکھاؤ کیا یہی اسلام ہے
گتوں پر دندان کیا یہی اسلام ہے
دین کو بسطہ جگاؤ کیا یہی اسلام ہے
نت نئے فتنے جگاؤ کیا یہی اسلام ہے
برسرِ مجلسِ بچاؤ کیا یہی اسلام ہے
چادرِ بسترِ چپاؤ کیا یہی اسلام ہے
سجدہ نہک بیچ کھاؤ کیا یہی اسلام ہے
تہمتیں ہم پر جگاؤ کیا یہی اسلام ہے
منہجوں کا مال کھاؤ کیا یہی اسلام ہے
اب طرول کی بڑھاؤ کیا یہی اسلام ہے



زندگیوں کا مال

ہضم کرو

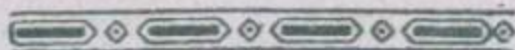


رندیلوں کا مال مضام

اس بات کی وضاحت کے لیے اولاً آپ کو بریلوی مذہب کے بانی اور مؤسس کے عورتوں کی طرف طبعی میلان کو جانتا چاہیے۔

چنانچہ یہ بات خود بریلویوں کو تسلیم ہے کہ احمد رضا خاں صاحب عاشق مزاج یا عشق باز تھے اور اسی عشق بازی کی لت کی وجہ سے وہ عورتوں کے ذکر و اذکار سے لطف اندوز ہوتے رہتے تھے۔

آپ نے حدائق بخشش جلد ۳ ص ۳۷ پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ و طاہرہ کے بارے میں چند توہین آمیز اشعار کہہ کر اہلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی دشمنی و عداوت کا مذہبی فریضہ ادا کیا ہے۔ صاف اور ایمان داری کی بات تو یہ ہونی چاہیے تھی کہ تمام بریلوی احمد رضا خاں کے اس کفر کی تردید کرتے اور تاویلات کی بجائے اس کھلے کفر پر احمد رضا خاں سے بیزاری کا اظہار کرتے مگر بجائے برأت اور بیزاری کے بعض معتقدین احمد رضا خاں نے حصہ سوم کا سرے سے انکار کر دیا کہ یہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی تصنیف ہی نہیں اور بعضوں نے انکار تو نہیں کیا بلکہ مسلسل ۳۳ برس تک اسے چھپواتے رہے اور جب اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کی نظروں سے احمد رضا خاں کے وہ کفریہ اشعار گزرے اور ان کے مضامین خبیثہ پزیر و عقید کی گئی تو اس کے بعد جو حدائق بخشش چھپ کر سامنے آئی تو اس میں سے حصہ سوم کو بلا کسی وجہ بتائے غائب کر دیا گیا، اور بعضوں نے حصہ سوم کا اقرار تو کیا مگر حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین میں جو اشعار کہے گئے تھے ان کے بارے میں یہ تاویل کی کہ یہ اشعار واصل



عرب کی گیارہ نو بیاہتا دہنوں کے بارے میں اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنی افتاد طبع کے پیش نظر کہے تھے۔۔۔۔۔ کیونکہ اعلیٰ حضرت بریلوی کو جہاں کوئی خوبصورت عورت نظر پڑی وہیں تڑپ گئے اور اپنی عشق باز طبع کے ہاتھوں مجبور ہو کر حسن کے دریا کی موجوں سے اٹھکیلیاں کھینچنے لگے۔ چنانچہ مولوی مظہر اللہ دہلوی لکھتے ہیں:-

”اور ہو سکتا ہے کہ فاضل موصوف کی چلبلی طبیعت سے ان عورتوں کے

حق میں یہ کلام صادر ہوا ہو“ (فتاویٰ مظہری ص ۲۹۲)

مولوی مظہر اللہ کی اس تصریح و تاویل سے معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی عورتوں کی طرف بہت زیادہ میلان رکھتے تھے اور اسی میلان کی وجہ سے عرب کی گیارہ دہنوں کے حسن کے آنچل سے حدائق بخشش جلد ۳ ص ۳ پر مندرجہ اشعار کے بارے میں اس تاویل سے مجھے اتفاق نہیں، لیکن مولوی مظہر اللہ کو احمد رضا خاں کی چلبلی طبیعت کو تسلیم کرنے سے انکار بھی نہیں، اور میں نے مولوی مظہر اللہ دہلوی کی عبارت کو اپنے اسی مدعا کے ثبوت کے لیے بطور دلیل پیش کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی بہت زیادہ عشق باز ہونے کی وجہ سے عورتوں کے ذکر سے جھیر جھار کو اپنا طرہ اختیار سمجھتے تھے۔

اتنی بات سمجھنے کے بعد اب یہ بات سمجھنی بڑی سہل ہو گئی کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے

طوائف و رنڈیوں کا تذکرہ اپنی کتب میں کیوں فرمایا؟

اب ایسے اعلیٰ حضرت بریلوی کی کتب کی ورق گردانی کریں اور دیکھیں کہ خطی ملا بریلوی مذہب کا بانی فطرتی مشرک احمد رضا خاں نے اس صنفِ بدنام کو کن کن جیلوں سے حلال کرنے کی کوشش فرمائی ہے، چنانچہ ایک مقام پر آپ سے رنڈیوں کے ہاں محفل میل کرنے اور ان کی خمیر سنی کے بارے میں پوچھا جاتا ہے آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اسے مع سوال و جواب کے آپ ہی کی زبانی سنئے:-

(سوال) طوائف جس کی آمدنی صرف حرام پر اس کے یہاں میلاد شریف پڑھنا،

اور اس کی اسی حرام آمدنی کی منگائی ہوئی شیرینی پر فاقہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

(احکام شریعت جلد ۲ صفحہ ۱۴۳ مطبوعہ مدینہ پیشنگ کراچی)

اس کا صاف اور اسلامی جواب تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ رنڈیوں کے ہاں میلاد پڑھنے کے لیے جانا بھلے ثواب کے گناہ اور باعث تہمت ہے اور ان کی حرام آمدنی سے منگائی ہوئی شیرینی بھی حرام ہے جس پر فاقہ پڑھنا ناجائز ہے۔

مگر احمد رضا بریلوی یہ جواب کیوں دیتے ؟ اس جواب سے طوائف ناراض ہو جائیں اور اس کے بعد احمد رضا خاں کی طوائف کے ہاں آمد و رفت کی تمام صورتیں بالکل ختم ہو جاتیں، پھر حضرت کے منہ میں چھپناتے ہاتھوں سے پان کی گولیاں کون ٹٹاتا اور رس بھری آواز سے گا گریا والے گیت کون سناتا، آنکھیں کوہ قاف کی دلدرا حسیناؤں کو کہاں دیکھ سکتیں اور رات کی رعنائیاں کہاں ملتیں ؟ اگر صحیح جواب دیتے تو یہ تمام چیزیں آٹا فنا ختم ہو کر رہ جاتیں، اس لیے جواب میں آپ یوں رقمطراز ہیں کہ :-

(جواب) اس مال کی شیرینی پر فاقہ کرنا حرام ہے مگر جب کہ اس نے مال بدل کر مجلس کی ہو اور یہ لوگ جب کوئی کار خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں اور اس کے لیے شہادت کی حاجت نہیں، اگر وہ کہے کہ میں نے قرض کے کر یہ مجلس کی ہے اور وہ قرض اپنے حرام مال سے ادا کیا ہے تو اس کا قرض مقبول ہوگا بلکہ اگر شیرینی اپنے مال حرام سے ہی خریدی اور خریدنے میں اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئی یعنی حرام روپیہ دکھا کر اس کے بدلے خرید کر وہی حرام روپیہ دیا، اگر ایسا نہ ہوا، تو منہ بختی پر پردہ خیرتی بھی حرام نہ ہوگی جو شیرینی ملے فالس سے اجرت زنا یا غنا میں ملی یا اس کے کسی آشنا نے تحفہ میں بھیجی یا اس کی خریداری میں عقد و نقد مال حرام پر جمع ہوئے۔

(احکام شریعت جلد ۲ صفحہ ۱۴۵-۱۴۴)

یہ فتویٰ طوائف کے حرام مال سے خریدی ہوئی مٹھائی اور شیرینی کے حلال ہو سکتے

اتنا واضح ہے کہ اس میں مزید کسی تبصرے کی ضرورت نہیں، البتہ اس فتوے کی وضاحت فرماتے، مولیٰ اعظمیٰ بریلوی نے دو باتیں ایسی بیان فرمائیں جو وضاحت طلب ہیں۔ پہلی، یہ لوگ جب کوئی کار خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں۔ دوسری، اس کے لیے کوئی شہادت کی حاجت نہیں۔

اب بریلویوں سے مندرجہ ذیل امور دریافت طلب ہیں:۔

(۱) اعظمیٰ بریلوی کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ جب طوائف کوئی کار خیر کرنا چاہتی ہے تو پہلے اپنے روپوں کو کسی اور کے روپوں سے تبدیل کر لیتی ہیں اور پھر ان تبدیل شدہ روپوں کی شیرینی منگوا کر اس پر فاقہ پڑھنے کے لیے کسی بریلوی مولوی کی خدمات حاصل کر لیتی ہیں؟

ظاہر ہے کہ اتنے وثوق سے وہی آدمی کہہ سکتا ہے جس کا ذاتی تجربہ ہو اور جو ان کی جملہ حرکات و سکنات کو بہت قریب سے دیکھ چکا ہو۔ ہم بھی فیصلہ اللہ مولوی ہیں اور مسائل دینیہ سے الحمد للہ احمد رضا خاں کی بہ نسبت زیادہ واقف ہیں مگر بخدا، ہمیں آج تک یہ معلوم نہیں کہ زندیاں کار خیر کرنے میں یہ حیلہ کرتی ہیں، آخر وہ کون سے ذرائع تھے جن سے احمد رضا خاں کو معلوم ہوا کہ زندیاں فاقہ کی شیرینی اس حیلے سے خرید کر حرام کو حلال سے تبدیل کر دیتی ہیں! کوئی بھی شعور احمد رضا خاں کے اس فتوے کو پٹھنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کرنے میں کوئی بال محسوس نہیں کرنے گا کہ احمد رضا خاں کے ان لوگوں سے خصوصی تعلقات و روابط وابستہ تھے جن کی وجہ سے احمد رضا خاں کو ان لوگوں کے اندرونِ خانہ سب حالات معلوم تھے۔

(۲) احمد رضا خاں کے زیر بحث فتویٰ سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کوئی چیز بھی ناجائز اور حرام نہیں، اگر کسی کے پاس کوئی حرام چیز ہے تو وہ دوسرے آدمی سے تبدیل کر کے اس کو حلال کر سکتا ہے۔

(۳) پور کے لیے مسروقہ مال، راشی کے لیے رشوت، سود خور کے لیے سودی مال، فراڈی کے لیے فراڈ سے حاصل کردہ مال وغیرہ وغیرہ تمام اموال محرمہ حامی بدعت ماحی سنت خطی سلا احمد رضا خاں بریلوی کے فتوے کی رو سے معمولی سے ہیر پھیر کے بعد حلال ہو سکتے ہیں۔

(۴) حقیقت حال کو خدائی کو معلوم ہے مگر معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی ان لوگوں سے ملاقاتیں اور دعوتیں اڑانے پر کسی معتقد نے اعتراض کیا ہو گا کہ کتنی شرم کی بات ہے کہ اعلیٰ حضرت ایک جماعت کے امام اور نبی ہونے کے باوجود ایسے لوگوں کے ہاں جانے اور دعوتیں اڑانے ہیں، اس بات کا کسی نے اعلیٰ حضرت سے تذکرہ کیا ہو گا جس پر عزت مآب خود ہی سائل اور خود ہی مجیب بن کر ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ لوگ کار خیر میں یہ حیلہ کتے ہیں اس لیے اب میرا وہاں جانا بھی کار خیر ہی کے لیے ہٹا اور شیرینی کھانا بھی شرعاً جائز ہوا تو پھر میرے وہاں جانے اور دعوتیں اڑانے میں اعتراض کیوں؟

(۵) اس فتوے میں اعلیٰ حضرت بریلوی نے طوائف کی تعریف اور ان کے مال مکسور کی حلت پر اپنی تمام تر قوتوں کو صرف کر کے ان کی حمایت میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی اور اس سے زیادہ وہ کر بھی کیا سکتے تھے، حمایت دشمن کی تو ہوتی نہیں، معلوم ہوا کہ زندیوں سے آپ کے دو شاہ تعلقات تھے اور ان میں استحکام بھی تھا، تبھی تو آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کا اس طرح کی تبدیلی اور حرام کو حلال بنانے کے حیلہ میں میری شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی حاجت نہیں۔

(۶) دوسرے حیلے میں جہاں آپ نے زندیوں سے اپنے تعلقات کی پختگی پر مہر تصدیق ثبت کی وہیں آپ نے قانونی شہادت کا بھی مذاق اڑایا ہے، اس لیے کہ جب شریعت نے تمام امور میں دو گواہوں کی شہادت کو معتبر سمجھا ہے تو احمد رضا خاں بریلوی کا اتنے بڑے مسئلے میں صرف اکیلے کی شہادت کو زندیوں کے کار خیر میں اتنا دقیق سمجھنا کہ اس

لیجے کوئی شہادت کی حاجت نہیں، قانون شہادت کا مذاق اڑانا نہیں تو کیا ہے ؟
 بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کا یہ فتویٰ جہاں تمام فقہاء کی تصریحات کے خلاف
 ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں وہیں دوسرے بریلوی مولویوں کی رائے سے
 بھی متصادم ہونے کے بعد لایعبار ہے، چنانچہ بریلوی مکتب فکر کے مولوی
 مظہر اللہ دہلوی فرماتے ہیں۔

سوال ۲۱۲۔ زہدی کے مکسور مال کو کوئی شخص اپنے مکان کے کرایہ میں
 لے سکتا ہے یا نہیں اور جو شخص لیتا ہو وہ کسی کی دعوت کرے تو اس کی دعوت
 کھانی چاہیے یا نہیں ؟

الجواب ۱۔ اگر کبھی اس شخص کو کرایہ اس مال سے ادا کرتی ہے جو اس کے ناجائز
 طریق سے حاصل کیا ہے تو مکاندار کو چاہیے وہ تاپاک مال ہے اس کا اپنے صرف میں
 لانا حلال نہیں۔ لقولہ تعالیٰ۔

وَلَا تَتَّبِعُوا الْاُنْحَبِیْتُ بِالطَّیِّبِ (وَلَقَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَلَا یَحِلُّ
 ثَمَنُ الْمَکَلَبِ وَلَا حِلْوَانِ الْکَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِی (رواہ ابوداؤد)

پس جو شخص خالص اس مال کو دعوت میں صرف کرتا ہے جو اس نے زہدیوں کی
 ناپاک کمانی سے حاصل کیا ہے تو اس کی دعوت قبول نہ کرنی چاہیے۔ (فتاویٰ مظہری ص ۲۹)
 رضا خانی امت سے پوچھتا ہوں کہ یہ کیا ہو رہا ہے، اعلیٰ حضرت بریلوی تو فرما رہے
 ہیں کہ زہدیوں کا مال تبدیل کرنے سے حلال ہو جاتا ہے مگر مولوی مظہر اللہ کبہرہ
 ہیں تبدیل نہیں قطعی کے خلاف ہے اور زہدیوں کا مال ہر حال میں حرام ہے، تو کیا
 اعلیٰ حضرت زہدیوں کو حلال کھانا چاہتے ہیں اور دوسروں کو حرام کھلا کر کیا خود گناہ سے
 نچکے ہائیں گے؟ زہدیوں کی اتنی خیر خواہی کہ وہ رات بھر حرام کاری کریں، شریعت مطہرہ کی
 نافرمانی برداری کریں اور اعلیٰ حضرت بریلوی کے لیے میلاد کی محفل مقرر کریں اور تھوڑی سی

شیرینی کھلا دیں تو ان کو حلال کرنے کا مشورہ دیں اور جو بے چارے کاروباری لوگ ہیں دن بھر کی خون پسینہ کی محنت شاقہ سے کچھ روپے کماتے ہیں اعلیٰ حضرت ان کے حلال کی کٹائی کے روپے کتھریوں کو دلوں کر حلال کھلائیں اور ان محنت کرنے والوں کو حرام کھلائیں کیا ان سے آپ کا کوئی اسلامی یا ملکی تعلق تو نہیں جیسا کہ بقول مولوی مظہار اللہ دہلوی کے رنڈیوں کا روپیہ ان کے پاس جا کر حرام ہی رہتا ہے تو آپ ان لوگوں کو حرام کیوں کھلاتے ہیں جنہوں نے جائز ذرائع سے روپیہ حاصل کیا ہے۔

رنڈیوں سے تعلقات

ایک صاحب نے اعلیٰ حضرت سے طوائف کے لڑکے یعنی ولد الزنا کے پیچھے نہ پڑھنے کے متعلق سوال کیا کہ آیا رنڈی کے لڑکے کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے تو آپ نے بڑی بے باکی سے جواب دیا نماز ہو ہی نہیں جاتی بلکہ ضرور اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے اور ساتھ ہی بریلوی مکتب فکر کے لوگوں کو ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم بھی دیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

سوال :- کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زیر ایک بازاری عورت طوائف کا بیٹا ہے، بچپن سے زیر کی طبیعت علم کی طرف مائل تھی حتیٰ کہ وہ عالم ہو گیا، نماز اس کے پیچھے پڑھنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ اس کے والد کا بطنہ نہیں کہ کون تھا۔

الجواب :- نماز جائز ہونے میں کوئی کلام نہیں بلکہ جب وہ عالم ہے اگر عیسے کا سنی (بریلوی) ہو۔۔۔۔۔۔ وہی امامت کا مستحق ہے۔

(احکام شریعت جلد ۴ صفحہ ۱۲۱)

ماشاء اللہ، ولد الزنا کے پیچھے نماز پڑھنے میں عدم کلام غالباً پرانی دوستی
 کی وجہ سے ہے ورنہ تمام فقہاء کرام کو ولد الزنا کے پیچھے نماز پڑھنے میں کلام
 ہے مگر پاسداری کے فتوے مختلف ہی ہوتے ہیں، اعلیٰ حضرت بریلوی کے اس
 فتوے پر مزید تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ بریلوی مذہب کی حقیقت واضح ہو
 چکی ہے کہ شرک و بدعت کا نام بریلوی مذہب ہے۔
 دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر مسلمان کو بریلوی مذہب سے بچائے اور پکاسچا
 اہلسنت والجماعت موحد بنائے۔ آمین تم آمین

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ

کلب علی بک حسن بکب حسین۔ غلام علی۔ غلام حسین۔ غلام جیلانی۔ نظام الدین۔
 محی الدین۔ تاج الدین۔ شمس الدین۔ بدر الدین۔ نور الدین۔ فخر الدین۔ شمس الاسلام
 بدر الاسلام وغیرہ ذالک سب نام کو سب علماء کرام نے سخت ناپسند رکھا اور مکروہ و ممنوع
 لکھا۔ (احکام شریعت ص ۷۷ مطبوعہ مدرستہ کھنپنی کراچی)

لہذا غلام علی ادا کاڑوی۔ غلام حسین گوجروی۔ غلام حسین فریدی ساہیوال۔
 غلام حسین دیپالپور اور ان کے علاوہ ان سب رضا خانیوں کو اپنے نام نہاد مجتہد احمد رضا
 خاں بریلوی کی تقلید کرتے ہوئے اپنے نام تبدیل کر لینے چاہیے ورنہ احمد رضا کی
 تقلید کا قتلارہ پھینک دیں۔ اور

أَدْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً

کا مصداق بن جائیں۔



خوجہ کو نہیں ہے اسلام کی بنیاد و بنیخ
 شرب احمد رضا میں مفتیان بد زبان!
 خاشیہ اور رک کی صلیبی کا پیر ی ال میں
 طاقت کے زرخ پر ہنگامہ تکفیر سے
 کشنگان خجہ تقسیم کی پشانیوں
 اس مدی میں جو اکابر حجت اسلام تھے
 اُنے دن ہنگامہ سب شتم کے روپ میں
 خیرہ چشمی سے رسول اللہ کی اولاد پر
 اور دار کی رضا جوئی کی خاطر گولیاں!
 نو سنگھ کو نیپوں کو خواہش اولاد پر
 کل خدا کے سامنے ہر بات کا ہو گا حساب

اب خدا والوں کا لشکریات کھا سکتے ہیں
 میرے غامے سے تمہیں کوئی بچا سکتا نہیں

(خوشی کا شیرازہ)



مولوی احمد رضا خان
بریلوی

دین و مذہب

اور آخری وصیت :



رضا خانی دین و مذہب

احمد رضا بریلوی کی آخری وصیت

چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے مرنے سے دو گھنٹے دس منٹ پہلے اپنی وصیت میں ارشاد فرمایا:-

”تم سب محبت اور اتفاق سے رہو اور جسے لامکانے اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اسے پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے“

دوصایا شریف ص ۱۸ مطبوعہ الیکٹرک ابو العلائی پریس آگرہ

اس عبارت میں ”میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے“ سے مراد اعلیٰ حضرت بریلوی کا یہ ہے کہ میں نبی ہوں اور اپنے دین کو اپنی کتابوں میں بڑی شرح اور تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔

اعلیٰ حضرت بریلوی کی عبارت کا اگلا جملہ ”اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ آج سے دین محمدی منسوخ اور رضا خانی دین نافذ العمل ہو گا البتہ اتنی گنجائش ضرور رہے گی کہ اگر کوئی شخص اسلامی تعلیمات پر

زک کر دو کیونکہ میرے مذہب پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

اور اس جملے سے پہلا جملہ اسی مفہوم کی تائید بھی کرتا ہے جس میں اسلام پر عمل کرنے کی بایں الفاظ صراحت فرمائی ہے۔ "حق الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو" یعنی اسلام پر عمل کرنے کی میں آپ پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتا، شریعت کی اتباع حتی الامکان کے درجہ میں ہے ممکن ہو تو کرو اور اگر کہیں ممکن نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں ترک کر دو مگر میرا مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے وہ ممکن ہو تب بھی اور اگر کہیں بمظاہر ناممکن ہو تب بھی ہر حال میں واجب العمل ہے، علحضرت بریلوی کا مقصد و منشا یہ ہے کہ میں نبی، مومن اور نبی بھی مرزا قادیانی جیسا نہیں جو اپنے آپ کو ظلی اور بروزی کہتا رہا، بلکہ میں ایک مستقل نبی ہوں جس کی آمد سے پہلے نبی کا دین منسوخ ہو گیا۔ تو اس عبارت میں علحضرت بریلوی نے امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مذاق اڑا کر کفر کا ارتکاب کیا ہے۔ اور میرا دین رند مذہب الخ...

آپ نے دیکھ لیا علحضرت یہاں کیا غضب کی چال چل گئے ہیں، اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب میں آپ نے لفظ اور استعمال فرمایا ہے جو عربی کے لفظ واؤ کا ترجمہ ہے، تو اس عبارت میں شریعت معطوف علیہ اور میرا دین معطوف ہے اور قانون ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف مغاثر ہوتی ہے، اس قانون کی رو سے معلوم ہوا کہ علحضرت بریلوی کے نزدیک شریعت اور ہے اور ان کا اپنا دین اور ہے جس کو لفظ میرا کہہ کر تائید بھی حاصل ہے۔ معلوم ہوا کہ دین رضا خانی اسلام کے علاوہ کسی اور ملت و مذہب کا نام ہے جسے اسلام سے مغاثرات اور تضاد کا شرف بھی حاصل ہے۔

اس لیے احمد رضا نے جہاد کو منسوخ کیا ہے، اور قرآن کریم کے اندر کتنی آیات ہیں جو جہاد کی طرف بلا رہی ہیں، لامحالہ یہ تمام آیات منسوخ ہوں گی اور حضور نبی کریم نے جہاد کو منسوخ نہیں کیا بلکہ قیامت تک جاری رہنے کا حکم فرمایا الجہاد ماضی الی

یوم القیامۃ لا یمنعہ عدل عادل ولا جور جائر (المحیث) اور مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی جہاد کو منسوخ لکھا ہے، تو ان دونوں میں کیا فرق رہا۔ احمد رضا بریلوی نے بابا جی کے زمانہ کو ہندوستان کا دارالسلام لکھا ہے اور دارالسلام میں جہاد منع ہے۔ (کتا پچھرا اعلام الاعلام یا ہندوستان دارالسلام)

وصیت یا پیٹ پوجا

اعزائے اگر بیٹے باپ کا ممکن ہو تو فاتحہ ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء سے کچھ بھیج دیا کریں :-

(۱) دودھ کا برف خانہ ساز اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو (۲) مرغ کی بریانی،

(۳) مرغ پلاؤ خواہ بکری کا (۴) شامی کباب (۵) پراٹھے (۶) اور بالائی فیرنی

(۷) ارد کی پھریری، دال مع ادک و لوازم (۸) گوشت بھری کچوریاں (۹)

سیب کا پانی (۱۰) انار کا پانی (۱۱) سوڈے کی بوتل (۱۲) دودھ کا برف خانہ۔

اگر روزانہ ایک چیز ہو سکے یوں کرو یا جیسے مناسب جانو۔

وصایا شریف ص ۹ مطبوعہ الیکٹرک ابو العلاء پریس آگرہ۔

اعلیٰ حضرت بریلوی بستر مرگ پر پڑے ہیں اور مرتے وقت آدمی پر خدا کا خوف آخرت

کی فکر وغیرہ کا تصور غالب ہوتا ہے اس لیے اس کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ اس وقت جو

بات کرے وہ تنقید و نکیر سے بالاتر ہو۔ لیکن اعلیٰ حضرت بریلوی نے مرتے وقت چٹ پٹ

کھانوں کی ایک عجیب فہرست مرتب کر کے بھیجنے کا حکم دیا۔ اس وصیت میں پوری

درجن کھانوں کا انتخاب اور ان کی ترتیب اعلیٰ حضرت بریلوی کے حسن ذوق و دلالت

کرتی ہے جس پر ذرا تفصیل سے کلام کر لی جائے تو کلام میں اور بھی حسن پیدا ہو سکتا ہے

جن بارہ کھانوں کا اعلمحضرت بریلوی نے بستر مرگ پر حکم دیا یہ کھانے اتنے ہیں کہ اگر ان تمام کو جمع کر کے ایک پھینس کے سامنے ڈال دیں تو وہ بھی منہ پھیر لے گی اور اعلمحضرت تو ایک نفیس مزاج اور لطیف طبع آدمی تھے، ان کی خوراک اتنی اشیاء نہیں ہو سکتیں لیکن بستر مرگ پر ان کا تذکرہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ زندگی میں عموماً اتنی ہی اشیاء نوش فرمایا کرتے ہوں گے۔

اعلمحضرت کی مذکورہ وصیت کے متعلق ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے جو بارہ کھانوں کا اپنی وصیت میں تذکرہ فرمایا ہے ان میں جو ترتیب قائم کی گئی ہے وہ اتفاقاً یوں ہی قائم ہو گئی ہے یا کسی خاص وجہ کے تحت اس کو قائم کیا گیا ہے؟

اس سلسلے میں اگرچہ حتماً کچھ نہیں کہا جاسکتا البتہ اعلمحضرت بریلوی کی سمجھداری کے پیش نظر یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ کھانوں کی مذکورہ ترتیب اتفاقاً نہیں بلکہ اعلمحضرت بریلوی نے یہ ترتیب کئی اسباب اور وجوہ کے تحت خود قائم فرمائی ہے۔

وجہ اول۔ جو شخص کھانوں کا بہت رسیا ہو وہ اولاً نمکین کھاتا ہے اور پھر میٹھا، زیادہ شوقین ہونے کی وجہ سے پھر نمکین کھاتا ہے اور ذائقہ تبدیل کرنے کے لیے پھر میٹھا اور جو اس سے زیادہ شوقین ہو وہ کھانے کا اقتحاج بھی میٹھے ہی سے کرتا ہے، دودھ کا برف میٹھا، مرغ کی بریانی، مرغ پلاؤ، شامی کباب اور پراٹھے سب نمکین، اس کے بعد بالائی اور فرینچی میٹھی، ذائقہ تبدیل ہو گیا اس لیے اب کوئی نمکین اور چٹ بٹی چیز ہونی چاہیے، اس کے لیے آپ نے فرما دیا کہ ارد کی پھر رھی دال مع ادک و لوازم اور گوشت بھری کوریاں، اس کے بعد اب کوئی ایسا جامع سیال ہو جس سے ان کھانوں کی تہہ جم جائے اور منہ بھی میٹھا ہو جائے اس کے لیے ایک سیر سبب کا پانی، اتنا ہی اتار کا پانی اور اگر کوئی کسر باقی رہ گئی ہو تو سوڈے کی بوتل کافی ہے۔ دیکھا اس ترتیب میں اعلمحضرت بریلوی نے اپنی تمام تر مہم ددانہ صلاحیتوں کو کس خوبی سے سمودیا ہے۔ !

وجہ دوم :- ان بارہ اشیاء کے ساتھ کہیں کہیں آپ کو کچھ قیود بھی ملیں گی، مثلاً دودھ کے برف کے ساتھ دوشرٹیں، مٹا خانہ ساز یعنی بازاری نہ ہو مٹا اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو، یعنی ہر فرض سے اہم فرض تیسری ہے کہ بھینس کے دودھ کا نہ ہو، اور کسی کو سعی بسیار کے باوجود بھینس کے علاوہ کوئی دودھ میسر نہ ہو سکے تو پھر بھینس کے دودھ کا بھی قبول ہے۔ اس کے بعد ارد کی دال کے ساتھ دوشرٹیں ہیں مٹا پھر بری مٹا مع اد رک و لوازم، یہ اس لیے کہ اتنی پیتروں کو، مضم کرنا کوئی معمولی کام نہیں، مٹا ہے ان چیزوں کو کھانے کے بعد نفخ اور ریا ج ہو جائے اور وہ بھی قبر جیسی تنگ و تاریک جگہ اس لیے اد رک کا ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ ریا ج کے لیے بہت مفید ہے، اور لوازم سے معلوم نہیں اٹحضرت بریلوی کی کیا مراد ہے اس کی تفصیل تو کوئی بریلوی مٹا ہی کر سکتا ہے یا کوئی عمر رسیدہ خانہ صاحب بریلوی کا عقیدہ تندرستان کے شب و روز کے معمولات پنجم غائر دیکھ چکا ہو، اور آخر میں سوڈے کی بوتل کو اس لیے ذکر فرمایا کہ اگر ان اشیاء کے مضم ہونے میں کوئی کسر باقی رہ جائے تو اس کو سوڈے کی بوتل کا پانی پورا کر دے گا لہذا معلوم ہوا کہ ان اشیاء کی ترتیب محض اتفاقی نہیں بلکہ تمام ملتی قواعد و اصول کو ملحوظ رکھتے ہوئے قائم کی گئی ہے۔

سوال :- یہ پیدا ہوتا ہے کہ اٹحضرت بریلوی نے مرنے سے پہلے اتنی ساری چیزوں کی وصیت کیوں کی، مطلق یوں کہہ دیتے کہ کچھ مال خیرات بھی کر دیا کرو!

جواب :- جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ بریلوی مذہب کی علامت ہی یہی ہے کہ پیٹ پوجا کرو اور لوگوں کا مال اڑاؤ چاہے ختم شریف، ہنجر شریف، ساتھ شریف، گیارہویں شریف، عرس شریف، نیاز شریف، میلاد شریف، چاند سواں شریف وغیرہ، کی شکل کیوں نہ ہو ضرور کھاؤ اور جان بناؤ، اور یہ مت پوچھو کہ یہ کس ذریعہ سے کمایا گیا ہے یہ پوچھنا مذہب بریلوی کی توہین ہے۔

دوسرا جواب :- دراصل اس وصیت میں اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنے مذہب کے پیروکاروں اور متبع لوگوں کی رعایت کی ہے کہ اب چونکہ میں مر رہا ہوں اور میرے مرنے کے بعد ظاہر ہے کہ انگریز کا دستِ نصرت ختم ہو جائے گا اور میرے ماننے والے جن کی میں اپنی زلیست میں مالی امداد کیا کرتا تھا، فاقوں میں گئے اس لیے قوم کو کھانے پلانے کا چکر دے کر جاؤں تاکہ ان بیچاروں کا کام چلتا رہے، اسی لیے بعد میں آنے والوں نے کھانے پینے اور مال اڑانے کو صحیح سنیت کی علامت بتا دیا اور عوام میں سے جو ان کی نذر و نیاز سے تواضع نہ کرے اس کو سنیت کے رجسٹرڈ سے خارج کر دینا بریلوی امت نے اپنا وظیرہ بنالیا ہے، کوئی جتنے چاہے جرائم کا ارتکاب کیوں نہ کرے بس گیارہویں کی ایک دیگ پر کا کر ایک پشت بھر کر پیش کر دے وہ پکائی ہوئی ہے اور اگر کوئی شریعتِ اسلامی پر عمل کرے لیکن ان کے دوزخ کی آگ کو نہ بچائے وہ پکا دہائی۔

لیکن میں ایک بات بریلویوں سے پوچھتا ہوں کہ ماشیہ میں لکھا ہے کہ ایک صاحب بوقتِ دفن بلا اطلاع دودھ کا برف خانہ ساز نے آئے اس سے یہ توہمہ چل گیا کہ دودھ شریف قبر شریف کے پاس لایا گیا لیکن پتہ نہیں چلا کہ وہ دودھ کہاں دفن کیا گیا کفن کے ساتھ ہی بھیجا گیا یا کسی کو تنے میں رکھا گیا، اس واقعہ کو پچاس سال سے زائد عرصہ ہو گیا مگر کسی بریلوی مولوی نے اب تک اس دودھ کا پتہ نہیں دیا

علاوہ انہیں رضا خانی امت کے ہادی جب مرنے لگے تو انہوں نے ”وصایا شریف“ کے نام پر اولاد کے لیے ایک وصیت نامہ لکھوایا جس میں ارشاد ہے جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ”میرے بعد حتی الامکان دین کی پابندی کرو لیکن میرا مذہب جو میری کتب سے ثابت ہے اس پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے“ دینے نام ہے قرآن و سنت کا قرآن و سنت پر عمل کو تو یہ اعلیٰ حضرت بریلوی ”امکان“ کے ساتھ مشروط کرتے ہیں، مگر

اپنی کتابوں سے ثابت ہونے والے بناسیتی مذہب کو ہر فرض سے اہم فرض قرار دیتے ہیں، اہم یہ ہے کہ دین کے بارے میں رضا خانی امت کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ ایک طرف قرآن و حدیث ہو، فقہ وائمہ کرام کے اقوال ہوں اور دوسری طرف اگر احمد رضا خان بریلوی کا کوئی حکم نامہ ہو تو یہ رضا خانی امت اس حکم پر سچے سچے کو قربان کر دیتی ہے۔ چنانچہ اس سے ثابت یہ ہوا کہ رضا خانی امت کا دین وہ ہے جو احمد رضا خان بریلوی کی کتاب سے ثابت ہے، رضا خانی امت کے اس امام نے پوری امت مسلمہ سے اختلاف کر کے ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی ہے جس کا نام بریلوی مذہب ہے۔

مشرپ احمد رضا میں مفتیان بندگان سارے آکر بتاؤ کیلہی اسلام ہے
ماثرہ ادراک کی چٹنی کا پھریری دال میں قومہ فرنی پلاؤ کیسا یہی اسلام ہے
(دشور شمس کا شمیم)

تربت احمد رضا خاں بد چل عاوا ہے فضول
جب تک اس میں ماش کی دال اور بالائی نہ ہو
(مولانا ظفر علی خاں)

ایصالِ ثواب کا انوکھا طریقہ

مذہب اسلام میں مروجین کو ثواب پہنچانے کا عقیدہ برحق، زندوں کے نیک اعمال کا ثواب ان کی نیتوں کے مطابق مروجین کو پہنچتا ہے لیکن یہ بات اپنی جگہ واضح ہے کہ ثواب پہنچتا ہے اصل چیزیں نہیں پہنچتیں، نہ یہاں کی چیزوں کو ہم اس شکل میں اگلے جہان بھیج سکتے ہیں، ایصالِ ثواب برحق ہے مگر چیزوں کو ہی بھیج دینا کہیں ثابت نہیں۔ بریلوی مذہب کے اعلیٰ حضرت ایصالِ ثواب سے آگے بڑھ کر اصل چیزوں کا

پہنچنا پہنچا نایوں بیان کرتے ہیں :-

ایک بلدی نے مرنے کے بعد خواب میں اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرا کفن
ایسا خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے شرم آتی ہے، پرسوں فلاں
شخص آنے والا ہے اس کے کفن میں اچھے کپڑے کا کفن رکھ دینا، صبح کو
صاحبزادہ نے اٹھ کر اس شخص کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ بالکل تندرست
ہے اور کوئی مرض نہیں، تیسرے روز خبر ملی کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکے
نے فوراً نہایت عمدہ کفن رسلوا کر اس کے کفن میں رکھ دیا اور کہا یہ میری ماں کو
پہنچا دینا، سات کو وہ مالوہ خواب میں تشریف لائیں اور بیٹے سے کہا خدا تمہیں
جزائے خیر دے تم نے بہت اچھا کفن بھیجا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی ج ۱ ص ۱۰۲ مطبوعہ مدینہ منورہ)

یہ سوچنے کی بات ہے، آپ خود اپنے خیر سے فیصلہ کر لیں کہ والدہ کو کفن بھیجنے کے
بعد وادی اور دادا کو کفن نہ بھیج سکتے اور پھر ان سے آگے جو اجداد گذر چکے ہیں ان تک
کفن نہ بھیجنے کی کتنی فکر اور تشویش صاحبزادے کو ہوتی ہوگی، اس کے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی
سوچیں کہ ایک ایک میت کے ساتھ اگر کئی کئی کفن رکھ دیئے جائیں تو کہیں یہ کپڑے کو
ضائع کرنا تو نہیں ہوگا؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کفن کے بارے
میں کیا نصیحت فرمائی تھی؟

بریلویوں کے اس عقیدے سے اموات و اجداد کو فائدہ پہنچے یا نہ پہنچے مگر
کفن چوروں کو فائدہ ضرور پہنچے گا کہ ایک قبر کھولنے سے اُسے کئی کئی کفن ملیں گے۔
ایصالِ ثواب برحق ہے مگر اصل چیزوں کو بھیجنا یہ ایک عجیب حرکت ہے۔



مستی یا یہودی

حامی شرک و بدعت مولوی احمد رضا خاں بریلوی ستودا اللہ وجہہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ دیوبندیوں کا ذبیحہ محض نجس مردار اور حرام قطعی ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

عورت کا ذبیحہ جائز ہے جبکہ صحیح طور پر کر سکے۔ یہودی کا ذبیحہ حلال ہے جبکہ نام الہی عز وجلانے کر ذبح کرے۔ یونہی اگر کوئی واقعی نصرانی ہو نہ۔ نیچری دھرم جیسے آجکل کے عام نصاریٰ ہیں کہ کلمہ گو مدعی اسلام کا ذبیحہ تو مردار ہے نہ کہ حقیقی نصرانیت کا واقعی۔ تہائی۔ دہائی دیوبندی دہائی غیر مفید۔ قادیانی۔ چٹوالوی۔ نیچری ان سب کے ذبیحے محض نجس مردار حرام قطعی ہیں اگرچہ لاکھ بار نام الہی لیں اور کیسے ہی متقی پرہیزگار بننے میں کریب مرتدین ولا ذبیحۃ لمترتد۔

(احکام شریعت ج ۱ صفحہ ۱۲۲ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی)

بریلوی مذہب کے پیروکار کیسے نہ کہیں تو ضرور دیوبندی قصابوں کا ذبیحہ کھاتے ہوں گے۔ اور نہ سہی تو (ولیمہ) عقیقہ اور قربانی کا گوشت برادری کے طور پر لیتے ہی ہوں گے۔ یا جیسا کہ روزانہ سوائے ناغہ کے قصاب گوشت فروخت کرتے ہیں تو جن جانوروں کو دیوبندی ذبح کرتے ہیں۔ اب یہ فیصلہ انکے ہاتھ میں ہے کہ آیا وہ دیوبندیوں کو مسلمان سمجھیں اور حلال خوری پر راضی ہو جائیں یا اعلیٰ حضرت بریلوی کے فتویٰ پر صداد کرتے ہوئے مردار محض نجس اور قطعی حرام کھانے پر کمر بستہ رہیں۔ کیونکہ بقول احمد رضا خاں کے یہودی کا ایک

دفعہ ذبیحہ پر نام الہی لینا اس کی حلت کے لئے کافی ہے۔ لیکن اہلسنت والحجاءت دیوبندی وغیرہ لاکھ مرتبہ بھی نام الہی لے کر ذبح کریں تو جانور بہر کیف مردار ہو گا۔ تو اسی حرام خوری کی وجہ سے بریلوی مذہب کے پیروکار لوگوں کو کلمہ حق کی تبلیغ نہیں کرتے کیونکہ جب پیٹ میں حرام کا لقمہ ٹپا ہو اور جب جسم نے حرام لقمہ سے پرورش پائی ہو وہ شخص اپنی زبان سے کلمہ توحید کیسے بلند کر سکتا ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ جب پیٹ میں حرام کا لقمہ ٹپا ہو اس شخص کی چالیس دن تک عبادت قبول نہیں ہوتی اور بازاروں میں جو قصاب گوشت کرتے ہیں ان میں کئی قصاب دیوبندی بھی ہوتے ہیں تو بریلویوں کو چاہیے کہ یا تو اعلیٰ حضرت کے فتویٰ کو باطل اور مردود سمجھیں یا قصابوں سے گوشت لیتے وقت پوچھ لیا کریں۔

حضرات اس قسم کے غلط فتوے احمد رضا خاں نے اپنے آقا انگریز کو خوش کرنے کے لئے دیے تھے۔ اور مذہب اسلام کے قوانین کو پس پشت ڈال کر اپنی رضا خانی شریعت پر چلنے کی ہدایت کی ہے۔





مولوی احمد رضا خان
بریلوی

حقیقت کے

آئینہ میں



مولوی احمد رضا خان بریلوی

حقیقت کے آئینہ میں

اس عنوان کے ذیل میں مولوی احمد رضا خان بریلوی ستود اللہ وجہہ کے ان اقوال کو پیش کرنا ہے کہ جن میں احمد رضا خان نے اپنی ذات کی نقاب کشائی فرمائی ہے مگر اس سے پہلے میں اس بات کی وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مجھے اس عنوان اور اس کے تحت مولوی احمد رضا خان کی ذات کو اپنے بیانات کی روشنی میں واضح کر نیکی ضرورت کیوں پیش آئی۔ تو اس سلسلہ میں ایک رضا خانی ملا دیوبندی مذہب کا مولف حکیم الائمہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عبارت کو رضا خانی ملا نے حضرت تھانوی کی توہین و نقیص میں بطور دلیل پیش کیا ہے چنانچہ ادلاء میں قارئین کی خدمت میں ایک اقتباس نقل کر دینا موقع محل کے مناسب سمجھتا ہوں۔ حکیم الائمہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی اپنے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں :-

”بعض لوگ قلیل الکلام ہوتے ہیں اس سے بھی رغب ہوتا ہے۔ اور میں اس قدر بکی ہوں کہ ہر وقت بولتا ہی رہتا ہوں۔ مگر پھر بھی نہ معلوم لوگ کیوں استفہامجو کو تہہ بنائے ہوئے ہیں۔“

(الافاضات یومیہ من اضافات قومیہ ص ۱۹)

مذکورہ بالا عبارت پر ایک رضا خانی ملا دیوبندی مذہب کا مولف آدم ہا

انہیں ایک گندی نامی کا کیرا۔ فطرتی مشرک بعد ذلک زینم کا مصداق وہ عنوان قائم کرتا ہے۔ ”میں کبواسی ہوں۔“ دیوبندی مذہب ص ۲۲۶ مطبوعہ مکتبہ سامریہ بیرون بدعت روڈ (یعنی گنج بخش روڈ) لاہور اسی طرح کے بیسیوں عنوانات سے رضا خانی مکتب فکر کے ناخواندہ ملاؤں کی ہدایانہ کیفیت کا ان کی تالیفات میں افسار موجود ہیں۔

مذکورہ عبارت کے زیرِ نزدیک صحیح اور مستند جوابات موجود ہیں۔ مگر ان ان احمقوں کو جواب دے کر مزید جبری کرنا ہو گا۔ اگر استدلال اور جرح و کسی کی ذات اور شخصیت کی توہین اور عدم اہمیت پر بطور استشہاد پیش کرنا رضا خانی مذہب کا قانون و منہاج ہے تو ایسے اس قانون اور ترازو پر ہم مولوی احمد رضا خاں بریلوی کو پرکھتے اور توہمتے ہیں اور برانہ مانے بلکہ اپنے قانون کی رو سے ایسے شخص کی تعقید اور اتباع کو ترک کر کے راہِ راست پر آجائیے یا پھر پڑھتے جا بیٹے اور اپنے رضا خانی مذہب کے قانون پر ماتم کرتے جا بیٹے۔

اب ہم رضا خانیوں کی ایک ایسی عبارت پیش کرتے ہیں کہ جس میں مولوی احمد رضا خاں نے اپنی ذات کے بارے میں فرمایا ہے کہ ”میں کبواسی ہوں۔“

چنانچہ یوں رقمطراز ہیں:-

ان کے آگے دعویٰ ہستی رضا : کیا بکے جاتا ہے یہ ہر بار ہم (عدالتی بخشش ج ۱ ص ۲۵۱ مطبوعہ مریہ پشنگ کمپنی کراچی)

اس مذکورہ عبارت میں احمد رضا خاں بریلوی نے اپنے بارے میں بکڑی ہوئے

کا اقرار و اعتراف کیا ہے۔

اس کے بعد ہم رضا خانی ملاؤں کو ایک اور عبارت پیش کرتے ہیں کہ جس میں مولوی

احمد رضا بریلوی نے ایک اور جگہ بھی اپنے آپ کو حشر ڈنڈہ کبوتری کہا ہے۔ اور جے مولوی احمد رضا خاں بریلوی خود بیان کرتے ہیں کہ :-

”ایک وسیع میدان ہے اور اس میں ایک بڑا بچہ کنواری ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور صحابہ کرام بھی حاضر ہیں۔ جن میں سے میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو پہچانا۔ اس کنواری نے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پانی بھر رہے ہیں اس میں ایک بڑا بچہ نکلا کہ عرض میں ڈیڑھ گز اور طول میں دو گز ہو گا اور اس پر سبز کپڑا چڑھا ہوا تھا جن کے وسط میں سفید روشن بہت چلی قلم سے ۱۔ ھ۔ ذ۔ اشی شکل میں لکھے ہوئے تھے جس میں نے یہ مطلب نکالا کہ اس کا اصل کرنا نہ بیان فرمایا جاتا ہے۔ اس سے بقاعدہ جعفر اذنی نکل سکتا تھا۔ ۵ کو بطور صدر نو فرآخند میں رکھا اس کے عدد پانچ کا در سمر تہ پانچ دہائی ہے یعنی پچاس جس کا حرف زون یوں اذنی سمجھا تا مگر میں نے اس طرف التفات نہ کیا اور لفظ کو ظاہر پر رکھ کر اس فن کو چھوڑ دیا کہ اھ ذاکے معنی ہیں فضول بک۔“

(مفردات احمد رضا ج ۱ صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۵ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

اب میں ”دیوبندی مذہب“ کے مؤلف سے پوچھتا ہوں کہ تم نے حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی عبارت پر غلط عنوان قائم کر کے اپنی عدم بصیرت کا اقرار نہیں کر دیا؟ لیکن الحمد للہ ہم مولوی احمد رضا خاں کی حدائق بخشش اور مفردات سے یہ ثابت کر دیا کہ احمد رضا خاں بریلوی بکواسی ہیں اور یہ الزام نہیں لگا رہے بلکہ خود اعلیٰ حضرت بریلوی

نے اقرار و اعتراف کر لیا ہے۔
 علاوہ ازیں احمد رضا خاں بریلوی اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں دُرُناک عذاب میں
 ہوں۔

احمد رضا خاں بریلوی عذاب میں

مگر اعلیٰ حضرت بریلوی کے عشق و ایمان کا عالم ملاحظہ ہو کہ دنیا تو کیا میدانِ محشر میں بھی
 اپنے کریم کے دامن میں پناہ لیتے ہیں۔

خدا نے تمہارے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر!
 بچالو اگر شیعیں محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے
 کریم اپنے کرم کا صدقہ لیم بے قسدر کو نہ شرما
 تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے
 (رسالہ انیس اہلسنت ص ۳ محرم نمبر مطبوعہ فیصل آباد)

حضرات! ہم نے رضا خانیوں کے رسالہ انیس اہلسنت کی اصل عبارت اور
 شعر میں وزن نقل کر دیا ہے کہ جس کو پڑھنے سے مولوی احمد رضا خاں کے جہنم میں جلتے
 کا واضح ثبوت ملتا ہے کیونکہ احمد رضا خاں اپنی زباں سے کہہ رہے ہیں کہ میں عذاب میں
 ہوں۔ چونکہ احمد رضا خاں بریلوی کی تمام زندگی اپنے آقا اکریم کو خوش کرنے کی خاطر
 اہلسنت و الجماعت علامہ دیوبند اور دیگر قائمین حضرات پر کفر کے فتوے لگانے میں گذر
 گئی تو جو شخص تمام زندگی علامہ کی تکفیر کو اپنے لیے ذریعہ کا معیار بناتا ہے تو ایسا شخص عذاب
 کا ہی مستحق ہو گا۔

اس کے علاوہ رضا خانی ملاں کو ایک ایسی عبارت پیش کرتے ہیں کہ جس میں احمد رضا خاں

نے اپنے کُتا ہونے کا اقرار کیا ہے۔

ہزار کُتوں کی طرح ایک کُتا ؟

مولوی احمد رضا بریلوی اپنے باسے میں یوں فرماتے ہیں۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات کُتاً ؟ تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں ÷
(حدائق بخشش ج ۲۴ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

اب میں رضا خانی ملاں سے پوچھتا ہوں کہ مولوی احمد رضا خاں نے مذکورہ بالا شعر میں اپنے کتے ہونے کا اعتراف ہی نہیں کیا بلکہ خود کو ہزاروں دیگر کُتوں کی مانند قرار دیا ہے۔

اب میں احمد رضا خاں کے ازنا بے پوچھتا ہوں۔

۱۔ کہ یہ شعر اپنے مفہوم کے اعتبار سے درست ہے تو احمد رضا خاں کو کُتا کہو۔

۲۔ اگر احمد رضا خاں کو کُتا نہیں کہتے اور نہ ہی تسلیم کرنے کو دل مانتا ہے تو پھر صاف

کہو کہ احمد رضا خاں بریلوی جھوٹے ادب کا کذاب ہیں۔

۳۔ بصورتِ اوّل تمہارا مقصد اکتا ہے۔

۴۔ بصورتِ ثانی تمہارا مقصد اکذاب ہے۔

۵۔ کتا مقصد انہیں ہو سکتا۔

۶۔ کذاب بھی مقصد انہیں ہو سکتا۔

بنابرین اُٹنڈہ کے لئے احمد رضا خاں کی اتباع کا قلاوہ اتار کر پھینکنے کا عزم

کر دادر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستگی اختیار کر کے حلقہ گمبوش اسلام
ہو جاؤ۔

اب میں چند اقتباس اور بھی نقل کرتا ہوں کہ جن سے مولوی احمد رضا خاں بریلوی

کی حقیقت: نکل واضح ہو جائے گی اور رضا خانی ملاں کو بھی پتہ چل جائے گا کہ کس طرح صحیح عبارت کو غلط عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

احمد رضا خاں محترم ناکارہ

اعلیٰ حضرت بریلوی کا نعتیہ کلام ملاحظہ فرمائیے۔

مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا : تیرا ہی تو ہے بندہ درگاہ لے خبر
(حدائق بخشش ج ۱ ص ۲۷ مطبع مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی)

بریلویوں کا احمد رضا بدکار ہے

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت ایک جگہ پر اپنے پیروکاروں کو بدکرداری پر جبری اور
معاوی کے از کتاب پر فخر کی یوں یقین فرماتے ہیں کہ

بدکار رضا خوش ہو بد کام بھلے برس گئے

وہ اچھے میاں پیارا اچھوں کا میاں آیا !

(حدائق بخشش ج ۱ ص ۱۸ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی)

اس شعر میں بریلویوں کے نام نہاد مجدد احمد رضا خاں نے کچھ باتوں کی طرف اشارہ
کیا ہے اور بعض باتیں وضاحتاً بیان کی ہیں۔

۱۔ مولوی احمد رضا خاں اپنی ذات کے بارے میں اعتراف کیا ہے کہ میں رضا
بد کام ہوں۔

۲۔ دوسری بات جو قابل تعجب اور مضحکہ خیز ہونے کے ساتھ ساتھ احکام اسلامیہ
کے فرائض خلاف ہے وہ یہ ہے اعلیٰ حضرت بریلوی اپنی بدکاری اور

یہاں کاری پر بھی خوش ہیں۔ میں طرالت کے خوف سے اس امر پر مزید گفتگو نہیں کرتا۔ صرف اتنا بتلائے دیتا ہوں کہ گناہوں پر خیرش ہوتا مسلمان کا شیوہ نہیں۔
۳۔ تیسری بات جو پہلے مصرعہ کے آخر میں اپنی بدکاری اور بدکرداری کا بھی ذوق رکھتے تھے۔

۴۔ اس پڑے شعر سے احمد رضا نے اپنی رضا خانی امت کو ایک تاثر دیا ہے اور وہ یہ کہ شب و روز گناہ کرو اور پھر توقع یہ رکھو کہ ہم سب خوب سے خوب تر کے سختی میں تو گویا احمد رضا خاں نے اس شعر سے برائی کو رواج دینے اور عام کرنے کی تلقین کی ہے جس کو قرآن کریم نے منافیوں کی عادت بیان کی ہے۔
الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ وَيَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ : پارہ ۱۰۔ رکوع ۱۴۔ سورۃ توبہ
ترجمہ : منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ایک دوسرے کو بُرائی کرنے اور نیکی سے روکنے کی جینچ کرتے ہیں۔

بدی کو احمد رضا خاں سے شرم

تم وہ کہ کرم کو ناز تم سے : میں وہ کہ بدی کو عار آقا
(حدائق بخشش ج ۱ ص ۱۲ مولوی احمد رضا خاں بریلوی)

اس شعر میں بتلا رہے ہیں کہ میں آنا برا ہوں کہ بُرائی بھی مجھے دیکھ کر شرم کے مارے اپنے چہرے پر نقاب ڈال کر کہتی ہے کہ اے احمد رضا خاں آپ کو دیکھ کر اب مجھے اپنے وجود ہی سے شرم محسوس ہونے لگی ہے۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ آپ کی برودگی میں بری تو ضرورت ہی نہ تھی۔

احمد رضا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا نہ مصطفیٰ کے در کا

نہ گھر کا نہ اس در کا بٹے ناکامی نہ ہماری بے بسی پر بھی نہ کچھ خیال کیا
(حدائق بخشش ج ۱ صفحہ ۱۹)

احمد رضا نکمّا تیرا

مفت پالا تجھ ہی کام کی عادت نہ پڑی نہ اب عمل پر چھتے ہیں بٹے نکمّا تیرا
(حدائق بخشش ج ۱ صفحہ ۱۹)

احمد رضا خوار، گناہ گار

خوار و بیمار خطا دار گناہ گار ہوں میں : (حدائق بخشش ج ۱ صفحہ ۱۹)

رضا خانیوں کے احمد رضا بدچور مجرم

بدبھی چور بدبھی مجرم ناکارہ بدبھی : (حدائق بخشش ج ۱ صفحہ ۱۹)

ان مذکورہ اقوال میں مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنے بارے میں
نکما۔ خوار۔ بیمار۔ خطا دار۔ گناہ گار۔ بدچور۔ مجرم۔ ناکارہ نہ گھر کے نہ گھاٹ کے
نہ مصطفیٰ کے در کے اور سنگ وغیرہ ہونے کا اقرار کیا ہے۔ اور ان اقوال
سے زیادہ قوی کوئی قول نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ یہ اپنی ذات کے بارے میں خود اپنے
اپنے ریاکار کسی میں اور اپنی ذات کے بارے میں آدمی کو بدبھی علم ہوتا ہے اور دوسرے
کے بارے میں ظنی اور تخمینی۔

ان تصنیفی اور بدبھی اقوال سے ثابت ہوا کہ مولوی احمد رضا خاں کو ایک عالم آدمی

بھی شکل مانا جاسکتا ہے۔ چہ جائیکہ وہ ایک فرقہ کا متعقد امام و مجدد کہلائے۔ مگر
تعجب تو اس قوم و بھول بھالی بھیڑوں پر ہے کہ جنہوں نے انگریز کی معنوی اولاد کو اپنا
مقتدا سمجھا ہوا ہے۔

اس میں رضا خانی ملاں دیوبندی مذہب کے مؤلف سے پوچھتا ہوں کہ پھر
 بھی اہلسنت و جماعت علماء دیوبند کی کسی عبارت کو غلط عنوان پہناؤ گے ؟
 ۵ نہ تم ہم پر ستم کرتے نہ ہم فریادیوں کرتے
 نہ کھلتے راز نہ سب سے نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کو وزارت کا شوق

کافی سلطان نعت گو یاں سے رضاؔ
 انشاء اللہ میں وزیر اعظم : (حدائق بخشش ج ۳ ص ۱۶)
 (مطبوعہ کتب خانہ اہلسنت جامع مسجد ریاست ٹیپالہ)

اعلیٰ حضرت بریلوی کو اکثر وزارت کا شوق رہتا تھا۔ کہ کسی طرح انگریزی عمل داری میں
 کوئی اچھا عہدہ مل جائے تو اس کے کم خیالات احمد رضا پر اس قدر غالب ہوتے تھے کہ
 اپنے آقا انگریز سرکار کو خوش کرنے کی خاطر سپرد کئے گئے بھیری مشن میں اپنے آپ کو کامیاب
 پایا لیکن افسوس پھر بھی اعلیٰ حضرت بریلوی کو اپنے کام کی جرت میں وزارت کا عہدہ نہ مل سکا۔

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا بچپن کا مقوی :

رضا خانی مذہب کے نام نہاد مجدد کے بارے میں بعض رضا خانی یہ لکھتے ہیں کہ :-
 آپ کا بچپن طرح کی آلودگیوں سے مبتلا تھا ابھی ۵/۶ سال کی عمر تھی کہ ایک لبا کرتے
 زیب تن کئے گھر سے باہر شیشہ لائے۔ وہاں سے چند بازاری عورتوں کا گزر رہا آپ نے
 انہیں دیکھ کر کڑتے کے دامن سے منہ چھپا لیا۔ ان میں سے ایک عورت نے طنز کے
 طور پر کہا واہ صاحب زادے منہ چھپا دیا اور تھکھل دیا۔ آپ نے رجبتہ منہ دیا،

”نظر بہکتی ہے تو دل بہکتا ہے دل بہکتا ہے تو سر بہکتا ہے“

(انشاء احمد رضا خاں ۱ مطبوعہ مکتبہ فیضیہ ساہیوال)

اس واقعہ سے احمد رضا خاں بریلوی کی حماقت کا ثبوت ملتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ رضا خانیوں کے مجدد صاحب کی نظر اور متر ۵/۶ سال کی عمر میں ہی بہکنے لگ گئی تھی اس جیسے واقعات کو دیکھ کر خود رضا خانی آج تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ احمد رضا خاں انسان تھا یا جن :

انہیں کا بیان ہے کہ اس شخص کے واقعات مولوی صاحب کو بار بار پیش آئے تو ایک روز تنہائی میں حضور (احمد رضا) سے کہنے لگے کہ صاحبزادے کچھ بتا دو میں کسی سے کہوں گا نہیں کہ تم انسان ہو یا جن : (حیات احمد رضا خاں ج ۱ ص ۲۲۰ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ)

ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت بریلوی کا اپنا مقولہ نقل کرتے ہیں کہ احمد رضا خود فرمایا کرتے ہیں کہ میرے استاد کہ جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا مجھے سبق پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دو مرتبہ میں کتاب دیکھ کر کتاب بند کر دیتا جب سنتے تو حرف برف لفظ بلفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجب کرتے۔ ایک دن مجھے فرمانے لگے احمد میاں یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جن۔

(حیات احمد رضا ج ۱ ص ۳۱ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ)

اس پر مزید شواہد و قرائن پیش کئے بغیر اصل مقصد کی طرف چلتے ہیں یعنی احمد رضا خاں بریلوی سے یہ غیر اسلامی حرکات کیوں صادر ہوا کرتی تھیں۔ میرا خیال ہے کہ احمد رضا خاں ہمیشہ کسی نہ کسی مرض میں مبتلا رہتے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کا دماغی توازن برقرار نہیں رہتا تھا۔ مرض کے شدید حملہ کی وجہ سے بسا اوقات

وہ اس قسم کی باتیں کر جایا کرتے تھے اور اعلیٰ حضرت بریلوی کا علی بسیل الاستمرار والدہ
 واپس مریض ہونا خود رضا خانیوں کو تسلیم ہونے کے علاوہ احمد رضا خان نے خود
 بھی اس کا اقرار کیا ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے سوانح نگار عبد اقل کے آخر
 میں احمد رضا بریلوی کے کچھ خطوط نقل کئے ہیں جو ۱۲۳۸ ہجری سے ۱۳۳۹ ہجری کے
 درمیانی وقفہ میں انہیں کے ہاتھ سے لکھے ہوئے موجود ہیں جن میں آپ نے بار بار اپنے
 مریض ہونے کی صراحت فرمائی ہے اس کے ساتھ ساتھ مولوی احمد رضا پر ایک
 اور شدید مرض کا بھی حملہ رہتا تھا کہ جہاں کہیں کسی خوبصورت عورت پر نظر پڑ جاتی
 تو وہیں ٹرپ جایا کرتے تھے کیونکہ احمد رضا کی نظر بچپن ہی سے ابھی پانچ چھ
 سال کی عمر میں بہکنے لگ گئی تھی اور یہ حقیقت ہے کہ جس کی نظر بچپن سے ہی بہکنے
 لگ جائے وہ بڑا ہونے پر بھی کئی قسم کے کرشمے دکھاتا رہتا ہے۔ اور بچپن کی بگڑی
 ہوئی عادات کی وجہ سے انسان کئی قسم کی قبیح حرکات کر بیٹھتا ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت
 بریلوی کا بچپن ملاحظہ کریا۔

مولوی احمد رضا خان بریلوی کی جوانی کا تقویٰ

اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں کہ۔

میں نے خود دیکھا گاؤں میں ایک لڑکی ۲۰ یا ۲۵ برس کی تھی ماں اسکی ضعیف
 تھی اس کا دودھ اس وقت تک نہ چڑھایا تھا ماں ہر چیز منع کرتی وہ زور آور
 تھی بکھاڑ دیتی اور سینے پر چڑھ کر دودھ پینے لگتی۔

(ملفوظات احمد رضا ج ۳ ص ۶۸)

قارئین محترم! جو لکھنؤ بچپن میں ہی غیر محرم عورتوں سے بچتی رہی ہوں وہ جوانی

میں ۸ یا ۲۰ سال کی لڑکی کو اور اس کی ماں کے سینہ کو کیسے دکھیتی ہوں گی؟

خصوصاً اس وقت جبکہ وہ بچپن ہی میں ستر کی مزاج شناس اور مرزا غلام قادر جیسے جان چھڑکنے والے استاذ کی عنایات سے بھی بہرہ یاب ہوں۔

رسالت کا پھر آغاز ہو گا؟

آتے رہے انبیاء کما قیل لہم وَالْخَاتَمُ حَقُّکُمْ کو خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہڑا دفتر تنزیل تمام آخر میں ہوئی مہر کہ اُکملت لکم

(حدائق بخشش ج ۱ ص ۱۱۶ مطبوعہ : مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی)

لغتم نبوت کے یہ معنی کہ صرف تشریفی نبوت ختم ہے کہ اب کوئی نئی کتاب نہ آئے
اور کوئی نئی شریعت نہ آئے۔ یہ مرزائی عقیدہ ہے اہل اسلام اُسے نزول کتاب سے
خاص نہیں کرتے بلکہ ہر اعتبار سے نبوت آپ پر ختم سمجھتے ہیں۔ مگر مولوی احمد رضا
خال بریلوی مرزا غلام احمد قادیانی کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر بیگ تھے علمیند
خاص ہیں اس لیے مرزائی عقیدہ کو سچا سمجھتے ہیں کیونکہ جو اس نے پڑھایا اسی پر
مضبوط سے قائم رہنا ہر سند سے اہم فرض سمجھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے
نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تابع شریعت محمدی نبی پیدا ہو سکتا ہے۔
اور رسالت کا آغاز پھر سے ہوا ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کے نزدیک شیخ عبدالقادر
جیلانی کی وفات کے بعد رسالت کا آغاز نئے سرے سے ہو گا اور تابع ہونے کی
شرط بھی اس میں ملحوظ ہوگی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

انجام دے آغاز رسالت باشد

ایک گو ہم تابع عبدالقادر

احمد رضا بریلوی کا ختم نبوت سے انکار

انجام دے آغاز رسالت باشد

ایک گویا تابع عبد القادر

(حدائق بخشش ج ۲ ص ۴۷ مدینہ پبلشنگ کراچی)

مسلمانوں کا اجتماعی عقیدہ ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی
 بنی پیدا نہ ہوگا۔ حضرت مسیح علیہ السلام بے شک نزول فرمائیں گے۔ مگر وہ حضور سے
 پہلے کے بنی ہیں۔ حضور کے بعد پیدا نہ ہوں گے۔ حضور کے بعد کوئی بنی نئی شریعت والا
 ہو تا باج شریعت محمدی ہرگز نہ آئیگا۔ نبوت کا دروازہ ہمیشہ مک کے لیے بند
 ہے کبھی کسی کو نبوت نہ ملے گی۔ مگر احمد رضا خاں بریلوی کہتے ہیں کہ حضور کے
 بعد نبوت صرف ۵۶۱ء تک بند ہے۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی وفات
 کے بعد رسالت کا پھر آغاز ہوگا۔ اور جو رسول آئے گا وہ پہلے مقامات ولایت
 میں شیخ عبد القادر جیلانی کا تابع ہوگا۔ یعنی قادری ہوگا۔ اس تفصیل کے مطابق
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعتبار سے رسالت کا دروازہ بند کیا اور ایک
 اعتبار سے کھولا۔ ۵۶۱ء کے بعد اس امت میں قادری سلسلے سے کسی شخص
 کو نبوت نہ ملے گی۔ اس لحاظ سے حضور نبوت کا دروازہ کھولنے والے بھی تھے۔

فتح باب نبوت پر بے حد درود

ختم دور رسالت پر لا کھونی سلام

(حدائق بخشش ج ۲ ص ۲۸ مدینہ پبلشنگ کراچی)

مذہب بریلوی کے بانی اپنے نعتیہ کلام میں فرماتے ہیں کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ اب بھی کھلا ہے جب دروازہ کھلا ہے تو مطلب واضح ہے۔ کہ اس دروازے سے اور بھی نبی آ سکتے ہیں۔

یہاں فتح بمعنی مفتوح یا فاتح کے ہیں کیونکہ مصدر معنی میں فاعل یا مفعول کے ہوتے ہیں اگر معنی میں مفتوح کے ہیں تو پھر اس شعر کا مطلب یہ ہوگا کہ نبوت کے کھلے ہوئے دروازے پر بے حد درود۔ اور اگر فتح بمعنی فاعل یعنی فاتح کے ہیں۔ تو پھر یہ معنی ہوں گے کہ نبوت کے دروازے کھولنے والے پر بے حد درود تو اس وقت مراد یہ ہوگی کہ حضور کے بعد نبوت کے دروازے سے داخل ہو کر اب اس پر بے حد درود۔ پہلے شعر کے پیش نظر یہاں تاویل بھی نہیں چلی سکتی کہ فتح باب نبوت سے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے کی نبوت مراد ہے۔ اب کھٹے قادری سلسلے میں وہ کون تھے جو اپنے بعد کے لیے اعلیٰ حضرت بنیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ نبوت کے نئے امیدوار کون تھے؟ مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ احمد رضا خاں نے جو دروازہ اپنے لئے کھولا اس میں دفعۃً مرزا غلام احمد قادیانی داخل ہو گئے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کے یہ اب کوئی گنجائش نہیں رہی۔ اور آپ کے پیر کار بخود ہوئے کہ آپ کو صرف مجدد بھی زار دی لاہوری مرزائوں نے بھی مناسب سمجھا کہ وہ مرزا غلام احمد کو بھی صرف مجدد سے درجہ کم رکھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروں کو جو اپنے آپ کو احمدی کہتے تھے بہت رعایت فرماتے تھے اور ان کی مسجدوں کو مسجد تسلیم کرتے تھے۔ ایک مقام پر لکھتے ہیں ۱۔

زاد مسجد احمدی پر درود : دولت حبش عشرہ پر لا کھوں سلام

(معلق بخشش ج ۲ ص ۳۲۴۔ مدینہ پیشنگ، کراچی)

یہ پہلے شجر کا ٹوٹنا ہے کہ فتح باب نبوت سے آپ کی مراد اجرائے نبوت ہے۔
 اسی لیے آپ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اجرائے نبوت کا عملی غور نہ بنے ہیں میں ان کی
 قائم کردہ مسجد میں بیٹھ کر عبادت کرنے والے زاہد پرورد بھیجا ہوں اور لشکر
 عسکر کے جو سردار تھے ان پر لاکھوں سلام ہوں۔ بریلوی امت جواب دے کہ تم
 اہلسنت والجماعت کے علماء دیر بند پر الزام لگاتے ہو کہ یہ حضورؐ کی ختم نبوت کے
 قائل نہیں تو بریلوی ملاؤں کا احمد رضا کے بارے میں کیا خیال ہے۔ یہاں تو
 نبوت کے دروازے کھولے جا رہے ہیں اور جن لوگوں نے نبوت کا ڈھولی کیا۔
 ان کی مسجد کے زاہد پر بھی درود بھیجا جا رہا ہے۔ منکر ختم نبوت آپؐ کو یام ۹



حقی سنو خبردار ہوشیار ایمان کے ڈاکوؤں سے

مولوی احمد رضا خاں بریلوی رافضی تھا!

- احمد رضا خاں رافضی تھا۔ تقیہ کا لبادہ اوڑھ کر اہلسنت میں داخل ہوا۔
- مولوی احمد رضا خاں بریلوی شیعہ تھا۔ سنی محض تقیہ تھا۔
- احمد رضا کا شجرہ نسب ملاحظہ فرمائیے۔

احمد رضا بن نقی علی بن رضا علی بن کاظم علی الخ

نقی رضا اور کاظم شیعوں کے امام ہیں۔ بھائی حسن رضا اور محمد رضا بیٹے حامد رضا
 اور حسین رضا پیر آل رسول۔

موازنہ

رافضی نظریات

رضا خانی نظریات

- ۱۔ نبی اور ائمہ نور ہیں۔
- ۲۔ انبیاء اور اولیاء و ائمہ مختار کل ہیں۔
- ۳۔ حضور دائم حاضر و ناظر ہیں۔
- ۴۔ غیر اللہ کے استمداد جائز ہے۔
- ۵۔ غیر اللہ کو مافوق الاسباب پکارنا جائز ہے۔
- ۶۔ نذر غیر اللہ جائز ہے۔
- ۷۔ ائمہ کے استمداد
- ۸۔ حضرت عائشہؓ اور صحابہ کرام کی توہین۔
- ۹۔ قیام میں درود پڑھنا۔
- ۱۰۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پر تبرک کرنا۔
- ۱۱۔ یا رسول اللہ۔ یا علی۔ یا حسین کا نعرہ لگانا۔
- ۱۲۔ غفلت انبیاء کو کرنے کے لئے

- ۱۔ نبی انسان نہیں نور ہیں۔
- ۲۔ انبیاء اور اولیاء مختار کل ہیں۔
- ۳۔ حضور حاضر و ناظر ہیں۔
- ۴۔ غیر اللہ کے استمداد جائز ہے۔
- ۵۔ غیر اللہ کو مافوق الاسباب پکارنا جائز ہے۔
- ۶۔ نذر غیر اللہ جائز ہے۔
- ۷۔ ولیوں کے استمداد۔
- ۸۔ حضرت عائشہؓ اور صحابہ کرام کی توہین۔
- ۹۔ کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا۔
- ۱۰۔ غفلت صحابہ کو کرنے کے لئے احمد رضا کو رضی اللہ عنہ کھنا اور لکھنا۔
- ۱۱۔ یا رسول اللہ۔ یا علی۔ یا غوث کا نعرہ لگانا۔
- ۱۲۔ غفلت انبیاء کو کرنے کے لئے

احمد رضا بریلوی کو حضرت عیسیٰؑ وغیرہ کے بہتر سمجھنا۔

- | | |
|--------------------------------------|--|
| ۱۳۔ علماء اہلسنت کی تکفیر | ۱۳۔ بنی عالم الغیب اور عالم |
| ۱۴۔ بنی اور آئمہ عالم الغیب اور عالم | ۱۴۔ ماکان و مایکون ہیں۔ |
| ۱۵۔ رافضی اندروالوں سے بغض رکھتے | ۱۵۔ بریلوی باہروالوں سے بغض |
| ۱۶۔ بدعات سے عشق۔ | ۱۶۔ رکھتے ہیں یعنی ائمہ حرمین شریفین۔ |
| ۱۷۔ سالانہ جلوس محمد الحرام۔ | ۱۷۔ بدعات سے عشق |
| | ۱۸۔ سالانہ جلوس گیارھویں و |
| | میلاد۔ |
| ۱۸۔ ذوالنحاج پرستی۔ | ۱۸۔ قبہ پرستی |
| ۱۹۔ پنجتن پاک دائم مشکل کشا ہیں۔ | ۱۹۔ پنجتن پاک اور اولیاء مشکل کشا ہیں |
| ۲۰۔ گناہوں سے گناہوں پرست ہے۔ | ۲۰۔ گناہوں سے گناہوں پرست ہے۔ |
| ۲۱۔ صلاۃ و سلام بر آئمہ | ۲۱۔ صلاۃ و سلام بر احمد رضا بریلوی |
| ۲۲۔ آئمہ معصومین عن الخطا | ۲۲۔ احمد رضا بریلوی معصومین علیہم السلام |

حضرات

مولوی احمد رضا خاں بریلوی عیار اور شاطر رافضی تھا۔ نام کام نظریات اور طریق واردات یساں میر۔ شعبہ حب اہلبیت کے نام پر اہلسنت کی تکفیر کرتے ہیں۔ مولوی کا رافضی حب رسول کے نام پر اہلسنت کی تکفیر کرتا ہے۔





رضا خانی

خراف



رضا خانی محمد یار گڑھی والے کی خرافات

احمد نال احمد رلا کیوں نہ ڈیکھا
جیب خدا کوں خدا کیوں نہ ڈیکھا
ایسے صورت دے اوہلے اوہ بے صورت آیا
محمد دی صورت ڈسا کیوں نہ ڈیکھا
(دیوان محمدی ص ۱۳)

نوٹ: مطبوعہ اشعار کے اختتام پر لکھا ہوا ہے۔
صورت رحمان ہے تصویر میرے پیر کے
علم القرآن ہے تفسیر میرے پیر کے
کیا کہوں کسی سے کہوں کہنے کے حاجت ہی نہیں
کھلتی ہے تصویر سے توقیر میرے پیر کے
دیکھتے ہی مٹ گیا نقشِ خودی دل سے مرے
الہم شیطان ہے تصویر میرے پیر کے
کیا خدا کے شان ہے یا خود خدا ہے جلوہ گر
مٹتی ہے اشد سے تصویر میرے پیر کے

(دیوان محمدی ص ۱۳ تا ۱۴)

گر محمد نے محمد کو خدا مانا ہے یا پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دغا باز نہیں

(دیوان محمدی ص ۱۹)

السلام اے قبلہ حاجاتِ ما السلام اے کعبہ طاعاتِ ما
(دیوانِ محمدی ص ۱۲۱)

اے فخر ہرنی و دلی یا علی مدد علام ہر خفی و جلی یا علی مدد
ہر مشکل کشا کہ حل نہ شود از تو حل شود مثال مشکلاتِ کلی یا علی مدد
(دیوانِ محمدی ص ۱۲۱)

کھلے جلوے ہیں اس در پر فقط الکابر کے ہمیں سجدے روا ہیں خواجہ حمیر کے فدائے
(دیوانِ محمدی ص ۱۲۱)

خدا کی پاک صورت کو محمد میر کہتے ہیں محمدیے کدورت کو ضلایا میر کہتے ہیں
(دیوانِ محمدی ص ۱۲۱)

احمد اعد میں فرق نہیں اے محسن عشاق یار رکھتے ہیں ایماں نئے نئے
(دیوانِ محمدی ص ۱۲۱)

کہوں کیا عشق میں یارو کہ کیا معلوم ہوتا ہے بہر صورت بہر صورت خدا معلوم ہوتا ہے
خدا کہتے ہیں جس کو مصطفیٰ معلوم ہوتا ہے جسے کہتے ہیں بندہ خود خدا معلوم ہوتا ہے
(دیوانِ محمدی ص ۱۲۱)

محمد مصطفیٰ اختر میں ظہر بن کے نکلیں گے
اٹھا کر میم کاہرہ ہویدا بن کے نکلیں گے
حقیقت جن کی شکل حق تماثر بن کے نکلیں گے
جسے کہتے ہیں بندہ قل صواثر بن کے نکلیں گے
بجاتے تھے محمد آئیے بندہ کی بنسری سے ہر دم
خلع کے عرش پر آئیے اناثر بن کے نکلیں گے

(دیوانِ محمدی ص ۱۱۹)

فرید پاک عشر میں میحاجین کے نکلیں گے
 مریضان محبت کا مداوا بن کے نکلیں گے
 بجا کر عشق کا ڈنکا سر عشر بِاِذْنِ اللہ
 سر عشاق پر بے شک شہنشاہ بن کے نکلیں گے
 حقیقت اک معنہ ہے جو ہرگز کھل نہیں سکتا
 حقیقی حسن سے شرح معنائین کے نکلیں گے
 عبودیت کی شانیں جتنی تھیں ختم کر ڈالیں
 الوہیت کے جلووں کا تماشہ بن کے نکلیں گے

(دیوان محمدی ص ۱۵۱)

خسرام ناز میں آیا تو دیکھا اور پہچانا
 محمد مصطفیٰ یعنی خدا مٹھن کی گلیوں میں
 خدا کو ہم نے دیکھا ہے سدا مٹھن کی گلیوں میں
 خدا بے پردہ تھا مٹھن کی گلیوں میں
 فرید پاک کی صورت میں بے صورت کا جلوہ ہے
 تو بے رنگی میں آنصورت مٹھن کی گلیوں میں
 احدا حمد ہے لیکن میم کے پردہ میں آیا ہے
 پہن کر یا کا پردہ فرد تھا مٹھن کی گلیوں میں
 وہی جلوہ جو قاراں پر ہوا احمد کی صورت میں
 اسی جلوے کو پھر غریباں کیا مٹھن کی گلیوں میں

(دیوان محمدی ص ۱۵۱ تا ۱۵۲)

حقیقت محمدی پا کوئی نہیں سگدا
 ایجتان چپ دی جا ہے الا کوئی نہیں سگدا
 محمدی صورت ہے صورت خدا دی
 میرے دل توں نقشہ مٹا کوئی نہیں سگدا
 علی شیر حق پیر مشکل کشا دے
 سوا جام کوثر پلا کوئی نہیں سگدا

(دیوان محمدی ص ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳)

بشر اکیوں تاں شر تھیں
 اتوں نازل قہر تھیں
 تلوں دوزخ کوں در تھیں

(دیوان محمدی ص ۲۱)

بشری دیس وٹا کر آیا احمد دا نا احمد سٹوایا

(دیوان محمدی ص ۲۲)

محمد محمد پکیندیں گذر گئی احمد نال احمد ملیندیں گذر گئی
 خدا کوں ڈھٹو سے محمد دے اوے محمد کوں ڈھٹیں ڈکھینڈیں گذر گئی

(دیوان محمدی ص ۲۴)

تیڈے میم دے برقعے پاؤڑ توں صدقے احمد جو کے احمد سٹو اوڑ توں صدقے

(دیوان محمدی ص ۲۱۹)

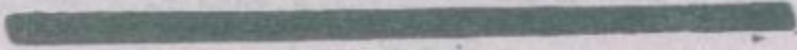
میں اپنی پیریں حیاتی تو قربان تھیواں خدا کوں محمد سٹیندیں گذر گئی

(دیوان محمدی ص ۲۱۸ مطبوعہ آستانہ عالیہ دربار محمدیہ گڑھی شریف)

رضا خانی دین پر مختصر نمبر

کرے غیر گزیت کی پوجا تو کافر
 جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
 تجھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
 کو اکب میں ملنے کرشمہ تو کافر
 مگر مومنوں پر گشادہ ہیں راہیں
 پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
 نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
 اماموں کا مرتبہ نبی سے بڑھائیں
 مزاروں پہ دن رات نذرین چڑھائیں
 شہیدوں سے جا جلکے مانگیں دعائیں
 نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
 نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے
 (مولانا الطاف حسین حالی)





رضا خانی
بیت المال



بریلوی بیت المال کھلا ہے

صدقہ و خیرات بھی دے دو گھر کے اخراجات بھی دے دو
جن سے کفر کی توپ چلائی ایسے کچھ آلات بھی دے دو
بریلوی بیت المال کھلا ہے

جلنے کو کچھ مال دے دو کھانے کو کچھ سالن دے دو
شرک کی کھیتی خوب نکالے ایسی ڈھونڈ کے مالن دے دو
بریلوی بیت المال کھلا ہے۔

منہ میں ان کے بوٹی دیدو بچ جانے جو روٹی دے دو
سردی سے یہ جان بچائیں کوئی پرانی کوٹی دے دو
بریلوی بیت المال کھلا ہے۔

مٹا کو نذرانے دے دو مٹانی کو دانے دے دو
اپنے پیٹ کی آگ بجھائیں لشکر و رو آنے دے دو
بریلوی بیت المال کھلا ہے

سبزی دے دو دالیں دیدو قربانی کی کھالیں دے دو
ہر پر تیغ مسلم کی آئی جان بچائیں ڈھالیں دے دو
بریلوی بیت المال کھلا ہے



ٹھنڈا میٹھا پانی دے دو حلوہ اور بریانی دے دو
مردوں کو یہ غسل کرائیں تولیہ صابن دانی دے دو
بریلوی بیت المال کھلا ہے

کچھ اخبار رسالے دے دو کچھ خنجر کچھ بھالے دے دو
چٹے دے دو کالے دیدے لکھنے والے لالے دے دو
بریلوی بیت المال کھلا ہے

ختم کے ان کو نان بھی دیدو مڑے کی بنیان بھی مے دو
کٹھا چونا ڈال کے وافر سانچی والا پان بھی مے دو
بریلوی بیت المال کھلا ہے

تھپڑ مار کہ داڑھی دیدو دنگ کرا کر ساڑھی دے دو
آنہ آنہ چندہ کر کے ان کو لے کر گکاری مے دو
بریلوی بیت المال کھلا ہے

پگڑی مے دو طرہ دیدو چاقو مے دو چھرا دے دو
جلا دی اسلام کو لائیں نادر خاں کا ورہ مے دو
بریلوی بیت المال کھلا ہے

تمت بالآخر

خاکہ اہلسنت و جماعت علامہ دیوبند

سعید احمد قادری

بمقام مہتمم جھینڈ و تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

۵ شوال ۱۴۰۲ھ

تقریظ بخاری و درال، امام المحدثین، شیخ المفسرین
 حضرت علامہ مولانا محمد شریف کشمیری صاحب مدظلہ العالی
 سابق استاد الحدیث دارالعلوم دیوبند و حال شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان
 محمدہ و نسلی علی رسول اکرم، اما بعد

بر دور میں تاریخ شواہد سے ثابت ہوا ہے کہ اسلام کے چشمہ صافی
 اور توحید و سنت نبوی علی ساجہ الصلوٰۃ والسلام کے آب حیات شیریں کو ناپاک
 و مکر کرنے والے ملاحدہ و ملاحدہ (خذلہ اللہ تعالیٰ الی یوم القیامہ) کی ایک سخت
 الکائنات جماعت یا بس نہج کی متعدد بتا قیاس محافلین چشمہ توحید و سنت
 کے ساتھ برسر پیکار رہیں۔ اور عاملین توحید و سنت کے خلاف اپنی پوری طاقت
 بروئے کار لا کر خوام الناس کو ان مردان حق سے بڑا کرنے کیلئے من گھڑت
 الزامات و اتہامات کی سعی پائید میں مشغول رہے۔ لیکن ان کی مساعی شرمندہ
 تعبیر ہو کر رہ گئیں۔ کیونکہ مقصود کائنات، فخر و عداوت۔ سید المرسلین سیدنا
 و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لا تزال طائفة من أمتی علی الحق ظاہرین لا یضرهم من
 خذلہم حتی یا قیامہ اللہ۔ (ترمذی شریف ص ۲۶۰)

اور مشکوٰۃ شریف میں مزید الفاظ یہ بھی مروی ہیں۔

لا یضرهم من خذلہم ولا من خالفہم حتی یا قیامہ اللہ وہم علی ذلک
 (مشکوٰۃ ص ۵۶)

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک گروہ قیامت تک دین حق پر قائم و
 ثابت قدم رہے گا۔ اور ان کے مقابلے میں جو بھی آواز اٹھے گی اس سے ان علما
 حقہ کے پائے ثبات کو معمولی جنبش بھی نہ ہوگی بلکہ وہ دشمنان اسلام اپنی مروت

آپ مرجائیں گے۔

برادرانِ اسلام! ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بعد جب انگریز کو یقین ہو گیا کہ
علماء ربانیین کا مقابلہ کرنا نہایت مشکل ہے تو اس نے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق
کو منتشر کرنے کے لیے اپنے روحانی فرزند ارجمند اختر رضا خاں بریلوی کو آڑ و کار بنایا
جس نے اکابرینِ ملتِ اسلامیہ (جن پر فرشتے بھی رشک کرتے تھے) کو اپنی ناپاک
زبان سے مختلف الزامات لگا کر بدنام کرنے کی مذموم کوشش کی۔ اور ملتِ اسلامیہ
کو علماءِ حق سے دور کر کے جہالت کے ظلمتِ کدو میں لاکھڑا کیا۔
لیکن الحمد للہ، الحمد للہ، کلّ فرعونِ موسیٰ کے تحتِ انجبتِ الکائنات
مشیرین کی سرکوبی کے لیے قدرت نے ایسے افراد پیدا کئے جو اپنے علم و فضل
تقویٰ و طہارتِ توحید و سنت کی تلوار سے ان تمام اربابِ زیرِ رخ و الحاد
کا دجل و تبیس ظاہر کر کے امتِ مسلمہ کی رہنمائی کرتے رہے۔ اور انشاء اللہ قیامت
تک ان نفوسِ قدسیہ کے جانشین و متبعین حق و باطل کی جنگ میں باطل کے
سرکوبی کے لیے اس درہر کی بازی لگاتے رہیں گے۔

اس ضمن میں زیرِ نظر کتاب الموحّدہ برضا خانی مذہب، مؤلف مولوی سعید احمد
قادری معرضِ وجود میں آئی۔ جس میں بطریقِ احسن ذریتِ رضا خانیہ کے گمراہ کن
عقائد کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔

حق تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ عاقلانِ راہِ ہدایت کو ہدایت
نصیب فرمائے اور اس کتاب کو مؤلف موصوف کی نجات کا ذریعہ بنائے آمین،

واللہ یقول الحق و هو یهدی السبیل

محمد شفیع کشمیری حفظہ اللہ



تقریظ

بقیۃ السلف، حجة الخلف الحافظ استاذ المحدثین، مقدم المفسرین

حضرت مولانا مفتی شمس الدین صاحب ظلہ العالی

سابق مدرس دارالعلوم دیوبند و حال شیخ الحدیث صاحب صدیقہ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، غم و غصے علی رسولہ الکریم، اما بعد

احقر نے مولانا سید احمد قادری کی کتاب ”مضاغی مذہب“ کے

چند اقتباسات مئے جس سے احقر اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس طرح کی کتاب
اللہ تعالیٰ کی توحید کو پھیلانے کے لئے اور کفر و شرک اور بدعات کی ظلمت کو

مٹانے کے لئے نہایت ضروری اور مفید ہے۔ اور ساتھ ہی اس نتیجہ پر پہنچا

کہ اس کتاب کے مصنف ایک برگزیدہ محقق عالم ہیں۔ لہذا مسلمانان عام

سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب سے بیش از بیش استفادہ کریں۔

وماعلیہ الا البلاغ

احقر شمس الدین عفی عنہ



تقریظ

غزالی دوران، استاد العلماء رئیس المفسرین

حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی صاحب برکات

رکن مجلس شوریٰ پاکستان - وشیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادر عزیز مولانا سعید احمد قادری کی کتاب رضا خان مذہب "دیکھی" طبع شد
کتاب ٹھوس دلائل اور ناقابل تردید حقائق اور دلائل پر مشتمل ہے۔ اس دور
پرفتن میں موصوف ختم کی یہ تالیف ایک گرانقدر تحفہ ہے اور اسلام میں تفرقہ ڈالنے
والے فرزند خدا کو پوری حقیقت کے ساتھ دنیا کے سامنے نمایاں کر دیا ہے۔
اسلام کی بنیاد کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ بدعتا
و شرک توحید کے ساتھ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتا۔ ہر مسلمان کبے ضروری
ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کے لیے شرک اور مشرکانہ عقائد کو سمجھے اور
اور وہ فرقے جنہوں نے مشرکانہ عقائد اور رسوم کو دین بنا لیا ہے ان سے
اجتناب و پرہیز کرے۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے توحید و سنت کی
اشاعت فرمائے اور مسلمانوں کو گمراہیوں سے بچائے۔ آمین
محمد مالک کاندھلوی

تقریظ

فخر الاصفیاء، سلطان العارفین، سرور السائکین، پر طریقت رہبر شریعت

جانشین شیخ التفسیر

حضرت مولانا عبید اللہ الوزر صاحب مدظلہ العالی

بزرگ عزیز سوسائٹی سلیقہ قادری صاحب جیسے باصلاحیت اور ہونہار
نوجوان عالم دین نے جس محنت اور غلوں سے یہ عجائز نافع مرتب کیا ہے۔ اسے
دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی اس محنت کے نتیجہ میں لوگوں
کو سب حق اہلسنت و جماعت (مخلصی و یونہدی) اور ان کے بالتقابل بدعتی
طبقات کو سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی۔

میں امید کرتا ہوں کہ برادران اہلسنت اس مفید و نافع کتاب کی
کا حقہ قدر کریں گے۔ اور اس کی بکثرت اشاعت کر کے اپنی دینی فریضہ
سرا انجام دیں گے۔

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرما کر اسے ان کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

احقر عبید اللہ الوند



تقریظ

رازی زماں جامع المعقول والمنقول ، استاذ العباد

حضرت مولانا محمد موسیٰ خان صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، حامداً وصلياً وسلمًا ۔ انا بعد
عزیزم مولوی عزیز القدر سجاد قادری صاحب اہل بدعت کے
خلاف نہایت بہادری و جانفشانی و خلوص سے کام کر رہے ہیں ۔
اہل بدعت کے خلاف موصوف لساناً و قلاماً و عملاً بڑی خدمات سرانجام
دے رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ مزید خلوص و توفیق نصیب فرمائے آمین
موصوف کی کتاب ”رضا خانی مذہب“ اس سلسلہ کی مفید و مدلل و بہترین
کتاب ہے ۔ اللہ تعالیٰ مقبول فرما کر مصنف کو ہر قسم کے شرور و آفات سے
محفوظ رکھے آمین ثم آمین ۔

فقیر محمد موسیٰ عفی عنہ

استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور



عالم بے بدل، قیصر بے مثال حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث مدرسہ لہور العلوم گوجرانولہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امت مسلمہ جس کا اولین پروگرام وحدت امت کی آبیاری تعمیر و ترقی تھا اس میں گھن گنا مقدر تھا۔ تو آئمہ مضیقین (گر اٹھیں) پیدا ہوئے۔

رضا خانی مذہب اس مسئلہ افتراق امت کی بڑی کڑی ہے۔ اس مذہب کے بانی مولوی احمد رضا خاں کی تالیس اور فیرب کاری کا پہلا زینہ ہے کہ اُس نے اکابر علماء ہمسک و افصح عبارات میں تحریف کر کے انہیں اپنے اختراعی کفری معانی پہنائے۔ زیر نظر کتاب ”رضا خانی مذہب“ میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ جو شخص دوسروں پر خدا و رسول کی دشمنی کا گھناؤنا الزام دھرتا ہے۔ خود کس قدر درپردہ خدا تعالیٰ کی توحید و معرفت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منصب رسالت اور شان عصمت کا گستاخ ہے۔ اس نے خدا تعالیٰ جل و علی شانہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو نام خصوصاً ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے بارے کتنی گھٹیا، ایمان سوز، شرم دیا سے عاری بیباکانہ زبان استعمال کی ہے۔

اہل علم و شریعہ کے یہ بھی فریضے میں داخل ہے کہ خالی لوگوں کی تحریفات کا پردہ چاک کر کے اسلامی روپ میں ڈھلنے والی شخصیات کی دروغ یافیوں کو ان کے اصلی رنگ و روپ میں متعارف کرائیں۔ اس طرح باطل اور حق

ماہنامہ لوگوں کے اصل حقیقت پر پردہ ڈالنے کیلئے خود ساختہ جیلے اور
بہانے باقی نہ رہنے دیں۔

تا کہ عامۃ المسلمین ان کے ماسد خیالات اور غلط عقائد و اعمال کی

ریشہ دوانیوں سے امتِ واحدہ میں افتراق و اشتقاق کی خبیث شجر کاری سے بچ
سکیں۔

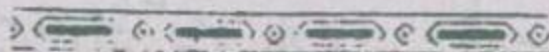
یہ اس سلسلہ کی بڑی اہم ضرورت ہے جیسے ہمارے عزیز دوست مولانا
سعید احمد قادری دام فیض نے بطور فرض کفایہ اہل علم کی طرف سے ادا کر دیا ہے
بندہ نے رضا خانی مذہب کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اکثر و بیشتر مقامات
مولانا موصوف سے سنے ہیں۔ حوالجات بالکل صحیح، استدلال قوی اور تبصرہ
بے لاگ اور برہمچل ہے۔ عام فہم، صاف و شستہ زبان میں مطالب کو سمجھایا
گیا ہے۔

نفع اللہ بہ ہذہ العجالة المسلمین و اصلح بہا لتصحیح العقائد

والاعمال بالسلم۔ آمین

بندہ محمد عیسیٰ عفی عنہ

مفتی و مدرس نصریہ العلوم گوہر انوالہ



فصل جلیل عالم نبیل جامع العقول المنقول

تقریظ

عامی توحید و سنت قاطع شرک و بدعت
استاذ العلماء حضرت مولانا محمد دین صاحب مدظلہ

صدر مدرس جامعہ فضلیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ طابا بعد
دین اسلام صرف دو امور کی اتباع کا نام ہے۔ ایک کتاب اللہ اور دوسرا
سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خلاف کوئی واقعہ وغیرہ ہو تو وہ مردود ہے
ان دو امور کی صحیح خدمت کا حقد حضرت تہا ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے
فرزندوں اور متطقیں نے کی اس لئے ان پر کئی مصائب آئے۔ ان کے بعد اللہ
تعالیٰ نے یہ کام اکابرین علماء دیوبند سے لیا۔ دارالعلوم دیوبند میں ایسے اکابر کا اجتماع
جہاں مفسر بھی تھے۔ محدث بھی تھے۔ اور فقیہ بھی تھے۔ اور صوفیاء کاملین تو مقولہ
کے امام بھی تھے۔ اور ہر باطل شرک و بدعت کے خلاف مثل تیغ بے نیام تھے۔ اور
انگریز حکومت کے خلاف جو کام ان اکابر نے دیوبند کی سرزمین سے لیا۔ یہ انہی
کا حصہ تھا۔ ایسی اجتماعیت اس سے پہلے بھی ہوئی ہے۔ لیکن اس کے
بعد ایسی اجتماعیت آج تک دیکھنے میں نہیں آئی۔

انگریزوں نے دو مجدد پیدا کیے۔ ایک مرزا غلام احمد قادیانی جس سے ختم نبوت
کے خلاف کروا کر کفر کی تقویت کروائی۔ اور دوسرا مجدد احمد رضا خان بریلوی
ہے۔ جس سے توحید اور سنت کے خلاف ادبیات کو فاقات کا ذرا اور
روایات موضوعہ کے ذریعہ تقویت دلائی اور اکابرین علماء دیوبند کے خلاف کفر
کا طوفان اٹھایا اور نہایت اغطر زبان استعمال کی اور دیوبند کی تکفیر کو

اپنا ذریعہ نجات سمجھا رہا تو اس سلسلہ میں ”رضا خانی مذہب“، تالیف مولانا
سجید احمد قادری کو میں نے پڑھا۔ انداز بیان بہت شاندار ہے۔ مسائل کو
پیارے انداز سے ذکر کیا ہے۔

اور یہ کتاب اپنے موضوع میں بے مثل ہے۔ نیز بیوی کی تہ کا حوالہ دیکھو
رضا خانی امت کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں۔ بیوی بین کے جتنے مسائل ہیں
قرآن مجید اور احادیث نبوی کے سراسر خلاف ہیں اس لئے قادری صاحب
نے ٹیک گواہی گواہی بھی لگائی۔ دعا ہے کہ عزیز کو خدا تعالیٰ دین کی زیادہ سے
زیادہ خدمت کرنے کا اور موقع عطا فرمائے۔ آمین

واللہ اعلم بالصواب

محمد دین

مدرس جامعہ فضیہ عالی مسجد نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور



تقریظ

مفسر قرآن پرفیسر حضرت علامہ نور الحسن خادامتہم

شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی لاہور

اس پر آشوب و پر فتن دور میں مولوی سعید احمد صاحب قادری جیسے نوجوان علمدار کا وجود ہزار غنیمت ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے ”رضا خانی مذہب“ اس محنت اور کادش سے ترتیب دیا ہے کہ در اس خوبی سے استدلال اور استنتاج سے کام لیا ہے کہ بے ساختہ تحسین و آفرین کے کلمات زبان سے نکلنے لگتے ہیں انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کی ایمانیات اور عقائد صحیحہ ہیں۔ اور عقائد صحیحہ میں عقیدہ توحید باری سرفہرست ہے۔ بایں معنی کہ اگر عقیدہ توحید درست نہیں تو دوسرے عقائد لاحقہ حاصل اور بے نتیجہ ہیں۔

مولوی سعید احمد صاحب نے احمد رضا خاں صاحب کے عقائد کو ان ہی کی تالیفات سے نقل کر کے واشگاف اور پُر زور استدلال سے اُن کی تردید کی ہے، اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کی عمر دراز کرے اور عقائد صحیحہ و حقہ کی تبلیغ کی انہیں مزید توفیق دے۔

ع ایں دعا راز من و از مہلہ جہاں آمین باد

نور الحسن خان

تقریظ

دلہ فیضہ

خطیبِ اسلام، عالمِ بے بدل، حضورِ مآب، الحاج محمد اجمل خان صاحب
خطیبِ اعظمؒ : لا تموتوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، مُحَمَّدٌ رَّوَّی عَنْ رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ . اِمَّا بَعْدُ
اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اور مسلمانوں کی دین و دنیا
میں کامیابی نبوت کے لئے ہوئے علم و عمل سے وابستگی میں ہے۔ عہد رسالت
کے مسلمانوں کو آج کل کے مسلمانوں سے یہی چیز ممیز کرتی ہے
کہ ان میں اسلام کا شعور اور اس کا علم تھا۔ ان میں اسلام کی
ایسی شدید محبت اور لگی تھی کہ وہ حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے طریقوں
سے سر مو انحراف پسند نہیں کرتے تھے۔ اور وہ اپنی کامیابی و کامرانی سنت نبوی
کی اتباع میں سمجھتے تھے۔

عہدِ حاضر میں بھی اتباعِ سنت اور اجتناب عن البدعت نہایت ہی
ضروری ہے۔ اور اس کی اشاعت تحریر و تقریر کے ذریعے عامۃ المسلمین تک
پہنچانا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ اسی جذبہ و دلولہ کے پیش نظر مولانا
سید احمد قادری نے ”رضا خانی مذہب“ نامی کتاب نہایت جانفشانی اور سعی
و کاد میں نازل اور مکمل حوالوں سے مرتب کی ہے۔

اس دورِ پُرفتنی میں مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب کی تشہیر
و تبلیغ بہت ضروری ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو شرک و بدعت کے ظلمت
کدوؤں سے نکال کر توحید و سنت کی راہ پر گامزن فرمائے۔

اور مولف موصوف کی کسی دوشمنی کو شرف قبولیت سے نوازے۔ اور
عامۃ المسلمین کے لئے اسے مفید اور نافع بنائے۔

ایں دعا از من فار مجملہ جہاں امین آباد

احقر الانام

مولانا سید احمد قادری، لاہور

تقریظ

خطیب پاکستان، فیصلہ جلیل من خیر المہنتین، الحاج مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب
دامت برکاتہم

مہتمم جامعہ قاسمیہ، فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا سید احمد قادری ایک سید محمد پرست عالم دین ہیں۔ انہوں نے
رضا خانی مذہب بلکہ کراہل بدعت کے تابوت میں ایک مضبوط میخ ٹھونک دی ہے
نوجوان علماء کراہل بدعت کے خلاف دینی اور علمی محاذ اس دور میں قائم کرنا بہت
بڑا جہاد ہے۔

مولانا موصوف اس سلسلہ میں جو کارنامہ سر انجام دے رہے ہیں میں انہیں
اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ان کی اس تصنیف کی مقبولیت کے لئے بارگاہ
خداوندی میں دست بردار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حقہ کی اشاعت و
ترویج کے لئے جانفشانی سے محنت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

محمد ضیاء القاسمی

خطیب، فیصل آباد

